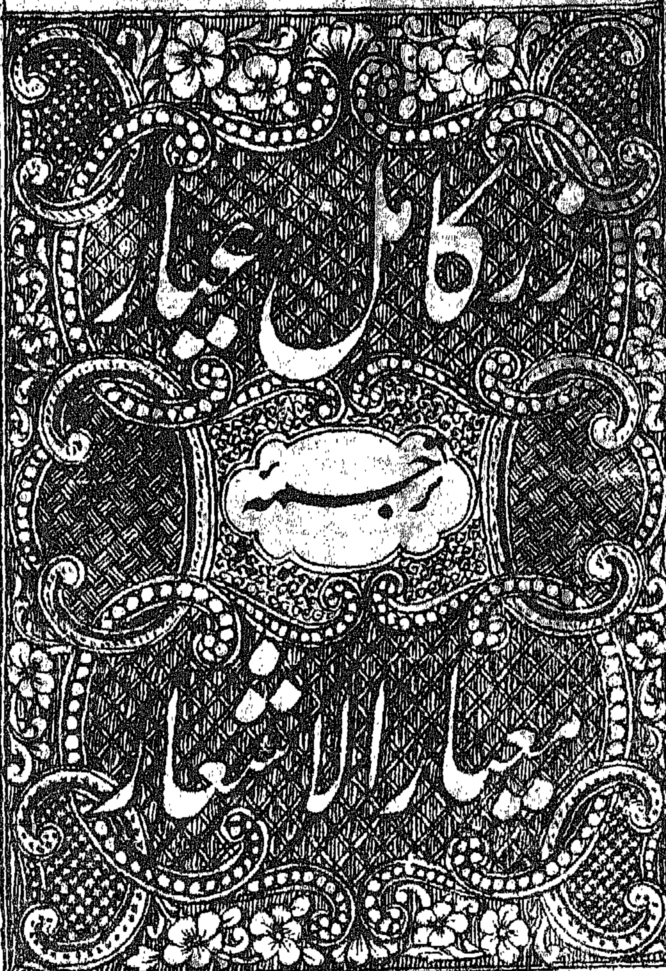
بعون صانع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان



مطبع منشی نولکشور کانپور میں بہ طبع پسند چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای عز و جل و نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت
شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا و مدحت آئمہ ہدی ارا کین شریعت غرا کہتا ہے فقیر پر تقصیر
مظفر علی اسیر کہ درینولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان با صدق و صفا فقیر خانے
میں جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض
کا بالکل دیگر رہا چنانچہ صحیفہ شریفہ یعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر الاماجد و
رئیس الحکما استاد الکملا محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت میں ہے اور اوس پر بعضے کملا
فضیلت و براعت نے یعنی مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالائے طاق رکھ کہ جابجا
اعتراض کیے ہیں اور شرح شیخ مہدی علی ذکی مشہر بہ ملک الشعرا کی بھی بار ہا صحبت میں پڑہا گیا
بعضے مطالب بارہ حاشیہ اور شرح سے ذہن میں آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
صحت سے بھی رہ گئے ہیں لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور رفقا و کان حقا علینا نصر المومنین حقیر العباد نے
مطالب و کھی عبارت اردو میں بطریق ترجمہ لکھے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار رکھا

اور کہین کہین عبارت حاشیہ وشرح بھی بعینہ لکھدی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا تبدیونکو سہل ہو
اور جہین جہین مقام ہین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ وشرح ہین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہو گیا
ہی متینون پر حال اوسکا منکشف ہو جاوے طرز تحریر یہہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور تے عبارت
اپنے ترجمے سے اور حے نشان عبارت حاشیہ کا اور شین عبارت علامت شرح کی وباللہ التوفیق
م الحمد للہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت
ہین واسطے خدای تعالی کے تعریفین شکر کرنیوالونکی اور درود کاملہ نازل ہو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیای مرسل کے ہین اور اوپر انکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق ہی اور منصوب ہے ح حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہی اور شکر مین مقابلہ نعمت کا ضرور
ہی یعنی جو حمد کہ مقابلہ نعمت ہی البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت الٰہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت الٰہی ہی حمد ستودن اور ستایش
اور صلوٰۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے م اما بعد
این مختصر یست در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد و بہ
معیار الاشعار نام نہادہ آمد ت یہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے
کہ بالتماس بعضی دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا ح عروض بالفتح نام ایک
علم کا ہی کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہی منتخب اور عروض کرسول یعنی معروض اور صلہ اوسکا
محذوف ہے یعنی معروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین اور موزون اور ناموزون
سے جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہای عروض مین بکثرت
لکھی ہین مگر بہتر سب سے یہی ہی جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ یعنی از پی روندہ ہے
اور اوسکو قفو سے لیا ہی بمعنی از پی رفتن چونکہ بیشتر قافیہ پیچھے باقی الفاظ کے یا پیچھے اکثر باقی الفاظ
کو واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے
اوس سبب سے جو تکرار پائی الفاظ متشابہۃ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایرۃ المعانی بیچ آخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث اور رسالہ عطای و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و
چاشنی گرفتن زر و سیم و آلہ راست گرفتن ترازو منتخب و کشف م واین مختصر مشتمل بر مقدمہ و دو فن

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل است فصل اول
در حد شعر و تحقیق آن است اور اس مختصر میں ایک مقدمہ اور دو فن ہیں مقدمہ بیان ماہیت شعر میں اور ذکر
صنائع میں کہ شعر سے تعلق رکھتے ہیں اوسمیں تین فصلیں ہیں اول تعریف اور تحقیق شعر میں مقدمہ
بالضم میم و کسر دال مشدد پیش رو ندہ ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاے واسطے آسانی مطالب آیندہ کے
کذا فی المدار و المؤید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید تحتانی بمعنی حقیقت شی مستعمل ہے
اور یہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق و اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کے چیست
این شدن ہیں مرکب ما ہو موصول اور لفظ ہی سے بکسر ہا اور فتح یا ضمیر مونث واحد اور یا مشددہ
علامت جعل ہے اور تا مصدری مگر یا لفظ ہی بحیثیت اجتماع یا ات حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث
اور صناعت بکسر اول پیشہ و کام اور اصطلاح میں اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح و المنتخب
و الکشف اور حد بہ فتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح
منطق میں تعریف شی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ
تعریف ہی بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک عبارت سے ہم شعر نزد منطقیان
کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام موزون مقفی است شعر نزدیک منطقیوں کے کلام مخیل معتدل ہے
و در عرف جمہور یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون بوزن عروضی او مقفی ہے کلام مخیل گفتن و سخن تخیف
او مخیل خیال کردہ شدہ جس سے تخییل ہو مقفی وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظوں کے آیندہ
میں مفصل مرقوم ہیں اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ شبہہ کیا ہے قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن
او را سو مقصود بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض است کہ معین و مفید تخییل
باشد کہ مقصود بالذات است و ادعا است کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک
الا فی کونہ کلاما مخیلا و دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا لیعنی قدما وزن
لا داخل در شعر نکردہ اند چنانکہ محقق طوسی در اساس الاقتباس می گوید یعنی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند
اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد چنانکہ یعنی اشعار یونانیان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری و سریانی
و فرس بوزن حقیقی اعتبار نکردہ اند و اشعار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان
کردہ اند و نظر فاضل است تخییل وزن از ذات اعتبار کنند کہ بوجہ اقتضا تخییل و صناعت منطق بالذات

از تخییل شعر است و بالعرض از دیگر احوال تم کلامہ اور صاحب شرح ذ اوسکا جواب یون لکھا ہی شش باید دانست
کہ شعر جزوی از اجزای منطق است زیرا کہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم جزوی
از ہمان اجزای پنجگانہ است و این بحث مناسبت تخییل ست تم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہی
اسوجہ سے کہ یہ عبارت خارج از بحث ہی اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی پھر کہین فقیر نے
اس باب مین رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف
نے جواب اوسکا یون لکھ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقین کلام مخیل کہ باعث انبساط نفس
یا انقباض باشد ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی [illegible] متعارف عرفیان [illegible]
پس این شبہہ شبہہ محض است و نیز جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان
ادام اللہ فیوضہم نے اس جگہ یہ عبارت تحریر فرمائی ہی کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہی کہ ایک شئی
انسان کے خیال مین گذری چنانچہ یہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہ مراد ہوتی ہی کہ اثر کرے سخن
نفس مین اور رو انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنی لغت مین [illegible] کے
بھی آتے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وانبتنا فیہا من کل شئی موزون لکھی ہین اور
عرف عام مین کہتے ہین کہ یہ موزون اور بنابر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہی تابع نظام حرکات و
سکنات وغیرہ کی چنانچہ انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا جب یہ سمجھ لیا معلوم ہو کہ یہ شبہہ جب ہوتا
ہی کہ تخییل اور وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون
سے مراد معتدل و معنی تمام عبارت کے یہ کہین کہ شعر بنابر اہل منطق کے کلام مخیل یعنی خیال کردہ شدہ
الا معتدل ہی جیسے تطویل یا اجمال مخل [illegible] مطالب مین اور یہ کلام البتہ اثر کرتا نفس مین [illegible] انقباض
یا انبساط [illegible] کہ تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر [illegible] معانی کو [illegible] الفاظ کو
کرین و دلالت کرے اون پر چنانچہ [illegible] الا یہ مین تحریر کی ہی [illegible] اعتراض مذکور
مرتفع اور شبہہ مسطور مدفوع ہی فتامل لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا [illegible] اور فقیر کے ذہن مین یہ آتا ہی کہ
تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہی اور یہی وزن فارق ہی درمیان
شعر و نظم کے ورنہ کلام مخیل [illegible] چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ما علمناہ الشعر یعنی [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر [illegible] کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہی [illegible]

عروض اور بحث معنا یا تخیلہ سے ہی نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ ممتاز ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن کی کام اہل عروض کا ہے
کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً تعریف ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال یا حرام
ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے اگرچہ اوسکو
غرض اور بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر مین فرماتے ہین
کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہین کرتے اور شک نہین کہ اگر قید موزون نہ
کی ہو نثر بھی نظم بھی داخل ہو جاوے کہ کوئی کلام تخیل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال اہل منطق کا
اس باب مین یہ ہے کہ متقدمین اور متاخرین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے اور دلیل اوسکی
اپنے مطلب کے مطلب ہے اور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور نظم کے
چنانچہ یہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند اور عبارت اساس
الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے کہ جو اس سے کہ
کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین اہل منطق کا یہ حال
ہے کہ علاوہ اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہ ہے متن
والشعر من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی شرح الشعر منها ای من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل تقتضی للنفس بسطا او قبضا اما
المحدثون فالشعر عندہم کل کلام موزون متساوی الارکان مقفا دوسری جگہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے
والشعر التام یحاکی بالکلام المخیل وبالوزن وبالنغمۃ المناسبۃ ان تاتیہما والکلام یحاکی اما بالالفاظ
او بالمعانی او بہما اور وزن کی بھی کئی صورتین ہین وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی
اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہ ہے واما فی الامم القدیمۃ
الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم یلتفتوا الی [illegible] باہم شعرا موزونا بہذہ الاوزان العروضیۃ
بل باوزان ما باشتراکہ وقوافیہا غیر متفقۃ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط
کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے بیان ان دلیلون سے نزدیک منطق کے
کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہرچند غرض اور بحث اونکو

تمثیل سے دیں قول محقق صحیح ٹھہرا اشتمال هم اما کلام الفاظی باشد مولف از حروف کہ بحسب وضع
بر معنی مقصوده دال باشد و شعر بے الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی بتکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی
از دست یا چشم مثلاً جزوی از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد از ان جہت کہ مستعمل
باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی دال بر مرادی ست پس کلام الفاظ ہیں مولف حروف سے کہ
بحسب وضع معنی مقصوده پر دال ہوں اور شعر بے الفاظ نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی بتکلف ایک
فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا
حکم لفظ کا ہے کہ حدوث یا خیال صوت اوس میں ایک مراد پر شامل ہے بس کلام کے معنی لغوی سابق
لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو میں لفظ ہے متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم
کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو اسطرح کہ فایده تام ہے جیسے زید قایم اور قام زید منتخب او رغیاث سے
اور مراد حروف سے حروف تہجی ہیں اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ میں کہا ہے یہ ہے مثلاً کہے
کوئی یہ مصرع ؎ مردی از خانہ برون آمد و گفتا - اور اشاره آنکھ سے کرے معنی اوسکے یہ ہے
کہ بیا یا یا ہاتھ ہاتھ پر مارے معنی اوسکے یہ ہے کہ بزن پس یہ حدوث صوت یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا
اور یہ خیال صوت یعنی آنکھ سے اشاره کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ میں ہے اگر یہ بھی بتکلف سے
خالی نہیں حاشیہ کا مطلب بھی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہ ہے
شش مطلب بتین از فہم صاحب بیران برد گرفتہ و بہ رغم مصنف براه دور از معانی رفتہ اللہم انی قاصر
الاشیاء کماہی باید دانست کہ مراد مصنف اینست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال
بر حدوث صوت یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت پیدا
درین مصرع ؎ مردی بدر خانہ ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نساز ند و دست بر دست زدم
مفہوم مراد گیرند و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نشد چنانکہ درین مصرع ؎ کہ مرا یا
ہیچ کار نماند و دست را دو بار حرکت دہند کہ لفظ بر و بر دارد ازان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت
راست نیاید بس خیال صوت می شاید چنانکہ درین مصرع ؎ گفتم کہ بحالم نگری گفت و پس از لفظ گفت اشاره
بحرکت چشم نماید کہ لفظ بچشم بخیال درآید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد این ہمہ از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف ہم اشاره بان نموده تم کلامہ ظاہر ہے کہ حاصل دونون عبارتونکا ایک ہی

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا پھر کیفیت یہ مقام خندان وقت طلب
ہے ہم وہمچنین الفاظ مہمل یعنی یاوہ اگرچہ مستجمع وزن و قافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند یہ فقرہ عطف ہے
اوس قول پر کہ شعر کی الفاظ بقصد موزون کردیتی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا ایسا ہی الفاظ مہمل
یعنی کو اگرچہ موزون اور مقفی ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول و سیم ثانی متروک
و گذاشتہ شدہ اور متروک و بیکار مدار و کشف او غیاث سے اور اصطلاح مین جو کلام کہ معنی نہ رکھتا ہو
ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون
اور معنی اونکے کچھ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے اتباعاً للامر فی البدیہہ تین شعر کہے
انمین سے ایک یہ ہے ع روزی کہ در بدخشان شیخ بر خیار خندد تالودہ دمشقی حلوال مار گردد پس ایسے
کلام بے معنی کو شعر نہ کہا چاہیے ہم وحکم ہذیانات اہل جنون و ہزل کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم آید
کنند حکم الفاظ بے معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بسبب قصد ایشان ازان الفاظ حاصل نیست
کلام شعرا و غیر شعرا را بیجا خبط است اور حکم بیہودہ گوئیون اہل جنون و اہل ہزل یعنی بیہودہ گویون اور
گستاخونکا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون او نظم مین وارد کرین حکم الفاظ بے معنی دار کا ہے اس جہت کہ مراد اونکی جو
ازکی قصد سے اون الفاظ سے حاصل ہی نہیں کلام شعرا اور غیر شعرا کو بیجا خبط ہے ہذیان لغت مین بفتحتین و ذال معجمہ
بیہودہ کہنا بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب و الصراح و الغیاث اور جنون لغت مین بالضم کالدخول یعنی دیوانہ
پس اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عمداً الا اصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونو
کلام مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے
ہجو مولوی فایق مین شعر چہ خوش گفت فایق شاعر غرا کہ چون ذہن من ذہن رسا نباشد
بمقام شعر چہ ضرورت افتد تشدید صحیح چرا نباشد نقل اسکی زبانی مولوی فایق کے یون
ہے کہ مین نے ایک شعر کسی غزل مین کہا تھا اوس مین لفظ یہ مشدد تھا میر انشاء
اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی اس مین شریک ہوئے اونکے ہوتے مین نے
سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھ بھیجی انشاء اللہ خان نے خفیف ہوکر چند شعر
میری ہجو مین کہے مینے بھی ایک رسالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب شکی شکی شعر آخر او
یہ ہے شعر چون این رسالہ دافع دخل دو شاعر است نام او شدہ یک گز دو فاختہ

صاحب میران نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرعہ کہین کا اور ایک مصرعہ کہین کا آمدم
بر سر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمۃ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجاے جنس ہے یعنی
معنی جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نہ کہا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہی چنانچہ کتاب سلم العلوم مین سو یہ اسکے یہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر دقیق وفی البسیط تنقیح المادۃ متعسر ومشکل فان ابہام المعین وتعیین المبہم امر عظیم انتہی
معنی جنس کا دشوار ہے اور بسیط کے دریافت کرنا مشکل ہے پس تحقیق ابہام معین کا اور تعیین مبہم کا ایک امر عظیم ہے
مصنف علیہ الرحمۃ نے احتیاطاً کلام کو بجای جنس کہا فتامل ح قولہ بجای جنس یعنی جائیکہ انجا تعیین جنس کرو
نمائید پس مراد ازان عین جنس است ام اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بروجہی از وجوہ مانند بسیط یا قبض
وشبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ست تا حصول آن در نفس سبب صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا سبب حدوث هیئاتی شود درو مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد
الا آنکہ تخییل را حکمای یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعرای عرب و عجم از اسباب حسن
او می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اعراض و بمثابت غایت است
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسیو جہسے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاے
یا آزردہ ہو جاے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اوسکا نفس مین منشا
صدور ایک فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا سبب پیدا ہونے ایک ہیئت کا ہو
نفس مین مانند رضا کے یا ناخوشی کی یا کسی طرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکماے یونان
اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہین اور شعراے عرب و عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول
یونانیان یہ تخییل فصول شعر سے ہے اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت شعر سے ہے پس معنی تخییل
کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے اور
اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول و سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اوس سے انقباض
انقباض نفس ہے اور مصدر بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہ آغاز کرنے اور آشکار کرنے کی اور بضم اور دال
مکسورہ اور بعد اوسکے تہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا اور بضم دال مہملہ
صیغہ اسم ظرف کا ہے باب افعال سے جگہ آغاز اور آشکار کرنیکی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر پیشتر دوی کرنا کسی کام
مین غیاث سے اور ہیئات بروزن عبرت نجانا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور فرہنگ سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ با فتح لکھے ہین غیاث
سے اور سخط بفتحتین او رخفا بمعنی خشم اور غضب مدارا و رمو یہ سے اور منتخب مین بالضم اور بفتحتین ہے اور صراح
مین بالضم اور بفتح اور سکون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب اور کشف موید شرح
نصاب او رغیاث سے اور فصل با لفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق مین وہ چیز کہ تمیز دے ایک شے
کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شی ہو فی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق تمیز دیتا ہے انسان
کو اور حیوانون سے کہ شریک اوسکے ہین حیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکے جو نفس مین انبساط پیدا
کرے مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال ٭ مثال اوسکی جو نفس مین انقباض پیدا کرے مصرع
تلخ و موج چون مگس ہا ٭ مثال اوسکی جو نفس مین منشاء اقدام کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت
خواہی کہ خدا بر تو ببخشد ٭ با خلق خدای کن نکوئی ٭ یا اشعار رجز وقت جنگ نظامی کہتا ہے
بیت بزا پیچم میل فولاد خای ٭ کہ بر پشت پیلان کشم پیل پاے ٭ درم پہلوی پہلوانان
بہ تیغ ٭ خورم گردہ گردنان بیدریغ ٭ مثال اوسکی جو نفس مین باعث امتناع کار کا ہو سعدی
کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود ٭ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست ٭ چہ حاجت کہ با وے
کنی دشمنی ٭ کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست ٭ مثال اوسکی جو نفس مین سبب رضا ہو سعدی
کہتا ہے بیت زشکم آید چو کسے سر نگہ در تو کند ٭ باز گویم کہ کسے سر نخواہد بودن یا اشعار مدح جیسا کہ
ناصر علی نے مدح ذو الفقار خان مین ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپے صلہ مین دیے
مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار ٭ نام تو در نبرد کند کار ذو الفقار ٭ مثال اوسکی جو
نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل ٭ چنانکہ بانگ درشت
تو می خراشد دل ٭ یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ بیت ناصر آفتاب
تا خواند روز گار ٭ خورشید سر برہنہ بر آمد ز کوہسار ٭ مثال اوسکی کہ جس سے نفس کو لذت حاصل ہو
اور لذتین بہت سی ہین از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت ساقیا برخیز و در دہ
جام را ٭ خاک بر سر کن غم ایام را ٭ و اما وزن شیائی ست تابع نظام ترتیب حرکات و
سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیات لذتی مخصوص یابد کہ آنرا در
یمن ذوق خوانند ست و اما وزن ایک تشکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

اوراوسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عددی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات اور
سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقداری یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہوا اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فعلن ہوا ور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت سے خارج نہیں جس وقت ایسی حرکات
اور سکنات مناسبت کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اونسے ایک شکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام
شعر ہے اور اوس وزن کے ادراک سے نفس لذت اوٹھائے گا اوسکو ذوق کہینگے م وموضوع
آن حرکات وسکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در
ادراک آن ہیات مدخلی عظیم ست وباین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب
ذوق باشند وبعضے نباشند واز صنف دوم بعضے را امکان تحصیل آن باکتساب باشد وبعضے را نبود وعادت
راہم دران باب مدخلی تمام ست وباین سبب اوزان اشعار وایقاعات مستعمل بحسب خلاف امم مختلف
است اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور
اگر سوا حروف کے یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک
مین دخل تمام ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضی نہین
ہوتے اور قسم دوم کے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اون مین سے بعضونکو امکان تحصیل باکتساب ہے اور بعضونکو
امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام ہے اور اسی باعث سے
اوزان شعر اور ایقاعات مستعمل موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً اکثر اوزان عرب مین
مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل اور خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور چنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی مین
تال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہ بیان وزن
شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی تال کے م و وزن اگر
چہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون بوجہے از وجوہ مخیل باشد واگرچہ نہ ہر مخیل موزون باشد
اما اعتبار تخییل دیگر ست واعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن از آن جہت کہ وزن ست دیگر

ایقاع

وازان جہت کہ اقتضائے تخییل کند دیگرت اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن سے
بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسیوجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام موزون
رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کسواسطے کہ تخییل نثر کو
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ یہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے ہے کہ وزن ہی اور
ہے اور اس جہت سے کہ اقتضائے تخییل کرتا ہے اور یہ کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور
بوجہ تخییل کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام
مخیل نثر بھی ہے ہم وباتفاق وزن از فصول ذاتی شعر است الا آنکہ بسیا باشد کہ تناسب آن تام
نباشد ونزدیک باشد بتام مانند اوزان خسروانیہا وبعضی لاسکویہا وشاید کہ بعضی امم آنرا بسبب
مشابہت از اوزان شعر شمرند وبعضی بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن
باشد کہ خلاف افتد اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز
دیتا ہے اور جدا کرتا ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ تناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو
ساتھ تناسبت تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان اور لاسکوی کے اور کبھی بعضی لوگ
اوسکو بسبب مشابہت کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن
شعر سے نہین جانتے پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح
سین و کاف وکسر واو اور یای معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے اور خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری
اور برہان سے اور خسروانی ایک بحر ہے مضفات باربد مطرب کے نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری
سے اور برہان قاطع سے نقل خسروانی عبارت ازانست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و
لاسکوی منسوب باشد بلاسکو نام شخصی کہ از قوم ترک رندانہ وضعی بود کہ تصنیف ہای جاہلانہ میکرد
وبنام سوی آن طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہما
یہ معنی ایجادی ہین کہ جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پائے نہین جاتے واما قافیہ تشابہ اواخر
دو ابیات باشد ومراد از تشابہ یا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات متقاطع یا آنچہ در حکم متقاطع باشد
در لفظ یا در معنی ست واما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی آخری

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے کہ جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا
قافیہ بعد قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ــــہ ساقی ازان بادہ منصور دم ؛ در رگ و در ریشۂ من صور دم
پس اگر بعد قافیے کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہی جیسے یہہ بیت زر بہر تبان
نثار کردم + سر بہر تبان نثار کردم + جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین لایق قافیہ ہونیکے ایک قافیہ
کار کا ساتھہ مار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہی ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معناً دوسرا
قافیہ زبان کا ساتھہ لسان کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہی ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً
تیسرا قافیہ چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہی ساتھہ اختلاف کلمات
کے معناً نہ لفظاً ج تحت عبارت تشابہ او دار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر ست چہ گاہی بہمہ بیت
قافیہ و ردیف نباشد قافہم و مراد از دو رہا در ینجا در مصراعہاست کہ قافیہ در ان اعتبار کنند
چنانکہ در مثنوی یا بیتہا تمام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا ت اور مراد دو سے میان وہ مصرع ہین
جنمین قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی
اور مطلعہای قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہی اونکو دور کہتی ہین اور باقی
ابیات قصیدہ اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دور ہین حقیقہ اور تمام بیت
یعنی دونون مصرعونکو بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین ہم و باشد کہ ہم در بعضے مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات و در ابیات اور کبھی بعضی مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ
رباعیون مین اور ادرام مین پس ادرام جمع درم بمعنی مستزاد ہی یعنی رباعی مین مصرع اول و ثانی
ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہی رباعی ــــہ لبستہ جہان زلبس تاثیر ہوشدہ +
ہوچہ آب ہمچو موج خارا ؛ در صفحہ بشکل نقطہ گردیدالف ؛ از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ؛ اور
مستزادون مین بھی قافیہ معتبر ہوتا ہی جیسے ابن حسام کہتا ہی بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدا را
در حضرت شاہی ؛ وز غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را جز نالہ و آہی + ہم و باشد کہ در دو رہا کہ اجزای یک بیت
باشد اعتبار کنند مانند مسمطات چہار خانہ و غیر آن ت اور کبھی دورون مین کہ اجزای ایک بیت
کے ہین اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کی پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہی کہ جسمین چہار قافیہ

ہوں تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق ہوا فی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے

من ماندہ ام مہجور ازو درماندہ و رنجور ازو گویا کہ نیشی دور ازو در استخوانم می رود

اور کبھی چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہیں مثال بیت چہ یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر

آزاری بہ عیاری حسن گلزاری بغن و فتنہ قانی ح در تحت عبارت و غیر آن نوشتہ پنجخانہ و

وشش خانہ یعنی مخمس و مسدس فافہم ۱۲ و اگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند و باشد کہ اینجا

اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہ کنند و بر تقارب آن در مخارج قتصار نمایند ت اور اگر غیر شعر یعنی

نثر میں اعتبار قافیہ کریں اوسکو سجع کہتے ہیں اور کبھی نثر میں اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہیں کرتے

ہیں حروف قریب المخرج پر اقتصار کرتے ہیں پس سجع لغت میں بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز

ہے مثل بلبل اور قمری کے اور اصطلاح میں برابر ہونا دو لفظ واخر فقرتین کا اور سجع میں قسم ہے

اول متوازی اوس میں حرف روی کے اور وزن اور عدد میں برابری چاہیے جیسے گل اور دل اور بہار

اور قرار اور صوری اور دوری و مہجوری او مخموری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید راء اوس میں

موافقت دو لفظونکی بحرف روی کے چاہیے اور وزن اور عدد حروف مخالف جیسے وقار اور اطوار اور نما

اور مثال و دربود اور وجود سوم متوازن اوس میں موافقت دو لفظونکی وزن اور عدد حروف میں

چاہیے اور روی کے مخالف جیسے اعمار اور ازراق اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہ قسم مرغوب نہیں ہے

پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم میں کرتے ہیں اور نثر میں اوسکو سجع کہتے ہیں غیاث اللغات اور قصبا

لغت میں بالکسر صاد مہملہ کوتاہی کرنا ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی میں کلام کثیر اللفظ

اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہیں جیسے یہ فقرہ کن سبعا خالیا

و دمیا خالیسا او کلبا عادسا و لا تکن انسانا ناقصا یہاں روی کے قریب المخرج ہیں معنی یہ ہیں کہ مود رندہ قاہر

یا گرگ ربائندہ یا سگ نگہبان ور مشو آدمی ناقص ہم و در یک دو اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد

تقدیر دوری دیگر یا آن ست اور ایک مصرع اور فرد میں اعتبار قافیے کا ممکن نہیں الا بعد فرض کرنے

مصرع یا فرد دوسرے کے یعنی جبتک فرد دوسری نہو نگے قافیہ معتبر نہوگا ہم چنین گویند کہ در اشعار یونانیان

قافیہ معتبر نبودہ ست و مثنوی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفی و آن را

لیو تا نامہ نام نہادہ شدا اور ایسا کہتے ہیں کہ یونانیوں کے اشعار میں قافیہ لازم اور ضروری

ص

زنانہ سے

معنی سجع

سر

نہ تھا اور حشوونی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین
اور اوسکا پونہ نامہ نام رکھا ہے م پس ازین بحث با معلوم میشود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی
شعر نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر است مانند
قصیدہ و قطعہ و مانند آن ت پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی
شعر سے نہین ہے بلکہ اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضی انواع شعر سے ہے
مانند قصیدہ و قطعہ کے اور جو مثل قصیدہ اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور
لوازم جمع لازم کی اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو لہذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول
اور سکون ثانی ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ بے مطلع ہو یا تو گویا وہ ایک
ٹکڑا غزل ہے یا قصیدے سے بریدہ ہوا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح
خطا ہے مگر بعضے فصحای متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہ کہ قصیدہ اور قطعہ
اور غزل اور رباعی اور مثنوی جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول
ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہینگے
اور اعتبار قافیہ نہوگا م و حد شعر بحسب عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد
و لیس اگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند کلام موزون باشد بروجہی کہ چون قراین زیادت
از یکے شود ان قراین مقفی باشد ت اور تعریف شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس
تحقیق کے کلام موزون ہے اور پس اگر اعتبار قافیہ تعریف شعر مین واجب جانین کلام موزون
ہو اس طرح پر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ مقفی ہون حاصل یہ کہ کلام موزون
مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے لا نکاد ان یسمی عندنا
بالشعر ما لیس بمقفی اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین ضرور نہین زیادہ
مین ضرور ہے م فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی در لغات لغت
در رزانت و خفت مختلف ست چہ تازی مثلاً بہ قیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر
باشد و پارسی بخفت مائل تر ت فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین رو سے
لغات کے زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی گران ہے اور

فارسی بکسر لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان قوم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین و الفاظ کہ معانی وضع کے
مشہور ہون غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح
سے اور کشف اور مدار مین بمعنی استواری غیاث سے ہم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد ذات
وآن چنان بود کہ حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی در بعضی
بعضے آن ست اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی عین حروف اوسکی صورت یہ ہے
کہ حروف مستعمل بعضی زبانون مین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ اور ثاے مثلثہ اور طاے مہملہ
کے تازی مین اور بعضی زبانون مین برخلاف اسکے ہے یعنی حرف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے
زے اور گاف فارسی مین ہم و یا ماہیت حروف باشد وآن چنان بود کہ حرکات حروف در بعضی لغات یا
بکمیت بیشتر بود مانند لغت تازی کہ اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات بخلاف
شمار
آن و یا بکیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی کہ حرکات حروف در وی در تمام باشد بخلاف پارسی
کہ بعضی حرکات در وے مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف زبانونکا صورت
ربودہ
حروف کی ہے اوسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین مقدار مین زیادہ
ہوتی ہین مانند لغت تازی کے اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین مثل ماضی اور مضارع
اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الآخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی کے اور بعض مبنی کے
مثل ھذہ کی اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن ہوتے ہین مثل فارسی اور
ہندی و ترکی کے اور دوسری صورت یہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان بعض لغت کے کیفیت مین
زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین
منتخب
اوسمین مختلس ہوتی ہین یعنے غیر تام مانند حرکت حرف را کے لفظ پارسی مین پس اختلاس بمعنی ربودن ہے
سے اور حرکت مختلس یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث خفیف کرکے دو ثلث کو تکلم کرین ہم و از ان ہم گذرانند خفت مختلف
چہ بسبب اختلاف و اتفاق اجزای دو رہا و چہ بسبب کثرت و قلت حرکات در ہر دوری ست اور اوزان
بھی ثقالت اور خفت مین مختلف ہوتے ہین کبھی بسبب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ
جنکی وضع ارکان مختلف سے بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم طویل اور
جنکی وضع ارکان متفق سے ہے بیشتر فارسی مین استعمال اونکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم

پس یہ وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بسبب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع مین
کہ فعولن مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہم ولا محالہ وزن گران تر
یافتے مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنے کہ دارد
دار آن وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و برانچہ حرکات کمتر باشد بکلفت تر پس بعضی اوزان مناسب بعضے
لغت باشد دون بعضی بہ طبع و بدین سبب بسیار بحر ہاست کہ خاص شدہ است بہ بعضی لغات و در لغات دیگر اگر
بران شعر گویند در بداہت نظر ناموزون نماید است اور لامحالہ وزن ثقیل لغت ثقیل مین خاص برائے
مثلاً عربی مین کہ حرکات بیشتر ہو سکے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکے مصرعون مین حرکات زیادہ ہین آسان
تر ہے اور جن زبان مین کہ حرکات کمتر ہین بہ کلفت پس بعضے اوزان مناسب بعضے لغت کے ہین سوا
بعض کی طبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانون مین اگر اور زبانون مین
اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر مین ناموزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر اوزان عرب مین
مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین ہم و ہمچنین قیاس در قوافی جہ باشد کہ اندک تشابہی در لغتی
گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را شاید و در پارسی از جہت اختلاف
را و لام نشاید ست اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیون مین اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران
تر مین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و
سلب کا عربی مین جایز ہے اور فارسی مین بسبب اختلاف را اور لام کے نہین ہے اسواسطے اختلاف روی
کا با وصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبک ترین زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی
نے جایز رکھا ہے داخل عیب ہے شرح قولہ اندک تشابہی یعنی در لغت تازی و گران تشابہ قلیل ہم
میان دو لفظ محسوس و معتبر میشود یعنی تناسب و تشابہ میان ضرب و سلب اگر روی را و لام
را قرار دہند میتواند زیرا کہ ہر دو حرف نزدیک جہت قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام
و کامل نیست الی آخرہ شش عجب است از صاحب میزان کہ در قافیہ ضرب و سلب را و لام را
روی قرار دادہ زیرا کہ باتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از کلمہ مقررہ قافیہ
می باشد پس اگر لام و را روی باشد با ضرب و سلب چہ باشد و روی قرار دادن
حرف سیاتہ لفظ بکدام تقریب تواند شد تم کلامہ و این حق بجانب شارح محقق علیہ الرحمۃ

رسالہ قافیہ مین جس جگہ بیان روی کے ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی است مکرر کہ بنای قافیہ بروی باشد
وہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائیہ خوانند

تم

فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد چون این قواعد ممہد شد گوئیم

اما کلام کہ بجای جنس ست بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد و از معانی آن
تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علماست اور جب یہہ قاعدے مقرر ہوا تب کہتے
ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس کے ہے اوسکے نفس الفاظ سے بحث متعلق بصناعات لغویان سے ہے یعنی
اہل لغت اوسکو جانتے ہین اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی سے ہے یعنی عموم
علما پس محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجائے جنس لکھا اسکی وجہ مجملاً پہلے اسکے تحریر ہوتی ہے
اور پھر لکھا جاتا ہے کہ فایدہ بجای جنس لکھنے سے یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے ہوتی
ہے ذہن مین اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان قوم
مین تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف نحو دونون
کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے شرح مناسب آن بود کہ بعہدہ می فرمود و از ہیات
کلماتش من حیث التعلیل و التصریف بعلم صرف از ترکیب آن بعلم نحو بلکہ عبارت شیخ نیز کہ این کلام
محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور است ش ایراد صاحب میزان بجہت ذکر نکردن علم صرف
نحو کہ بر محقق علام است محض بیجاست کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہ شبہہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت مین لکھ بھیجا مولوی صاحب نے یہ عبارت جواب مین لکھی
کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل است زیرا کہ بحث لغویان از حیثیت کلمہ است و بحث نحو از اعراب آنہم از حیثیت
کلمہ است و ہم میتواند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود کہ ہر چند اعراب از حیثیت لفظیت ما استفادہ معنی
از آن میشود فقط اب کہتے ہین ہم کہ منشا اس اعتراض کا یہ ہے کہ اطلاق علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہ باطل
ہے اسلیے کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی مین
یہ عبارت ہے انما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک و مطول مین
یہ عبارت ہے وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفت اوضاع المفردات لان اللغۃ قد یطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

سمجھے اور یہ عبارت کما ینبغی دلالت کرتے ہین مطلوب پر م واز تحسینات تزیینات ہر دو کہ از عوارض
کلام باشد تعلق بصناعاتے کہ آن خاص ست ت اور تحسینات اور تزیینات لفظ و معنی کی
کہ عوارض کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص ہے کہ محقق علیہ الرحمۃ خود بیان فرماتے ہین
م مانند علم خطابت و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن بدایع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم معرفت
معایب شعر و خللہاے آن کہ آنرا علم نقد خوانند ت مانند علم خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم سے مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیت اور کس حدیث اور کس قول کے
کون راوی ہین اور جنکے راوی معتبر پاتے ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان
ایک علم ہے کہ اوسمین ایراد معنی واحد سے بطرق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض احتراز تعقید
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب و مکتوب الیہ سے
من حیث الآداب و المناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدایع سخن کے اور علم محاسن
اور بدایع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع اور تجنیس کے کہ اوسکو
علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم معرفت اور شناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین کہ اوس مین
سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعرکو ان سب علمون مین دخل چاہیے م و اما تخییل
بحث از ان تعلق بفنی خاص از علم منطق دارد ت و اما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے ہے یعنی
تخییل کا علم منطق سے آگاہی ہو بحث تخییل سے نہین ہوسکتی م و اما وزن بحث از ماہیت آن
و از استعمالش در ایقاعات تعلق بفنی خاص دارد از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار مطلقاً تعلق
بوضعی خاص دارد ہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا و از استعمالش در اشعار
بحسب اصطلاح خاص اہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ت و اما وزن
بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین اندر وزن ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی
کہتے ہین تن تن تنن بروزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض نثر کا بوضع علاحدہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی میں بایک دیگر البتہ مباینت ہے اما قافیہ بحث ازان ہم بصناعتی
مفرد تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند و اما قافیہ اوس سے بھی ساتھ صناعت مفرد یعنی فن
علیحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہیں و این دو صناعت یعنی علم عروض و علم
قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بسبب اسباب مذکورہ و این جملہ تعلق بماہیت شعر دارد و بعد
ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدایع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتی بود کہ تعلق
بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم و باللہ التوفیق
اور یہہ دو صنعتیں یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبان میں مختلف ہیں بسبب اسباب مذکورہ کے یعنی
بجہت ثقالت و خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی کلام اور تخییل اور وزن
اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہیں اور علم اقسام اور انواع شعر کا جیسے مثنوی اور غزل
اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ اور علم صنائع اور بدائع
کہ شعر میں آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتیں تعلق عوارض شعر سے رکھتے ہیں اور جب یہہ معانی
مقرر ہو چکے شروع کرتے ہیں ہم علم عروض میں ح قولہ این جملہ تعلق بماہیت شعر دارد می گویم کہ
اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر است از لغت و بلاغت وغیرہا پس این قول صحیح نیست زیرا
کہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر تعلق ندارد بل بعوارض ان کما
ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنایع و نقد را اولا ہم ذکر ساختہ و متعلق بماہیت گفتہ و من بعد آنہر دو
را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ است این سخن صحیح است لیکن
لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع میشود و مادہ ہر چیز داخل در ان چیز
میباشد مگر آنکہ گوئید چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است از تعلق دیگر لہذا این ہر دو
را بالتخصیص بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ قابل کس قدر مطلب متن اور مطلب حاشیہ میں مغایرت
ہے اور قطع نظر اعتراض کے تہمت یہی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ نے علم صنائع اور نقد
کو کہاں ماہیت شعر سے کہا ہے م فن اول در علم عروض و آن دہ فصل است فصل
اول در اشارت باجزاے اولی شعر و آن حروف و حرکات است در علم ایقاع از صناعت
موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از نقرات متتالیہ باشد و از سکونات

متناسب کہ میان آن نقرات افتد ت فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین ہین فصل
اول اشارت اجزای اولی شعر مین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف و حرکات تنوین
جزو اول ہین اور جزو ثانی جو اون سے مولف ہوئے ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان آگے
ہوگا میان بیان حروف و حرکات کا ہی کہ علم ایقاع مین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہی کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آوازین ہین کہ
ناخن زدن کے پے در پے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کے واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم مقدار ہو پس یہی در پی ہوتا حرکاتکا
اور متناسب ہوتا سکنات کا شعر مین وزن ہی اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین واز ہای معرفۃ الحرکات والسکنات سی بحث کرتے ہین اور موسیقی نام
علم مرود ہے اور یہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یاے تحتانی ہو استعمال
کرتے ہین اور موسقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین معنی لحن ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکما نے استخراج کیا ہی کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ بمعنی
ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح بمعنی انگشت زدن ہی منتخب سے
ہم و چون خواہند کہ ازان عبارت کنند باز آئی نقرات حروف متحرک ایراد کنند خاصہ حروفی
کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا و طا ت جو چاہین
کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے نقرات کے حروف
حروف متحرک لاوین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیرہ کے پیدا ہون
مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہی ازاء بکسر اول بمعنی مقابلہ و برابر کشف
اور کنز سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق بالکسر
کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ ضد نسیم ہے
راہ بینی سے یا مونہہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم ایک نفس ہے ہم و بازاء سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ وانچہ محتمل درازی وکوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تن تن ت اور بمقابلے سکنات کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہوسکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین دراز کرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تن تن پس لفظ تن تن مین دونون حرف تا بجای نقرات اور دونون نون بجای سکنات ہین غنہ بالضم وتشدید نون اوازبینی غیاث سے اور حرف غنہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے کہ اون احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے م وامادر وزن شعر حروف متحرک از ہر جنس کہ باشد بجای نقرات باشد وحروف ساکن بجای سکنات ت واما وزن شعر مین حرف متحرک جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حرف ساکن بجای سکنات م ودر علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف دراصل دو نوع است یکے مصوت ودیگے مصمت ومصوت یا مقصور است یا ممدود ومقصور حرکات باشد مانند ضمہ وفتحہ وکسرہ وممدود حروف مد کہ اخوات آن حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند وحروف مصمت باقی حروف ست ت اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت اور مصوت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر پیش اور مصوت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا اونکے سب حرف مصمت ہین پس مصوت بتشدید وکسرۂ واو یعنی آواز دہندہ اور ظاہر کنا آواز تلفظ مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد وفتح میم دوم اور تای فوقانی آگندہ میان خلاف مجوف منتخب اور شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انمین زیادہ ہے مصمت نام رکھا اور حروف مدہ حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے وان اور دین اور دون پس اگر خود متحرک ہون جیسے صوَر اور سیر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے خود یعنی گردش اور دیر یعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اخت مراد مناسبت ہے اسواسطے کہ بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اوران حروف اوران حرکات مین بھی مناسبت ہے

کرا دنہیں سے پیدا ہوتی ہین باشباع ضم و واو و الف و یا ہر یک باشتراک ہر دو حرف افتد کے مصوت
کہ حروف مد مذکور است و آن حروف غیر ساکن نتواند بود و دیگر مصمت کہ ہم متحرک بود و ہم ساکن اما
در واو و یا ظاہر است و اما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند ت اور واو اور الف اور یا ہر ایک
باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہو سکتے
دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک و سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل پس اس جگہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو و
یے دو طرح پر ہین مصوت و مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نور اور دور اور پیر
اور دار اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک پس
مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ما قبل کے غیر مدہ ہین اور مصمت ساکن
ہین اور ما قبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے ولد ولدان و دود اور یے
جیسے یسر یسار یسایش اور الف مین مشکل ہی کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ
کہینگے اصل ہین اور لغت مین معنی الف کے یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول و کسر لام بمعنی قوم جوڑ
و تنہی اور بقولے مرد بے زن اور نام ایک حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے
کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن واقع ہوتا ہے بے ضغطہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم
ابتدا کے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ مین بضغطہ زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر
عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث
م و بحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد از انکہ حرفے مصوت مقارن او شود و مجموع
را حرف متحرک خوانند ت اور حرف مصمت سے ابتدا ے کلام نہین ہو سکتی اسواسطے
کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور جسکو حرکت کہتے ہین
اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے ہین م پس اگر
مصوت مقصور باشد حرف متحرک را یک حرف بیش نشمرند و آنرا مقطع مقصور خوانند مانند
جہ ت پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف
متحرک کو زیادہ ایک حرف سے نہ گنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہینگے مانند جہ کے یعنی جب مصمت مصوت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک گنا جائیگا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہی اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملیگا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہی مد و اگر
ممدود باشد بمقدار فصل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن
شمرند و آن را مقطع ممدود خوانند و هر حرف مصمت که از مصوت مجرد باشد هم ساکن شمرند ت اور
اگر ممدود ہو یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے بمقدار فصل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتی ہین اور
مجموع کو ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہ حرف تین ہوے ایک
مصمت اور ایک مصوت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہی تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے ا ا ا و ای کہ حرف مد ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ ساکن ہی کسواسطے کہ حرف بدون حرکات کے پڑھے نہین جاتے م وچون تحقیق حرف
متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف
مصوت شش سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حرف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروف
مد خوانند ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی
مین حروف مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ تین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار
حرف مین نہین ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ماقبل
موافق پس اگر مدہ نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک
ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے مگر حرف واحد ہی بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج
اٹھائیس سے جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہی ح قولہ بست و ہشت حرف است باید دانست
کہ ہمگی حروف تہجا بست و نہ حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت
و الف مصمت نباشد مگر بعید آنانکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آری ہمان ہمزہ را
گاہی مجازاً الف گویند و ازین امر خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل
است در مصوت تم کلامہ ہم و در زبان پارسی از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف
ساقط باشد و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین

لغت زیادت شود و آن پا و چیم و ژا و گاف است ت اور پارسی مین ان اٹھائیس حرف مصمت
سے آٹھ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور طوے اور ظوے اور عین و قاف شعر

ہشت حرف ست آنکہ نباید در زبان فارسی	ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف

مصمت
اور سبب یہہ ہے کہ زبان فارسی مین یہہ حرف مخارج سے ادا نہین ہوسکتے اور پانچ حرف
فارسی مین زیادہ ہین اور پے اور چیم یعنی اور ژے اور تے اور گاف ہے انمین چار حرف مشہور
ہین اور تے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہی حاشیہ مین لکھا اوسکا درمیان با و فارسی اور فا کے لکھا ہی اور
شرح مین لکھا اوسکا درمیان فا و وا و لکھا ہی الا حق یہہ ہے کہ لکھا اوسکا سوا زبان فارسی کے غیر سے ادا
نہین ہوسکتا ہم و دو حرف مصوت ممدود کہ یکے ازان حرفی است کہ میان ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ
شور افتد کہ بتازی بالع باشد و دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ بتازی اسد باشد
و این حرف بتازی نیز بکار دارند و آن را امالہ خوانند اما از اصل لغت نشمرند ت اور دو حرف مصوت ممدود
کہ اون مین سے ایک حرف ہی کہ درمیان ضمہ اور فتحہ کے واقع ہوتا ہی جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین
اوسکو بالع کہتے ہین اور دوسرا حرف درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین
کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل
لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ ہے کہ جب وا و اور یا ے دہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پیش پڑھین اوسکو معروف
کہینگے یہہ عربی اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری مین یعنی خسرو
اور لفظ شیر مین جو دودھ کے معنی پر ہی اور جب وس حرکت کو زبر پڑھین اوسکو مجہول کہینگے یہہ فارسی
مین واقع ہی جیسا کہ لفظ شور مین بمعنی غل اور لفظ شیر مین بمعنے اسد مگر الیسی ت یا ہی تازی مین بھی
ہے اوسکو امالہ کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور رحاب سے رحیب لیکن یہہ اصل لغت مین نہین ہے
بلکہ تصرف سے ہم و از قبیل این دو حرف حرفے ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ کہ در دیگر لغت ہا بکار
دارند و در تازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسر لیت باشمام ضمہ اما در فارسی
نیفمد ت اور اسی قبیل ان دو حرفون کے حرف تیسرا بھی ہے درمیان ضمے اور کسرے
کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنسکرت کے اور زبان تازی لفظ قیل مین اور
اوسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بو غنہ کی دیتا ہے هم و حرفهای دیگر باشد کہ هم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکه از ترکیب یکی از حرف
مد با غنہ نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد کہ بر وزن دو و دا و دی باشد و از
اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب کے ساتھ غنے کے
نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال جیسے مین اور خوان اور زین اور
زبان مین کہ بر وزن دو اور دا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین اور افتد عبارت مین بمعنی
واقع شود ہے هم و چنانکہ از ترکیب یکی از حروفی کہ مخرج آن آخر کام باشد با حرف وا باشد در لفظ
خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درغویش کہ بجای درویش گویند و در لفظ کوس کہ بجای بس گویند واقع
باشد و دلیل بر آنکہ ہر یکی ازین حرفها یک حرف است آنست کہ در وزن بجای یک حرف است
مثل خوان کہ در کتابت مشتمل بر چہار حرف است و در لفظ مرکب از دو حرف است چہ بر وزن خاست
اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھ حروف واو کے
لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درغویش مین کہ بجاے درویش کہتے ہین اور لفظ کوس
مین کہ بجای بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون حرفون سے
ایک حرف ہے یہ ہے کہ وزن مین بجاے ایک حرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین مشتمل چہار
حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بر وزن خا ہے مطلب یہ کہ جب یہ
خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق سے ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع
حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھ واو کے ترکیب پائینگے ایک حرف شمار کیے
جاینگے اور اوس واو کو واو معدولہ کہینگے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویلا اور خوارزم
اور خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ درغویش مین لہذا قافیہ خود ساتھ شد اور بد و نون
کے درست ہے شرح آخر کام یعنی حرف حلق ہرچند امثلہ مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف
حرف حلق نہین ہے اور اوسی جگہ با حرف واو باشد کو یا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال
معنی کا نہین کیا ہے هم و ہمچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب در خوش کہ
مرکب از ضمہ و فتحہ است و حرکت حرف مرکب در درغویش کہ مرکب از ضمہ و کسرہ است و دلیل بر آنکہ ہر یکی ازین حرکتہا
یک حرکت است آنست کہ یک حرف را یک حرکت بیش متصور نتواند بود اوسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہی جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہی اور حرکت
حرف مرکب کی درعویش مین کہ مرکب ضمی اور کسری ہی اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان حرکتون سے
ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہوسکتے مرکب ہو وہ حرف یا مفرد م
دد پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا بہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ نسبت نتوان
کرد آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن فاعلن است
و باشد کہ این حرکت در ابتداے کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ یکی از حرکات
مذکور منسوب نیست یا او در عبارت مضایقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد بدلیل وزن
ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے کسرے
سے نسبت نہین دیسکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کے لفظ فارسی مین کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتداے کلمات مین آتی ہے
اور اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نہ کرے اس سبب سے کہ یہ کسی حرکات سہ گانہ کے نسبت
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کرے مضایقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا جاتا ہے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ راے لفظ پارسی بجاے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے معنی سابق
مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون کے ہے کہ البتہ ادا
ہونا اوسکا زباندانون سے ممکن ہے م و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو بر حرف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت
حرف بمثابہ لفظ ہر فیست با او ست اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور
حروف مرکبہ سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین
اور ان دونون مین فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت کی منزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف
سے ہے وقوف لغتین جاننا اور آگاہی ور استادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور طرح
سے کذا فی الغیاث پس مطلب حرف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیسا کہ لفظ خود اور خوش مین اور مفردہ حرف سے جو ایسا نہو جیسے مین حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و درویش وغیرہ کہ تفصیلش در ما سبق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف مرکب کہان ہی ہم دربارہ مقصود شویم و گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ت اور طرف مقصود کے جاتے ہین ہم اور
کہتے ہین ہم کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے
ہین یا متحرک ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو
موزون ہوا اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت
ضمے کی ضمے سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفرد
اور مرکب اور مختلسہ اور تامہ ہین جیسے بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین ہم و بر عروضی نیست کہ ماہیات
حروف اور حرکات اعداد و ثبت ناسند و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی است انچہ
او را ضرور است آن است کہ میان حرف مفرد یا انچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف ملفوظ
فرق کند و ہمچنین میان حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ت اور عروضی پر واجب نہین ہے
کہ حقیقت حروف اور حرکات اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین تلفظ کیا تھا اور تعدد عامل کے کیا رہا
اور اوسکے اصناف سے واقف ہو کہ یہہ مہمو ہے اور یہہ مقتل کسواسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے
جو کچھہ عروضی کو ضروری ہے یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچھہ
بجای مفرد ہو مرکبات سے جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف ملفوظ کے جیسے
الف لفظ آمد مین اور را لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے
اور اسیطرح درمیان حروف متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے ہم و علامات حروف و حرکات
در وضع کتابت مختلف باشد یا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و محل سکون چہ سکون
بیک صفت بیش نیست و اگرچہ اسباب آن مختلف است اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً
یک علامت است چہ عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باید
بشکل ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا و الف علامت اور نشان
نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف مین
تمیز پیدا ہوا اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح ہے

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل سے
ہی اور کبھی بنظر تسع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقاً ایک علامت
ہے اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف و حرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہائے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ بزبان عرب و فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین کما قال اللہ
تعالی ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی سلطانیہ پس یہہ ہی علامت فتحہ ماقبل ہے اور خود حالت وقف مین
اور فارسی مین جیسے رمہ اور رمہ اور رکہ اور چہ مین کہ ہے محض برائے اظہار حرکت ہے اور لفظ مین داخل
نہین جس جگہ اشباع ہو اور بعضی رسالون مین علامت متحرک شکل میم بھی ہے کہ خط نسخ مین سر
میم بشکل صفر میانہ ہی لکھا جاتا ہے م فصل دوم در کیفیت اعتبار حرف متحرک و ساکن در شعر و
اشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف متحرک و ساکن است
اکنون گوییم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک و ساکن حروف ملفوظ است نہ حروف مکتوب بسیار
حروف است کہ مکتوب است و ملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا نویسند
و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند و ہمزہ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدگر افتد و الف در آخر لفظ
انا در غیر حالت وقف و در پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند و حرف یا و ہا کہ در آخر
کے و چہ و نہ نویسند و واو در آخر دو و تو و امثال آن ت فصل دوسری بیچ کیفیت اعتبار حرف
متحرک و ساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے حروف
ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سے حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کی کتابت
تازی مین کہ بعد واو امنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزۂ وصل کے کہ درمیان کلمات کے مثل واقتلوا کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے
آخر لفظ انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیونکو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہی جو تلفظ مین آتے ہین حروف مکتوبی
غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر امنوا کے ہی اور اس الف کو
اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہ صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہی
وہان اگرچہ خیال التباس نہین مگر طرد اللباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے مین جیسے آمنوا مین
اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے اور وجہ اس
واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمرو منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے ملتبس نہو
اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزہ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہی جیسے واقتلوہم مین اور
مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف مین جیسے نظیری کہتا ہے مصرع
دعوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالت وقف مین یہ الف ملفوظ ہوگا اور فارسی مین مکتوبی
غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمون کے جیسے آمد و شد اس مصرع مین مصرع کوچہ یار
مین روز آمد و شد رہتی ہے ؛ اور یا اور ہا لفظ کی اور چہ اور نہ مین شاید زمانہ قدیم مین کتابت
اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو معدولہ
اور تنوین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را + کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادہ ما را هم وهمچنین بسیار حرف است ملفوظ است و مکتوب نیست مانند واو داود و یا بردرازی
والف الله و سموات و ہمزہ جبرئیل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول
ساکن دوم متحرک و در پارسی مانند الف ممدود آب و آس و تشدید ارہ اور اسیطرح بہت سے
حرف ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہ اور یا یہ کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کرد لوا الغضب ذرالیزن ہو + تحت لوا آدم و
من دونہ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا اور
کتابت جبرئیل کی یون ہی صحیح ہے ہرچند بعضے ایک شوشہ بڑہا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشدد کے ارے مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہی اور دو حرف

ملفوظ نشوے ہیں ہم وبدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرندہ و برّان
گویند و دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ بای امر و میم
نہی بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکّن و مکّن یا حرفی بر و سابق بود کہ در لفظ نیابید یا منّد و اوّ و دّ و تو دہ یا
سہ و نّہ و کہ دّ چہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید قبیح بود و در ہیچ کدام ازین مواضع
تشدید واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ بباید دانست کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد
چہ تشدید در ان لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت
ت اور معلوم ہو کہ تشدید پارسی میں دو جگہ لاتے ہیں ایک اصل کلمہ میں جیسا کہ لفظ غرندہ اور برّان
میں کہتے ہیں مثال لفظ غرندہ کے نظامی کہتا ہے شعر بترہ بغریدن آمد چو ابر + بغرید ہر سو چو بانگ
ہژبر ÷ تبیرہ بد زن کبیرہ بمعنی نقارہ ہے برّان کی مثال لفظ برّان کی نظامی کہتا ہے شعر
را الغبر بود تا زان گرفتہ ÷ ببرّید سر ہمچو یک پارہ کوہ ÷ اسی طرح ہی تشدید لفظ برّیدن کی نظامی کہتا
ہے شعر چو پیچان شود نامہ پاسوی مرد ÷ من آن نامہ را برکشایم نورد ÷ اور اسیطرح ہی
تشدید لفظ درّیدن کی نظامی کہتا ہے شعر بدرّید خفتان زرہ پارہ کرد ÷ عمل بین کہ تو لاّ
باخارہ گرد ÷ دوسری تشدید دو کلموں کے درمیان میں لاتے ہیں جیسا کہ حرف اول میں معطوف
سے معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھ کام نہیں جیسے زرّ و سیم اور دُرّ و گوہر اور
چپ و راست نظامی کہتا ہے شعر زپیرایہ و گوہر و زرّ و سیم + بیدان جا نوردا دنزلی عظیم ÷ اور
خسرو کہتا ہے شعر تحفہ آورد بہر کرد راست + شد وصف آراستہ از چپّ و راست ÷ اور حرف
اول میں مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے درّ سخن اور رستم اسپ اور زخم کمند
نظامی کہتا ہے شعر نخل زبان را رطب نوش داد ÷ درّ سخن را صدف گوش داد - اور نظامی کہتا ہے
ز سمّ ستوران دران پہن دشت ÷ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + اور نظامی کہتا ہے شعر
بہ نیروی بازو و خمّ کمند ÷ در آورد گردن کشان را بہ بند ÷ اور اسیطرح صفت موصوف میں
سعدی کہتا ہے شعر وجود مردم دانا مثال زرّ طلاست + کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ÷
اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می دزدم بخود نور نظر + اشک از چشم چو دُرّ شب چراغ آید
برون ÷ یا وہ کلمہ کہ بے امر کے اور میم نہی کا اوس پر ہو وہاں بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکن و مکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکن و مکن ای بت خوشخرام شہ بمن بہ ستم و بہ غیر بلطف دوا
یہہ بھی دو کلموں کی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے سابق ہو کہ ملفوظ نہین آتے مانند واو کے
دو او تو مین اور مانند ہا کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور للا اور پردہ مین مثال اسکی وہی مصرع ہے جو
محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ مشتبہ مین لکھا ہے مصرع بادہ بمن دہ تو تبا هم یکبار بہ وزن مستفعلن مفعولن
مستفعلن مفعولات بہ تشدید با لفظ بمن اور لفظ تبا مین یہہ بھی دو کلموں کی مثال ہے اور ان
مقاموں کی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقاموں کے تشدید واجب نہین ہے اگر ان
کو رد ا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت فارسی
مین اصلی نہین ہے، اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے
معین ہو کے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہ شرح اور حاشیے
مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر
جائین ح زبدہ لفظ مغز ندہ اور تیران لکھا ہے کہ ہمنین ذرہم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامون
تشدید چاہین لائین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید نہین دیکھا اور اس عبارت مین کہ یا حرف
بردو سابق بود کہ در لفظ تبا یہ ضمیر وہی کیطرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال معنی کا
نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از
معطوف یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف
الیہ این قاعدہ در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ ببیند قانون در اول
مثالش ظفر یابد در حواشی کتاب انوده منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مرادش از حرف
معطوف حرفی از و باشد یعنی حرف عطف و از اول مضاف الیہ ہمزہ اوست و مثال آرزو و تمنا
زہیدا و و ترا مدادہ آید لیکن انیعنی ہم ز حقیقت نہ محقق اور اس عبارت پر کہ بلکہ کہ بای امر و میم نہی بر حرف
سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یا رب بکن و
حرام مخور لیکن مخفی نماند کہ تخصیص بای امر نہا بیاست بل دیار اثش نیز یافته میشود مثل شبو و شتاب از اصلها
شب بود و شب باز بل در کلمہ عربی فارسی ہم او عام دیدہ شد مثل شیر اصلش شب پہ بل در غیر ان نیز
مثل شیر اصلہ بر تبہم کلامہ بگذاشتن حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این است

کہ واو عطف را بہ حرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیہ بہ تشدید بیامیزند اما مثال تشدید در معطوف
چنانکہ درین شعر کہ از مثنوی است بیت مرد دانشمند و نادان یکی است ؛ فرق اندر مرد و ان بس بکی
سست و اما در مضاف الیہ چنانکہ گویند غلام زیدیہ بہ تتبع تازی بہ طریقہ غلام الرجل و بای امر و میم نہی را
بحرف ما بعد مدغم سازند چنانکہ درین شعر مولوی روم ؎ کبر مکن گر تو ہستی آدمی ؛ زانکہ شیطان را
بود کبر و منی ؛ تم کلامہ پس یہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار اور اگر ہو تو مثال تشدید
درمیان کلمہ کے ہے ہم واز فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب از دو حرف را یکی
بیش نباید گرفت اور فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو
مثل خود اور مثل در غویش ایک حرف سے زیادہ نہ لیا چاہیے ہم و بدانکہ اول شعر حرفی ساکن نتواند بود
چہ ابتدا بہ ساکن ممتنع یا متعذر بود ست اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہین ہو سکتی
اسواسطے کہ ابتدا بسکون زبان عرب و عجم مین بالاتفاق محال ہے کہتے ہین کہ لغت سنسکرت اور پشتو
اور انگریزی مین ابتدا بسکون ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانون مین کلام کرینگے ادا
کرنا اون کے لہجے کا انسے متعذر ہوگا اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشددہ بمعنی دشوار ہے منتخب اور کنز اور
غیاث سے ہم و درمیان شعر زیادت از یک ساکن نیفتد چہ حروف ساکن چون متوالی شوند
سخن را از یکدیگر بریدہ گردانند و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در انتہای سخن
آید نہایت کلفت کنند اور درمیان شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اسواسطے کہ
حروف ساکن متوالی سخن کو یک دگر سے بریدہ کرتے ہین اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا وقت انتہا
کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی مین درمیان شعر کے دو ساکن نہین آتے اور اگر آتے ہین ایک
متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون بہ مگر آخر مصرع مین ہم و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود
و در انتہای سخن التقای ساکنین بیشتر از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکہ در سار یا با غنہ
چنانکہ آندر تہم و ہیچ یک ام در اثنائے شعر جائز نبود ست اور کلمات عربیہ مین زیادہ دو ساکن سے جمع نہین
ہوتے اور انتہای سخن مین التقای ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہی جیسا کہ لفظ
سار مین یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ آندر تہم مین اور یہ کوئی انتہای
سخن یعنی وزن عروضی مین جائز نہین پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا ایک دوسرے کو دیکھنا

کذا فی المنتخب و الکنز الغیاث اور ادغام بالکسر کھانا ایک چیز کا بے چبانے کے اور لگام دینا گھوڑیکو
اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب و الغیاث تصحیح یہہ کہ عربی مین دو ساکن جمع
ہوتے ہین اثنای سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہہ کہ بعد مدہ کے ادغام
واقع ہو جیسے لفظ سار مین الف مدہ کے بعد رای مشددہ واقع ہوتی ہے اول ساکن دوسرے
متحرک پس دو ساکن جمع ہوے اول الف ساکن دوسری رای ساکن اور دوسرا مقام یہہ کہ بعد مدہ کے
غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی اانذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن
ٹھہرایا گیا دو ساکن جمع ہوے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ہے ح قولہ آنذرتہم اصلہ اانذرتہم
چون در ہمزہ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرد ای میان مخرج ہمزہ و الف خوانند پس گویا کہ ساکن شد
و سکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن
شد خلاف مقام نظر آیا اسواسطے کہ یہان عین ساکن چاہیے لہذا اپنے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب
کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرأة اانذرتہم ہر چند
وجہ مرقوم است اول تحقیق ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزہ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزہ ثانیہ با قیام حرکت
چہارم زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام حرکتش
سکونش حذف ہمزہ استفہام و نقل حرکتش بسوی نون سوم داما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود
و باشد کہ زیادت از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لاکن مجہول الحرکة
باشد ازان دو ساکن چنانکہ در کار مرد افتہ است داما فارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع
ہونا دو ساکنون کا بہت ہے مثل کار و یا کے کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین
یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ
ہے کہ واو اور الف مخلوط التلفظ لفظ خواست مین بجای ہے حرف واحد مرکب ہی پس زیادت تین
ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین بھی بعض تحقیق ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکة ہوتا
مثل لفظ پارس کے کہ سے پر حرکت ربودہ ہی لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا
لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین سبب کلفت نہین مگر وزن مین
بموافقت موزون ایک ہی ساکن رہیگا مع چنانچہ مثال اس کی اثنای شعر افتد حرف اول ساکن دوم متحرک بنا

متحرک درچہ در وزن در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا مردزن بر وزن فاعلن باشد بے ہیچ تفاوت
و اما سہ حرف چنانکہ در لفظ راست و بخت و مورد باشد و ہمیشہ حرف اول از امثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سہ حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکے ساکن و دیگر
متحرک و یک حرف در عبارت در نزدند مثلاً راست گو بر وزن فاعلن گویند و بعضی ہمہ حروف در عبارت
آرند تا راست گو بر وزن مفتعلن شود اگرچہ بر وجہ اول از گرانی خالی نبود اما دوم گرانتر باشد و
شعرا بیشتر بر وجہ اول استعمال کنند ت اور جب امثال انکی اثنای شعر میں واقع ہوتی ہیں یعنی
وزن عروضی میں حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہیں اسواسطے کہ وزن میں
مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلاً کارکن یا مردزن کو بر وزن فاعلن کہتے ہیں بے
تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہوں جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد میں ہیں
تو حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینوں حرفونکو
بقائم دو حرفوں کے استعمال کرتے ہیں ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت میں حذف
کرتے ہیں مثلاً راست گو کو بر وزن فاعلن کہتے ہیں حرف تا کو حذف کرتے ہیں اور بعض
حرفونکو عبارت میں لاتے ہیں اور راست گو کو بر وزن مفتعلن کہتے ہیں اگرچہ پہلی وجہ بھی
یعنی راست گو بر وزن فاعلن ثقالت سے خالی نہیں مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بر وزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرانے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مرد زن
یا یعنی بمرد زن کہیے یا بحذف عاطف یعنی مردوزن کہیے اور مورد بالضم اول و سکون ثانی
مجہول و ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہیں اور پتے اوسکے
نہایت سبز ہوتے ہیں اور طراوت رکھتے ہیں اور دوا وغیرہ کام آتے ہیں اور بسبب سبزی اور
طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہیں اور بمعنی مہر نگین بھی آیا ہے
کذا فی البرہان م و اگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود از انکہ بعد از وے متحرکی دیگر آید یا
ساکنے آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلاً راست وگر درینصورت دزدیدن یکحرف در عبارت
گرانتر و آوردن ہمہ بخلاف صورت اول و سبب آنکہ در صورت اول دو حرف بازای حرفے
متحرک افتاد و حرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بروزن مفتعلن ہرچند از گرانی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت شعر
وجہ اول را اختیار کردہ اند ت اور اگر حرف آخر اُنکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین کہ بعد اس
متحرک کے یا حرف ساکن آویگا یا حرف متحرک آئیگا مثلاً کہین راست و کرد کہ واو عاطفہ بجای حرکت
کے ہے تو اگر بعد اس تاے متحرک کے کاف کرد کا متحرک آیا ہے اسصورت مین حذف کرنا ایک
ایک حرف کا عبارتمین ثقیل تر ہے بسبب کے قائم رکھنے سے یعنی اوسکو بروزن مفتعلن کہینگے نہ بروزن
فاعلن اور یہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بروزن فاعلن بہتر تھا اور راست و کرد
بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ صورت اول مین یعنی راست گو کو بروزن فاعلن کہنے
مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے
عین متحرک فاعلن کے واقع ہوتے اور حرف متحرک بھی حقیقت مین دو حرف ہین ایک حرف
مصمت اور ایک حرف مقصور یعنی حرکت عین کی پس دونون مقابلے مین برابر ٹھہرے اور اس جگہ
یعنی راست و کرد کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف ساکن کے پڑتے
ہین یعنی الف اور سین راست دکرد کا بمقابلہ الف فاعلن کے پڑتا ہے پس راست و کرد کو بروزن
مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر وزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ حال بروزن
فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بروزن مفتعلن لینے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور سین راست
و کرد کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے او وہ فے اور تے
مفتعلن کی ہے اسصورت مین شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کرد کو بروزن
مفتعلن کہتے ہین اور یہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے ھم داگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن
آید مرینگونہ کہ لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد درینصورت
کلفت زایل شود و این حکم ما جملہ حکم دقوع این حرفہا است درمیان شعر اما اگر در آخر شعر افتد پس
مجہول الحرکۃ بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت بود نزد
اعتبار نبود و در حکم محذوف باشد انتہت حکم حروف ساکن ت اور اگر بعد اوس حرف متحرک
کے جو راست اور نجیب وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آتے جیسا کہ لفظ راستی
مین ہے حکم اوسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہوگا اور

ساکن رہیگا و دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی رہیگا اور ایسے کلام موزون جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہ حرف درمیان شعر کے پڑھین مگر جس وقت یہہ حرف آخر شعر مین پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف کہ مجہول الحرکت ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے رے لفظ پارس مین مجہول الحرکت ہے اوسکو ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اون سے زیادہ ہے اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہانتک بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو هم اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادت از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد وگران شمرند لیکن حروف متحرک متوالی شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین ہوتے اور جو چوتھا بطریق زحاف کے پڑتا ہی مثل فعلتن کے کہ مستفعلن سے ایسے ہین اور بسطے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم زاحف وہ تیر کہ زمین پر گر کے نشانے پر پہونچے زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفوں سے کذا فی المنتخب و در اصطلاح مین زحاف بہت سے ہم و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد بلکہ بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد از این گفتہ آید و آخر ہیچ شعرے نہ تازی و نہ بہ فارسی متحرک نشاید چنانکہ اول ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع اشعار اعتبار کردہ شود درست اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل فعلاتن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلان کا بحرکت عین واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط جائز نہین جیسا کہ رمضان کو بسکون میم نہ کہینگے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نہ چاہیے

جیسا کہ اول شعر ساکن چاہیے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہوں تا تقطیع میں کام آئیں اور
متغیر ہوں ہم و تقطیع شعر عبارت است از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن
حروف ہر رکنی با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ و اگرچہ مکتوب باشد و اثبات
انچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب نباشد ست اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے
ارکان مولف سے یعنی برابر کریں الفاظ شعر کو اوسکے رکنوں کے اور مقابل کریں حروف ہر لفظ کو ساتھ
حروف اصلی اوس رکن کے اور حذف کریں زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہوں اور ثابت رکھیں حروف
ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہوں تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی سکہ کا اوترنا اور فاقی کرنا کسی چیز کا اوٹانے سے
اور اصطلاح معانی میں دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث ہم مثلاً تقطیع این بیت بنام خداوند
جان و خرد + کزین برتر اندیشہ بر نگذرد ؎ بدینمنوال نوشتہ اند بنامی خداون و جا نو خرد کزی برترندی
شہ برنگ ذرد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ست مثلاً تقطیع اس بیت کی اس طرح
لکھی ہے بنامی فعولن خداون فعولن دجا نو فعولن خرد فعل کزی بر فعولن ترندی فعولن شہ برنگ فعولن ذ
رد فعل ہم و ازینجا معلوم میشود کہ تا بحرہا و وزنہا و ارکان آن نداند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت
ہمچنانکہ برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن
فاعلن دو بار تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار تقطیع توان کرد برین
وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا نداند کہ کدام بحر است و ارکان آن چیست
میان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود آنانکہ تقطیع بود اعتبار ممکن نباشد ست اور میان سے معلوم ہوتا ہے کہ
کہ جب تک بحر کو اور اوسکے اوزان اور ارکان کو نجانیں تقطیع ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے
بر وزن فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہیں بر وزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی
تقطیع کر سکتے ہیں اور بر وزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہوسکتی ہے جب تک نجانیں کہ یہ کون
بحر ہے اور ارکان اوسکے کیا ہیں اعتبار تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہے ہم فصل سوم در اجزا تا آنکہ
شعر از حروف متحرک و ساکن ملتئم میشود فصل تیسری اجزا آنکہ شعر میں کہ حروف متحرک اور حروف ساکن سے
تالیف پاتا ہے معلوم ہو کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ اجزاء اولی شعر کے حرف اور حرکات ہیں انتہی اس فصل
میں فرماتے ہیں کہ اجزای ثانی شعر کے ملتقات حروف متحرک و ساکن ہیں اور تالیف کسی طرح سے ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت و الا باعتبار عروض ہمین اسباب و او تاد اجزاے اولی ست و لہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلام مشتمل م اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از دو حرف بود و آن مولف را سبب خوانند و لامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند ت پہلی تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مولف کو سبب کہتے ہین اور لامحالہ حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت بادہ مثل او اور اے کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین کسواسطے کہ حرف متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرکون کا ملنا بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عرب بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے ہم و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزو دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان عروض فارسی مین فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیل اور مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو دیگر سے ملیگا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین جمع ہونگے اور وقوع اوسکا شعر فارسی مین جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے حکم اور نشود وغیرہ مین اوسط کو ساکن کر لیتے ہین صاحب میزان نے لفظ اصول سے چشم پوشی کی اور اپنے زعم مین یہہ معنی ٹھہرا لیے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ سہ و رمہ و امثال آنہا بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ و وصل نیاید پس ترکیب آنہا مختص از دو حرف متحرک ہستند و آن سبب ثقیل است بل بعضی از انقاع عربیا نیز منتقل شمس قیس صاحب معیار ہم و مولانا جامی ہم تصریح کردہ اند انچہ مصنف علام در جملہ ہم استعمال سبب ثقیل

می فرماید که وقوع سه حرکت متوالی که از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور است از اعتدال خارج است و حواله
بما قبل ساخته عجیب است چه آنچه سابق آورده همین قدر است که در شعر فارسی زیاده از سه متحرک مستعمل نیست و این
کلام خود مجوز متحرکات ثلثه است و آنچه گفته است سه متحرک متوالی هم اصلی نباشد سببش آنست که در
افاعیل و تفاعیل یعنی در وزن یافته نمیشود الا بعد زحاف و همچنین منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکه
کدام کلمه مفرد مشتمل بر حرکات ثلثه متوالیه یافته نمیشود یا امتناع اجتماع سه حرکت از ترکیب با کلمه دیگر
از آن لازم نمی آید الا بسیاری از کلمات مثل دل من و تکلم بحرکات ثلثه موجود هم کلاماً و نثراً ہیں
بھی اس قول کو مردود کیا ہے چنانچہ یوں لکھا ہے سخن عجیب است از فهم صاحب میزان که تقاضے
سه متحرک متوالی را از مقوله مصنف نسبت با فاعیل و تفاعیل خود می گوید و باز راه کج میرود الی آخره
هم و تالیف دوم از سه حرف بود و آنرا وتد خوانند و هر سه متحرک نشاید چنانچه گفته آمد و حرف
اول لامحاله متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود سوم متحرک باید چه دو ساکن نشاید که در اثنای سخن
جمع شود و آن سولت را وتد مفروق خوانند و اگر دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند
ت اور دوسری تالیف تین حرفوں سے ہوتی ہے اوسکو وتد کہتے ہیں پس تین حرف متحرک نہیں جیسا
کہ کہا گیا کہ توالی سه حرکات اصول افاعیل میں نہیں ہے حرف اول لامحاله متحرک ہوگا کہ ابتدا ساکن
محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن میں جمع
نہیں ہوتے اور یہ سولت کہ وتد مفروق کہتے ہیں اور اگر دوسرا متحرک ہے تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے
ہیں وجہ تسمیہ وتد کہ لغت میں میخ ہے سبب مثل وجہ تسمیہ سبب کے بیان اوسکا ہو چکا اور وجہ تسمیہ
مفروق یہ ہے کہ فرق درمیان دو متحرکوں کی سبب ساکن ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفته او
سکے اور وجہ تسمیہ مجموع یہ ہے کہ دو حرکتیں متوالی جمع ہوتی ہیں مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہ
جاننا چاہیے کہ بعض عروضیان پارسی نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب
متوسط ایک حرف متحرک دو ساکن جیسے کار و یار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کہا ہے مجموع اور مفروق
اور کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغری اور کبری اور عظمی فاصله عظمی پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش مگر دو اقفین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زواید کی نہیں ہے هم و تالیف زیاده از این متحمل نباشد چه تالیف از دو دو یا سه سه

تا از ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی اینست سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق منی وتد مجموع وعلامات ہر یکے دو دوائر بر قیاس آنچہ گفتیم معلوم باشد و ما اسباب و اوتاد را اجزای خوانیم چہ اجزائے اولی کہ حروف و حرکات اند بہ شعر خاص نیستند

ت اور تالیف زیادہ اسکے فارسی منحل اور منجر ہوتی ہے طرف دو دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب و وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل عہد وتد مفروق کی فارسی مین نون ہین بہ سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق منی وتد مجموع اور علامات ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ کہا ہے معلوم ہوگی یعنی کہا ہے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چاپ مقابل متحرک کے پس جس جگہ کہ دو دائرے اور بعد اسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرون کے ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزائے اولی کہ حروف و حرکات ہین شعر کیلیے خاص نہین ہین لغات اور قرات مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین بھی اسباب و اوتاد اجزای شعر ٹھہرے منحل بضم اول و حاء مہملہ مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونیوالا کذا فی المنتخب الغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم میشود چہ معتبر نیست از اہم در اجزائے اولی شمار کردہ اند ہم کلامہ معلوم ہو کہ یہ غلط فہمی ہے کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مولفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ نہین اور بعد اسکے جب مولفات تازی بیان کیے دونون فاصلونکو تازی مین لکھکر لکھا کہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مولفات فارسی سے جدا گانہ ہے اور تالیف ثانی سے ہم در عروض تازی مولفی را کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغری خوانند مثالش فعلن و آن مولف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مولفی را کہ از پنج حرف بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبری خوانند مثالش فعلتن و آن مولف از سببی ثقیل و وتدی مجموع بود و ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند ت اور عروض تازی مین وہ مولف کہ چار حرف سے

ہوتین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلہ صغری کہتے ہین مثال اوسکی فعلن ہے اور تالیف دو سبب سے
تھی فارسی مین اول ثقیل دوم خفیف اور دوہ مولف کہ پانچ حرف سے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلہ کبری کہتے ہین مثال اوسکی فعلتن ہے اور دوہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے تھی فارسی مین اور یہ دونون تالیفین فاصلونکی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف
فاصلہ مولفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی سے حاصل یہ ہے کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین تین
ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان تینون
کی دو قسمین ہین اول تالیف اول و دوم کہ وہ مشترک ہی پارسی اور تازی اور دوسری قسم تالیف
چارحرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلہ کا فارسی مین نہ چاہیے
کہ حسب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثنای شعر فارسی
مین جو آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا
تازی مین چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن و مفاعلتن کے کہ اسمین
متفا اور علتن فاصلہ ہے پس تالیف چارحرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر
ہے بعضون نے فاصلے کو فاصلہ لفظا و معنی لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلون کے
لفظا و معنا اور صرفا معنی کیا ہے اور بعضے قائل فاصلہ ثالث ہوے ہین اور اوسکو فاصلہ عظمی کہتے
ہین پانچ متحرک اور ایک ساکن مگر یہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب [illegible] نے
یہ حاشیہ لکھا ہی ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم
نشد دلیل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضے منکر آن فرق [illegible]
کہ در اصل افاعیل فارسی فاصلہ صغری ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغری مستعمل
مثل متفا و علتن در متفاعلن و مفاعلتن اما التقدیر کافی نیست چہ ہمین تقدیر اعتبار فاصلہ کبری را
چنین سہم نمی رسد ہذا الکلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب
و اوتاد یعنی از فاصلہ است و بر اوزن ہمہ موزونات کافی است و لہذا اخفش بعد از خلیل چون [illegible]
کردہ گفتہ کہ فاصلہ صغری بحقیقت سبب ثقیل و خفیف است و فاصلہ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع است

پس فاصلہ را اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش کہ قائل بوجود
فاصلہ بودہ اند آنکہ چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن صرف نہادہ و لہذا فا و عین و لام را
ہمہ اوزان بکار بردہ و در کلام عرب کلمہ چہار حرفی با سہ حرکت متوالی و پنج حرفی با چہار حرکت متوالی
نیز یافتہ میشد نہ زیادہ ازان مثل فرس و ضبط لہذا برای وزن این ہر دو را فاصلہ قرار دادند و اینجا
ہست کہ در دائرہ مؤتلفہ در لفظ متفاعلن و مفاعلتن شروع از سبب خفیف کردہ بحر ثالث بر نیاوردہ
یعنی از فا و تن وزن تن مفاعل و فاعلن بست بحرکت آخر قرار ندادہ اند اما این قول مخدوش است
بانیکہ اگر مدار اعتبار اجزای اولیہ شعر بر اوزان مختلفہ اصلیہ عرب است پس بسیار اسماست از ثلاثی
و رباعی و خماسی مثل جعفر و برثن و درہم و قمطر کہ اجزای مذکورہ ورانش نمیتوان شد و عدم الفکاک
بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل عدم ترکیب از سبب نیست بلکہ آن بجہت عدم استعمال است بل
علامہ از بعضی عروضیان انفکاکش را ہم نقل کردہ و در وزن فاعلاتک آوردہ کما سیاتی اور دوسرا
حاشیہ یہ لکھا ہے ح قولہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول اشارت است بعدم احتیاج اعتبار فا
تم کلامہ پس عاقل بصیر پر ظاہر ہے کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ازین
قول انکار فاصلہ معلوم میشود اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ وجہ تخصیص فاصلہ در عروض تازی معلوم شد
تیسری جگہ لکھتے ہیں اور خود قائل ہوئے ہیں کہ در عربی فاصلہ صغری مستعمل است چوتھی جگہ لکھتے ہیں کہ اعتبار
فاصلہ کبری را ہیچ ہم نمیرسد پانچویں جگہ لکھتے ہیں کہ سہ حرکت متوالی و چہار حرکت متوالی در عرب مستعمل
چھٹی جگہ لکھتے ہیں کہ فاصلہ را از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد حالانکہ محقق علیہ الرحمہ نے
فاصلہ کو تالیف ثانی کہا ہے ساتویں جگہ لکھتے ہیں کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائرہ
عدم استعمال است لیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہیں نکالتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل لکھ دیتے ہیں
ایک حاشیے کا یہ حال ہے پس سے کلام بیہودانہ معلوم ہوتے ہیں اور یہ عبارت دوسرے حاشیے
کی کہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشد اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ اوسی قبیل
سے ہے کہ کوئی کہے فلان کس آنکھ نہیں رکھتا دوسرا کہے یہ اشارہ ہے طرف نابینائی کے برعکس
تمام زندگی کا فور دم و عادت عروضیان آن باشد کہ درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا ایراد کنند
بر سبیل تمثیل خفیف تہادی حبت اسمع منی یا ابن الدنیا: اعمل خیراً تزدد حسنا رکفن مجنون مسکن

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مخبون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی بیت یاری کز من دوری جوید عشقش زین من تا کے پوید ؛ و از سبب ثقیل تنہا شعر محال است اما نثر تبازی چنین بود ولد کیک وحداثہ ہمک محید و طالب برکتہ شیمک و بپارسی چنین ؛ پسر تو نرچہ نشدہ زبی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ زبرکت پدر تو و عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہ ابیات مرکب ان اجزا سے وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین یہہ شعر ہے اسمع منی یا ابن الدنیا ؛ اعمل خیرا تزدد حسنا ؛ ترجمہ سن مجہہ سے اے فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو از روی نیکی تزدد اصل مین تزتود تہا باب افتعال سے تے کو دال سے بدل کیا بعد اسکے واو متحرک ما قبل اوسکے مفتوح اوس کو الف سے بدل کیا اجتماع ساکنین کا ہوا درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے کہ یہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے اوسکا ساکن ہوتا ہے اور یہہ رکن مخبون مسکن ہے یعنی متدارک مخبون مسکن رکن اصلی فاعلن تہا جب اس سے الف گر گیا فعلن تحریک عین رہا بعد اسکے تسکین عین سے ساکن ہو فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مخبون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے بہی ہو سکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض و الضرب یہہ وزن ہے مفتعلن مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور بیان رجز مین محقق علیہ الرحمہ نے لکہا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے ایک وزن ہو جاتا ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض و الضرب یہہ وزن ہے فعلاتن فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب و العروض یہہ وزن ہے اور بیان اوزان مین داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہے مگر بیان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرہ مین لکہی جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن ہر اول رکن سے ملے تو یہہ وزن ہو جاے مفعولن مفعولن پس جب اوسکو محذوف کرین وہی وزن ہو جاے

صاحب شرح کے ذہن میں یہہ مطلب نہ گذرا لہذا یہ لکھا تش لفظ ملفوف با ہزج غلطی کاتب است زیرا
کہ لفظ مخنق فاعیلن بمفعولن است و ملفوف آن فاعیل باشد لہ بر وزنش مفعول آید و در ینجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن میں نہیں آتا تخنیق کو بعضون نے نجا و نون معجمتین لکھا ہے
اور بعضون نے بحا مہملہ اور بای موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخنیق ہم خرم است لیکن بحکم
آنکہ در اشعار عرب خرم خزم در ابتدای مصاریع روا دارند چون عجم کرد در جملہ اجزای بیت جائز داشتہ
اند آنرا در غیر ابتدا تخنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی میں شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے بیت
یاری کز من دوری جوید + عشقش زی من تا کی پوید + زی من کے طرف من اور تقطیع چار بار
فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی میں حرکتین تین
سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں اور عربی میں زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام حروف کہان
مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی میں یون ہے ولدک یک و جدا ثر ہمک مجد و طلب برکۃ شیمک یعنی بیشک
کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب کی برکت تیری
خصلتون کی اور فارسی میں نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ زبرکت پدر
تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا اسیر و تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے تیرے باپ
کی اور دادا اور ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہیں رکض بالفتح وضاد معجمہ پاؤن
ہلانا گھوڑیکا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑیکا دوڑانا بحر الجواہر سے کذا فی
الغیاث شیم بکسر اول وفتح ثانی عادتین اور خو جمع شیمہ ہکذا فی الغیاث ہم وافر وتد مجموع تنہا کی
شعر فطالما وطالما وطالما + سقی بکف خالد واطعما + رجز مجنون و بپارسی چنین شعر خرابی حسب کام
از نگار من + کہ جگر بہ برد آن شد از کنار من + رجز مخبون یا ہزج مقبوض ست اور وتد مجموع تنہا سے
شعر عربی میں یون ہے شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہیں پس دراز ہوا اور دراز ہوا اور دراز ہوا
ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مخبون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی میں شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقومہ متن ہے میں نگار من شعر
مذکور میں بمعنی نگار خود ہی رجز مخبون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن ہے قبض سے
پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض کیون

دکھا اسواسطے کہ عربی مین بحر مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو آتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کے
مصراع و ازو تدمفروق تنہا بتازی شعر لاارى من الفواد مدارك ؛ ان ميل بخوشادن سواك
رمل مکفوف و بپارسی شعر آنچہ از تیم بر دوسمن رسید ؛ ہیچ آفریدہ در جہان ندید ؛ رمل مکفوف
حروف او آخر لامحالہ ساکن گردد تا شعر تواند بود چنانکہ گفتیم ت اور شعر وتد مفروق تنہا سی عربی
مین یہہ ہے جو مترجم ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جسوقت دیکھتا
ہون مین تجھکو میل کرے وہی دل طرف کسی آہو برہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی
فاعلاتن ہے کف سے نون گرگیا فاعلات بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چہار بار فاعلات ہے
اور فارسی مین یہ شعر ہے جو مترجم ہے اور لفظ تب شو ند کور مین بمعنی معشوق ہے رمل
مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حروف اواخر عروض و ضرب مین لامحالہ ساکن ہو جاتے ہین
تا شعر کہہ سکین جیسا کہ ہمنے کہا اسواسطے کہ اواخر ابیات ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم
مین ہو چکا ہے کمال آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بپارسی متحرک نشاید و از فاصلہ صغری بتازی
شعر ارایت بحاضرہم اثر ؛ ام سمعت لغائبہم خبرا ؛ رکض مخبون و بپارسی بیت ہجری صنماد ل
وجان رہی ؛ لیکان بری تد ہی تری رکض مخبون ت اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی مین یہہ
ہے جو مترجم ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا تو نے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی
تو نے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تو نے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون
ہے یعنی فعلن تحریک عین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنہا
سے یہ ہے جو مترجم ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندی کا اور جان بندے
کی بوسہ ہونٹھونکا اگر بندہ کیو ندے گا تو پھوٹے گا تو رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار رہی تکسیر عین
غلام اور عبد کشف او سویدے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
ولیکان الیباہم و از فاصلہ کبری بتازی شعر و تقل شیخ خیر طلب ؛ وعجل شیخ خیبہ تؤدہ
رجز مخبول و بپارسی شعر جشنم من زبر من نبردی ؛ ولک من نبری نشوی ؛ رجز مخبول و بیشتر از این
ابیات نا خوش است خاصہ بیت اخیر تا وبیت مثال فاصلہ کبری تنہا کے عربی مین یہہ ہے جو مترجم ہے کہ
شعر مذکور مین نقل بروزن عنب بمعنی انگور خشک بزرگ و رلت بضم تا و بضم تا اور فتح ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہہ ہے کہ

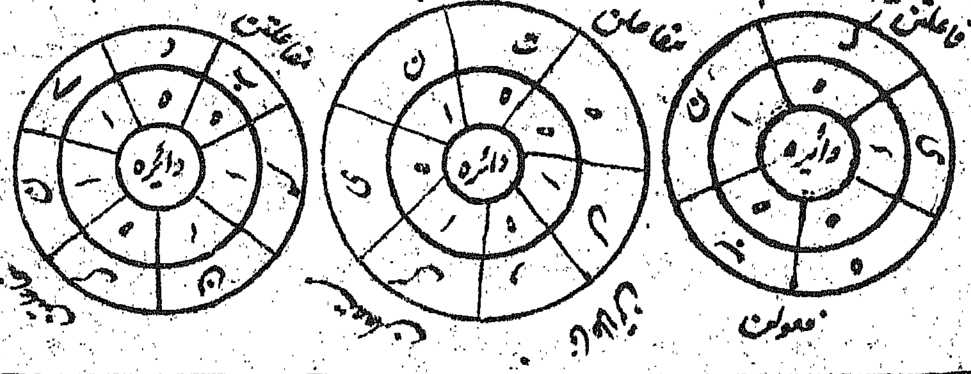
کہ بہت سی گرانباریان اور سستیان ہین کہ منع کرتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت سی جلد بازیان ہین کہ
منع کرتی ہین خیر در رنگ کو زحف مخبون ہے رکن اصلی مستفعلن خبن سے سین گرا اور طے سے فی گری
متعلن یا فعلتن اوسکے مقام پر لائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت ہر قوسہ قسن سے مثنی اوسکے
یہہ ہین اے معشوق میرے میرے نزدیک سے نجاتو دل میرا لیجا تو اور نجا تو مثنوی آخر مین واسطے
تاکید مضمون ماقبل کے ہے اور یہہ زحف مخبول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان منع نمین نا خوش مین
خصوصًا بیت آخرم فصل چہارم در ارکان شعر کہ مولف بود از ین اجزا خلیل احمد کہ عروض
تازی استخراج کردہ است عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد
چنانکہ اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را افاعیل و تفاعیل
خوانندہ اند و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی نچیان و انرا فروع خوانند خلیل ابن
احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظون سے کہ سب لفظ فعل
سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تنا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتی
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور ارکان
شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتے
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتے ظاہر ہے کہ جب زحاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا البتہ نا مطبوع
نکلیگا اونکو فروع کہتے ہین ہم و ہر رکن کہ از تکرار جزو باشد ملذ نبود و باین سبب رباعی و سداسی
را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرد و ہر رکن کہ دراز شود ہم ملذ نبود از جہت
آنکہ اقتضا ملالت کند و ازین سبب زیادہ از سباعی را اصول مستعمل نیست پس اصول یا خماسی بود
یا سباعی و خماسی لفت از سببی و وتدی بود اگر سبب خفیف بود و وتد مجموع از ان دو تالیف
ممکن باشد یکے آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بر وزن فعولن بود و دوم آنکہ سبب مقدم بود و مرکب
بر وزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست
و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول نشمرده است اور جو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ نہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور سداسی
کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

نہین کہتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہہ بھی ہین اور جو رکن کہ دراز ہو وہ بھی بلند ہوگا اسی سبب
سے کہ اقتضا اسکے دلالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا پس اصول یا خماسی
خماشی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ اور
موتلف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہوا اور وتد مجموع اوس سے دو
تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بر وزن فعولن ہوگا اور دوسری یہہ کہ سبب
خفیف مقدم ہو وہ مرکب وزن فاعلن اور یہہ دونون یعنی فعولن اور فاعلن شعر تازی مین اصول
سے ہین اور شعر فارسی مین دو سطر یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے بھی نہین ہے
اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ سب آٹھ
ہین اونمین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس از روی احتمالات عقلی کے بنای خماسی مین اسباب اور اوتاد سے آٹھ صورتین
ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم وتد مجموع
یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیسا کہ مصنف نے بیان کیا
مستعمل مین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی بہ تقدیم و تاخیر
دونون مین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے اور
تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دونو ناروا ہین اور تالیف سبب ثقیل
کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بہر کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونون مین آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے
پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس تقدیم
سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاعلن کے
ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند یعنی
من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلاسہ اسی جگہہ داخل ہونا فعولن
کا اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحقیق حاصل مرام سباعی مولف از دو سبب یک وتد
باشد واز اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع
بود اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود واین بر وزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

و آن بر وزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود و آن بر وزن مستفعلن بود پس و
ارکان سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور بیجا ہے کہ دونوں
سبب ثقیل ہوں بہ سبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف ہو
مضایقہ نہیں جیسے متفاعلن اور مفاعلتن میں پس اگر دو سبب خفیف ہوں اور ایک وتد مجموع
تالیف اوسکی تین طرح پر ہوسکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہ بروزن مفاعیلن
ہوا دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد مجموع
کے دو سبب خفیف سے یہ بروزن مستفعلن قرار پایا ہم و اگر وتد مفروق بود سہ نوع دیگر تالیف
تواند بود اول بر وزن فاع لاتن دوم بر وزن مس تفع لن سوم بر وزن مفعولات و اول و دوم
این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضی فرق کنند با آنکہ اجزاء
صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و شمردہ تالیف دیگر سباعی
ممکن لیکن ذکر در شعر فارسی از اصول نشمرند بہ سبب گرانی آن ست اور اگر وتد مفروق ہو اس سے بھی تین
طرح کی تالیفیں ہوسکتی ہیں اول بر وزن فاع لاتن دوم بر وزن مس تفع لن سوم بر وزن مفعولات
وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے ہے لیکن کتابت میں
بعضے فرق کرتے ہیں اس طرح پر کہ اجزائے قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور جدا لکھتے ہیں اور یہ چھ رکن
اصول سے ہیں اور اٹھارہ تالیفیں اور اس سباعی کی ممکن ہوسکتی ہیں کہ شعر فارسی میں انکو
اصول سے نہیں گنتے بہ سبب گرانی اور ثقالت کے پس از روی احتمالات عقلی کے بنا سے سباعی
میں تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفیں ہوسکتی ہیں مثلاً دو سبب خفیف
جب وتد مجموع سے مقدم ہوں یہ ایک صورت ہوئی اور جب وتد مجموع دو سبب خفیف
مقدم ہو یہ دو صورتیں ہوئیں اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے واقع
ہو تین صورتیں ہوئیں اور جب وتد مفروق بجای وتد مجموع کے ان تینوں صورتوں میں آیا
چھ صورتیں ہوئیں اور جب دو سبب ثقیل بجائے دو سبب خفیف کے ان چھ صورتوں میں آئے
بارہ صورتیں ہوئیں اب دو صورتیں ان اسباب کی اور رہیں ایک سبب خفیف مقدم اور سبب
ثقیل موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب

ثقیل جب دونون وتدون سے ملے بارہ صورتین نکلین ایسے ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دونون وتدون کے بھی بارہ صورتین اونکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین اینمین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تمامہا فارسی مین اصول سے نہین بسبب ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل اور اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہین هم اما در تازی دو تالیف از جملہ اینچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل و سببی خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغرے ہم از اصول شمرد و آن مفاعلتن و متفاعلن است پس ارکان اصلی در پارسی ہفت بیست و بتحقیق پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن و مفعولات و در تازی وہ بتحقیق ہشت و در لفظ فاعلن مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند مگر عربی مین دو تالیفون کو ان تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بتحقیق فعولن فاعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کس واسطے کہ فاعلاتن اور مستفعلن ادر متصل او منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بتحقیق فعولن فاعلن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھ تلفظ مین کیونکہ یہان بھی فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین م وعروضیان را عادت باشد کہ استخراج این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دائرہ وضع کنند مگر دائرہ جہت فعولن فاعلن دیر دو نویسند علامات متحرک و ساکن و باز اآن حروف این کلمہ بہی کن تا اگر آغاز از با کنی بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بہ فک و ترکیب بیان کرتے ہین یعنی پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دائرہ مین وضع کرتے ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن کی علامت متحرک کے دائرہ کو چھوٹا اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہہ کلمہ لکھتے ہین بہی کن تا اگر با سے شروع کرے تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھرے بر وزن فعولن کن بہی

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بھی جو الٹی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہو فک بفتح و سکون
جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث هم و دیگر دائرہ جہت
مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و بر و باید نوشت علامات متحرکات و ساکنات این
کلمہ دو تن بکیدل تا ابتدا از ہر متحرک کہ کنی یکے ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید و کیفیت
انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ اوردہ یکے جہت وتد
مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود نیگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و یا بر عکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن نہند و بر و نویسند بدین نہج تا ہر دو رکن ازو
خواندہ شود و صورت دائرہ این است ت اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس میں لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمہ کے
دو تن بکیدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو میں اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور میں حاصل ہوا اور کیفیت انفکاک ارکان کی یک دیگر سے ظاہر ہووے اور
بہتر یہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرنے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اولی یعنی سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا ہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات میں اگر فاے مفاعیلن سے شروع کریں مفعولات
کہیں فا کہ مفاعیلن جزو وتد تھا اب سب ہو گیا اور لن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق
ہو گیا وقس علی ہذا ایس انقلاب اسباب و اوتاد میں لازم آیا اگرچہ وضعی ایسا نہیں کرتے چاروں ارکان
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہیں اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور اوس میں
لکھتے ہیں بدین نہج اسواسطے کہ دونوں رکن اوس سے پڑھے جائیں و صورت دائروں کی یہہ ہے جیسا کہ لکھی جاتی ہے



م فصل پنجم در بحرہا و دائرہ و فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد ارکان را چون
چند بار تکرار کنند لیشر طیکہ معتدل بود نہ دراز مخل و نہ بس کوتاہ مخل وزن مصراعی حاصل آید از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عدد تکرار را دو باشد و چہار و زیادت ازین
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
کردہ شود ت فصل پانچوین بحرون مین اور دائرون مین اور فک بحور مین یک دیگر سے بحرین
تکرار ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنی تعداد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل یعنی مرغوب طبع نہ دراز مخل یعنی ملال آور ندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنی مخلل انداز ذوق پس
وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے قطعہ یا قصیدہ حاصل
ہوتا ہی یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہی اور کمترین عدد واسطے تکرار کے دو ہین اور متوسط تین
اور اکثر چار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی
یعنی مربع یا چہ رکن سے مسدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثمن جس جگہ کہ بیان اونکا آوے
گا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہہ ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع ہین اور ابیات موحد
اور مثنی عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کہی ہین مگر مرغوب طبع نہین
ہین ممل بضم میم اول وکسر میم ثانی وتشدید لام طول کنندہ غیاث سے بحر بفتح اول وسکون ثانی
دریا شور اور جوئے بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مناسبت یہہ کہ جیسا دریا شامل ہے با نواع
جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین حیران اور
سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے یہ جہت
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ او را لخت در او طبقہ و
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعون سے ایک بیت منتخب از بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ بمعنی مغز
ستبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع کہ بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات سے
ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کم تر سیدہ بیتون سے منتخب غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی
پارہ ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ اون مین مطلع ہو یا نہو لیکن کہیا ذایک تکڑا

قصیدے کا ہے مدار اور کشف اور معیار عجم سے اور بعضے فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح بھی کہا ہے کذا فی
الغیاث ھم و خلط ارکان متشابہ بایکدیگر تشبیہ بود بہ تکرار پس بحر یا از تکرار رکنی بسیط بود یا از خلط دو
رکن متشابہ و خلاف میان دو رکن متشابہ یا بہ کم شود یا بہ کیفیت اما بہ کم چنانکہ فعولن را با مفاعیلن باشد
چہ ہر یکے مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکہ یکے از دیگر بہ سببی خفیف بیشتر است
و ہمچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بہ کیفیت چنانکہ مستفعلن را با مفعولات باشد چہ
چہ تالیف ہر یکے از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکہ وتد یکے مجموع است و دیگرے
مفروق و ہمچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و ہمچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کردہ است پس بسباعیات بسیطہ پس خلط سباعیات بایکدیگر و ختم بخماسیات
بسیطہ کردہ است اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہے ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہ فعولن
کی ہے پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنوں متشابہ
سے اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے میں ہوتا ہے یا کیفیت میں یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہوں یا حرکات میں دو رکنوں کے فرق ہو لیکن تشابہ بہ کمی حروف جیسے
فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل میں اسواسطے کہ دونوں وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہیں البتہ دوسرے میں ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ فاعلن کے ہے
بحر مدید میں اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط میں فاما تشابہ بہ کیفیت جیسا کہ
تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب میں اسواسطے کہ تالیف
انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک میں وتد مجموع ہے اور
ایک میں وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بہ کیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ فاعلاتن
کے بحر مجتث میں اور تشابہ بہ کیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
میں اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بہ خلط خماسی اور سباعی کے ہے دائرہ مختلفہ میں بعد اسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ موتلفہ میں بعد اسکے خلط سباعیات کا بایکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہ میں اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ میں بسیط بفتح جامی فراخ

دگستره شده اور وه چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وه چیز کہ جزو اوسکا مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحده علاحده کذا فی الغیاث خلط بالفتح ملانا منتخب سے ہم اما خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد و این را کوتاه شمرده عادت چنان رفته که بحر در دایره همچنان از ارکان طبیعی نهند که تغیر باو راه نیافته باشد و بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از انجا برانگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجهی ایراد کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر وجوه مستعمل برانگیزند لیکن خماسی و سباعی کا خلط مانند فعولن اور مفاعیلن کے کہ دونون مولف پانچ جزو سے ہین فعولن مین وتد مجموع اور سبب خفیف اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاه جانتے ہین یعنی خلط خماسی اور سباعی خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ بحر دائرے مین جیسے ارکان طبیعی سے یعنی ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کسواسطے کہ تغیر ارکان سالم مین راه نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل و تغیرات یعنی زحاف کے ارکان غیر طبیعی یعنی مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام وکمال دائرے مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض قسم کو اون مین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب الغیاث ہم فعولن مفاعیلن را مکرر کرده اند و آنرا یک مصراع شمرده ولا محاله بیت مثمن باشد و چون مصرع ازان در دائره وضع کنند تا آخر با اول متصل شود شاید که بہر یکے از اجزای پنجگانه ابتدا کنند پس ازین دائره پنج بحر برخیزد و برین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کرده چه در لغت تازی ازین دراز تر بحر نیامده پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہے اور یقینا بیت اوسمین مثمن ہوگی اور جب یک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے کہ آخر اول سے متصل ہو جاتا ہے کہ شاید ہر ایک اجزائے پنجگانہ سے ابتدا کرین پس اس دائرے سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے درازتر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگر ہین اسکے

برابر ہین ابتدا اونکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا مگر بسیط سے دراز تر نہین ہے طویل دراز اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے بعض بحور کو مسدس وضع کیا اور بعض کو مثمن ہین پہ سبب زحافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خصلہ ہے کذا فی الغیاث م ۲ انچہ ابتدا ایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور پیدا شود لن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ است دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین اسطرح لن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور چونکہ مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن مستعمل لاتے ہین اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے ہکذا فی الغیاث م ۳ انچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن وبرین وزن تیارسی شعر نیافتہ اند و سہرامی گوید پارسی بروزن اندک شعر دیدہ ام این را مقلوب طویل نام کردہ است تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنی مفاعی کہ جزو اول رکن دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرء القیس نے یہہ شعر لکھا ہے شعر الا یا عین فابکی علی فقدی لملکی ؛ و اتلافی کمالی بلا جد وجد ، و تحطیت بلادا وضیعت تلادا ، و قد کنت قدیما اخا عز و مجد ؛ اور سہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین مینے اس بحر کے چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگار دلربائی ربود از من دل من بیدل چگونہ از و بوسہ ستانم ؛ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہہ عکس طویل ہے م ۴ انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن وان را بسیط نام کردہ ست چہارم یہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی عی سے کہ جزو دوم رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہی اسواسطے کہ یہ بھی گستردہ اور دراز مثل طویل کے ہے پنجم وانچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن و برین وزن ہم تبازی شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مہمل را عریض و عمیق نام نہادہ اند انیست پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن است پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنی لن سے کہ جزو سوم رکن دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا ہی اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض و عمیق رکھا ہی یعنی مقلوب طویل کو عریض اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہی عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد کہا ہے یہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہی کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن مین پانچ جزو ہین اور ابتدا سے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین یہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام ہم و یہ جملہ بحور این دائرہ در زبان فارسی متروک ست وانچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان این دائرہ را مختلفہ خوانند و مصراعی گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحور ازان بر توان خواند وجدا از یکدیگر تصور افتد وآن مطلع بر وزن طویل است ع گذرای سہ بین در نگر گہ گہ و بر وزن مدید ع بر گذرای مہ بین در نگر گہ گہ بین و بر وزن مقلوب ع گذرای مہ بین بنگر گہ گہ بین در و بر وزن بسیط ع ای مہ بین در نگر گہ گہ بین بر گذر و صورت دائرہ اینست اور سب بحرین اس دائرے کی زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روی تقلید اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرعہ کہا ہی کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یک دیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع وزن طویل مین یون ہے مصرع بین بر گذرای مہ بین در نگر گہ گہ بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اور بر وزن مدید یون ہی مصرع بین بر گذرای در نگر گہ گہ بین ؛ بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن و بر وزن مقلوب طویل یون ہی مصرع گذرای مہ بین بنگر گہ گہ بین در

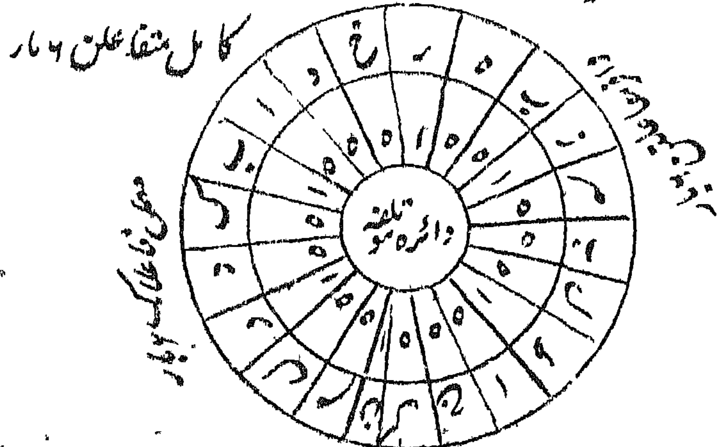
بر وزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بر وزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بن در نگر کہہ
گہہ بن برگذر ۔ بر وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بر وزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے
مصرع مہ بن درنگر گہہ بن برگذر ای ۔ بر وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل تھی
مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن
دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہ ہے ۔

طویل فعولن مفاعیلن ۴ بار
مدید فاعلاتن فاعلن ۴ بار
دائرہ مختلفہ
مقلوب طویل مفاعیلن فعولن ۴ بار
بسیط مستفعلن فاعلن ۴ بار

ہم انچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا بمؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی اند تکرار
یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بہ فاصلہ کنند برین آید
متفاعلن متفاعلن متفاعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا
بہ سبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست و برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک
و این وزن ہم مہمل است ت و اما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن
احمد نے ابتدا اون مین اوس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے
اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب
مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون
سے زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا
نام کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس بہت سے
کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

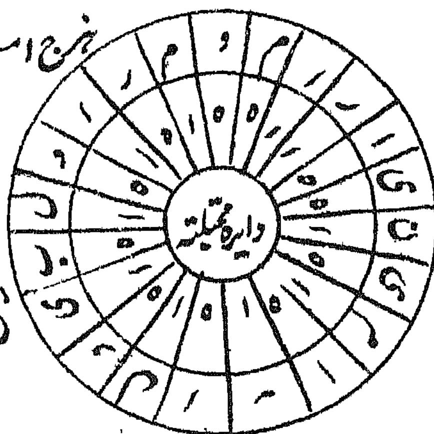
تھی کہ اس ترکیب مین سے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی
گویون کا ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہین ہوسکتی اسواسطے کہ مستفاعلن
علن دونون اونکے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون سے ح قولہ و فارسی گویان آہ ازین قول
معلوم شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلہ صغری قرار
دادہ اند نہ مرکب از سببین و الا شروع از سبب خفیف نیز می کردند و ہکذا قال کثیر من المحققین لیکن از
ماسبق محقق شد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی وچہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع از
سبب خفیف بجہت ناستعمل بودن بحر مذکور است نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ بسبب
عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا بلکہ
محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین
تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے
کہتے ہین اور دوسرے جگہ لکھا کہ یہہ و تالیفین مفاعلتن اور مستفاعلن مثل تالیفات اول نہین ہین
یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلہ صغرے
جسکو محشی نے غلط پڑھا اور بجائے یا حرف تردید کے نا نافیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا کہ یہہ سباعیات مولف وتد مجموع اور فاصلے سے ہین اور ابتدا بہ سبب خفیف ان دائرہ
مین ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور مستفاعلن فاصلہ ہے سبب نہین
مگر پارسی گو البتہ ابتدا بہ سبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ
عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے کہ بحور ناستعمل کو
دوائرے سے نکال کر متروک لکھدیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکالکر مہمل لکھدیا م بیت دو
ازین دائرہ بر وزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم زہر خدا ۃ و بر وزن کامل چنین باشد
ع دل من کجا طلبم زہر خدا بگو ۃ و بر وزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم زہر خدا بگو دل ۃ و این
دائرہ را دائرہ موتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا آنچہ بوجہ تشبہ عرب
نہ بکار بنہ گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ت اور بیت اس دائرے سے بر وزن وافر یون ہے

مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من متفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن زبہر خدا
متفاعلتن اور بہر وزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من
کجا متفاعلن طلبم زبہ متفاعلن رخدا بگو متفاعلن اور بہر وزن مہمل یہہ ہے مصرع جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تقطیع اوسکی یہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم زبہر خ فاعلاتک دا بگو دل
فاعلاتک اور اس دایرہ کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ایتلاف ارکان سبعہ کے کہ سباعی ہین اور حرکات
اور سکنات ہین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ
بے تکلف کہا ہی بتتبع و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دایرہ موتلفہ کی یہہ ہے ۔



ح قولہ بیت ازین دایرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد انچہ در اشتہار بحور آوردہ مصرعہا است
بہ بیت بایں اطلاق تنہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ با انضمام مصاریع ثوانی بیت ہا خواہند
گردید ہم کلام ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے
حرف عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھکر ان مصرعونکو لکھا ہے ھم و بعد ازین انچہ از ارکان
سباعی موافق اند وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار
آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی
مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند
برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید
فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دایرہ بر وزن ہزج مسدس چنین :
ع صنما دلم بی دلارامی نیارامد و بر وزن رجز مسدس چنین بیا تم دل بی دلارامی نیارامد

وبر وزن رمل مسدس چنین باشد مصرع بے دلارائے نیارا مدمرادل + واگر بعد از نیارا مدنگار نیا افزائیم جملہ مثمن شود واین دائیرہ را مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ وصورت دائرہ مجتلبہ این است اور بعد اسکے جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اس مین ایک مصراع مین تکرار رکن واحد کے تین بار یعنی مسدس لاتے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار یعنی مثمن لاتے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی ششش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا ہو تو بہتر ہے سبب ہی بہ سبب تکمیل دینے کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز باترنم ہی بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا سبب اول کرین کہ پہلے ابتدا سبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس تیج کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بہ سبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بہ سبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہوتی ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بہ سبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بے دلارامی نیارامد + بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بے دلارامی نیا نیا مدمرا + بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بے دلارامی نیارامد مرادل بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارآمد کی نگار تیا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہوجائین اور اس دائرہ کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہی اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہی کہ لکھی جاتی ہے



ہم وزائدہ ہم برین قیاس باشد و باشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا ہزج
برینگونہ شود مفاعیل چہار بار و رجز برینگونہ مفتعلن چہار بار و رمل برینگونہ فعلاتن چہار بار زد
دائرہ ہزج برین منوال بود بیت مرا کس نہ ہد داد مرا کس نہ کند شاد * و بر وزن رجز بیت
کس نہ ہد داد مرا کس نکند شاد مرا * و بر وزن رمل بیت نہ ہد داد مرا کس نہ کند شاد مرا کس
و این بحر را ہزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ نہند و آنرا
دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ خوانند و بعضے بہ لقبی دیگر بخوانند و ما تخفیف را این دائرہ نیاوردیم
اور زائدہ بھی اسیطرح ہے یعنی ایک رکن مثل نگارنیا زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے
ہین اور کبھی اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین
پس ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن ہے کہ ساکن سبب
دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن
سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے قید
مقدم کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار
ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب سے آخر
کی ل مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے بیت
مرا کس نہ ہد داد مرا کس نہ کند - اور بیت کہنا باعتبار دو نون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی
بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہ ہے مرا کس مفاعیل نہ ہد داد مفاعیل مرا کس مفاعیل کند شاد

مفاعیل اور بیت بروزن رجز اسطرح پر بیت کس نہ بہد دا د مرا کس نکند شاد مرا + تقطیع یہ ہے کس نہد
مفتعلن دا د مرا مفتعلن کس نہ کند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح ہے
بیت نہ بہد دا د مرا کس نکند شاد مرا کس + نہ بہد دا فعلاتن د مرا کس فعلاتن نکند شا فعلاتن
د مرا کس فعلاتن اور ان بحرون کو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین ساتوان حرف
گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ مفتعلن مین کہ بروزن مستفعلن ہے چوتھا حرف دوسببونسے
گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ فعلاتن مین کہ بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف
گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ
مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ او زائدہ کی سابق بیان اور مزاحفہ اس جہت سے
کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے
رسالے مین اسکو متوالفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بحذف ساکن
سبب دوم یعنی بہ کف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن یعنی بماند کہ مفتعل ہے
مفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق است اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا بماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
و بطالبۃ المشعر المثل لہ ایضاً زیرا کہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ است و جواب
آنست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ از اصل قرار دادہ در بحر رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی از ان منفک ساختہ و ترکیب نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن میشود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمدللہ کہ صاحب حاشیہ اگرچہ پہلے اس جگہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا اور دوسرا حاشیہ یہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ از جہت تسمیہ مجتلبہ در ما قبل گذشتہ
و زائدہ از جہت کہ یک رکن زائدہ دارد و مزاحفہ از جہت کف وطی و خبن در ان از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ جہت بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ غیر از
مزاحف مستعمل نمیشود غیر سالم آوردہ پس دائرہ مزاحفہ نشاید والا دوائر و وضعیات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ پوشیدہ نیست

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام که بهر
موقعی که مطلب بهم نرسیده غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل و جوابش بدو صورت
ظاهر بالبهرست که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزدیک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر است ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی نشنوده
آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بنسبت حروف چنانکه
در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز در کار بود و بنا و درون دائر فروع در کتب عروض
بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه احدی ممنوع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که هر جا حاجت
افتد دوائر به نسبت فروع هم مثبت توان کرد و مراد از ان همین است که کسی ممتنع نه انگارد و
چون دوائر فروعات ضروری نباشد از جهت مصنف علام هم آنرا نه نوشته تم کلامه اب هم
کهتے هین که دونون صاحب مطالب کتاب کو نه سمجھے اور تطویل بے فائده سوال و جواب مین
کئے محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان هزج مین لکھتے هین که اما بپارسی اصلش در دائره مفاعیلن هشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف هم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنها
خوانند و بعضے هر نوعے را بحری دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے هین که و اما بپارسی
اصل این بحر در دائره مستفعلن هشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان
رمل لکھتے هین که اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضے عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاهر ہے کہ جو لوگ هزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے هین اونکے نزدیک دائره
های ارکان سالم کافی هین اور جو لوگ هر قسم کو اونمین سے بحر علاحده قرار دیتے هین
اونکے نزدیک دائره ارکان سالم اور دائر ارکان مزاحف دونون درکار هین کسواسطے که
یه ارکان مزاحف اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان هین که بحر علاحده قرار دیتے هین اور سوا
اسکے رساله های عروض مین دوائر ارکان مزاحف بھی موجود هین هم و از تکرار رکن سباعی مسدس
که از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیک دیگر و آن رکنی بود که مؤلف
از دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی که مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق را بنا

مسدس بکار دارند یک مصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از نہ موضع
ممکن لیکن وجہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد ابتدا اگر ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند تا این وزن
باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند اور تکرار رکن سباعی تنہا سے کہ اوس مین وتد
مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع مس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل
نہین ہے یعنی کوئی بحر نہین نکلی ہے اما آمیزش سباعی سے با یکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین
کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے
مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین خواہ درمیان دونون سببون کے وتد ہو جیسے
فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مفروق سے مثل مفعولات
اور فاعلاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس استعمال کرتے ہین ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن
مفروقی سے ایک بار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو
جگہون سے ممکن ہوتی ہے کس واسطے کہ یہ تین رکن مولف نو جزو سے ہین یعنی ایک ایک تین تین جزو
ہین پہلی صورت یہ ہے کہ ابتدا ساتھ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کی کرین کہ یہ وزن
ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ ابتدا وتد سے
بہتر تھی جیسا کہ اور دائرون مین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع کی ابتدا مین وتد ہے
مگر وجہ اوسکی یہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے پس وتد مجموع گویا اوس
مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوس نے یہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا
صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سبب
اس واسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب
اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے لہذا
بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو
مجتث پر اس واسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری
کے سریع شتاب کنندہ اور جلد او رنام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بہ سرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث م ب اگر ابتدا بسبب دوم ہان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست اور دوسری
صورت یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع
لن اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی لکھا ہے اور اوسکو بزرجمہر
نے ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہے بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث م ج آنکہ ابتدا او وتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاعلاتن و این بحر تازی مستعمل نیست و پارسی آنرا قریب خوانند تیسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب ترین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث م
ہ آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این
بحر را منسرح خوانند چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین
کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت
اور روانی پڑھی جاتی ہے منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و حاء مہملہ آسان
و روان کردہ شدہ اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین وتد پر لہذا باسانی زبان پر آتی
ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث م ہ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مستفعلن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند پانچوین یہ صورت ہے کہ ابتدا سبب
دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب آسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحرہای عروض سے کذا فی المنتخب
م و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن و این بحر

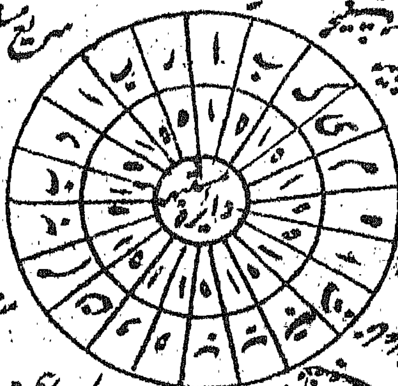
مضارع خوانندت چھٹی یہہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے بحر منسرح سے کہ دونو بحر خرد
مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم و کسر راء مہملہ شریک و شبیہ منتخب سے اور مضارعت
بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحور عروض سے اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہ
ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ہم ز آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مفروقی
کنند و برین وزن بود مفعولات مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست
ت ساتوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروقی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات
مستفعلن مستفعلن اور اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون
کے ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم و فتح ضاد معجمہ بریدہ
شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ارکان دونون کے ایک ہین اختلاف فقط ترتیب
مین ہے کذا فی الغیاث ہم ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند و برین وزن باشد
مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانندت آٹھوین صورت یہہ ہے
کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن اور
اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح
تای فوقانی و تشدید ثای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے اور
اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین بھی اختلاف
ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی الغیاث ہم ط
آنکہ ابتدا او بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این
بحر ہم نا مستعمل است ت اور نوین صورت یہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس
رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نا مستعمل
ہے اور بعضی اس بحر کو مشاکل کہتے ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہمشکل
شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے منتخب اور غیاث سے ہم پس
بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت است و بیشتر دائرہ بر وزن سریع

چنین بود ع بادہ بمن دہ تو تنہا ہم یکبار + و بر وزن قریب ع بمن دہ تو تنہا ہم یکبار یا بادہ تو بر وزن منسرح ع دہ تو تنہا ہم یکبار بادہ بمن ٭ و بر وزن خفیف ع تو تنہا ہم یکبار بادہ بمن دہ تو بر وزن مضارع ع تنہا ہم یکبار بادہ بمن دہ تو + و بر وزن مقتضب ع ہم یک بار بادہ بمن دہ تو تنہا و بر وزن مجتث ع یک بار بادہ بمن دہ تو تنہا ہم و این دائرہ را ہم دائرہ مشتبہ خوانند و صورتش این است پس بحرین مستعمل بزبان عربی اور فارسی مین اس دائرے سیات ہین اور مستعمل اوزان اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہی جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مفعلان دہ تب تہا مستفعلن ہم یکبار مفعولات بجاے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بمن دہ تب مفاعیلن تنہا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہوتی فاعلاتن کی ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تب تنہا مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب تنہا ہم فاعلاتن یکبار بامس تفع لن دب بمن دہ فاعلاتن اور وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تنہا ہم یک مفاعیلن بار بادب فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہاں صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ تنہا ہم تقطیعہ تنہا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو را بجای حرفی از بہر ضرورت قافیہ است تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ ہوئی اور واو کو بجای حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہ بے آئے بہ سبب ادغام کے موافق لہجہ اہل فارس کے مگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا اور لفظ تنہا اول پس واو لیے ہے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا اور لفظ بمن اول پس وہ ہے سبب ہے نہ بدلے آدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن دہ تب تنہا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یک با

باس تفع لن دب مین دہ فاعلاتن تب تبا ہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہ بھی
کہتے ہین اور دائرہ وتد بھی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونون
متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے
کہ بحرین اسکی مشتبہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے

سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات ۲ بار

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ۲ بار



منسرح مستفعلن مفعولات مستفعلن ۲ بار

ہم و بزبان پارسی این بحر ہا سالم بکار ندارند یعنی ارکان مجتبین بسلامت و لیکن بحذف
ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ بدین وضع نہند مشتبہ مزاحفہ خوانند
و سریع و منسرح و مقتضب را بمطوی مقید کنند و قریب و مضارع را بمکفوف و خفیف و مجتث را
بمخبون ت اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم
نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور
اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو مطوی
مقید کرتے ہین یعنی مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہوجاتے ہین یعنی
اور قریب اور مضارع کو مکفوف مقید کرتے ہین یعنی مفاعیلن اور فاعلاتن کہ بروزن علن
مستفع اولات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور
خفیف اور مجتث کو مخبون مقید کرتے ہین یعنی فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن لفعلن
لن اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت
دائرہ مشتبہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین
ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک
اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

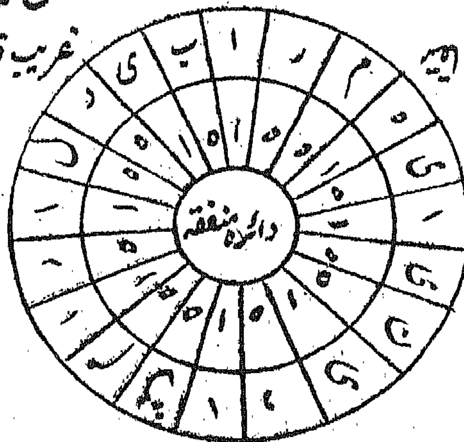
صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کردی اور دائرہ مزاحفہ مجتلب طویل نہین لکھا
ہم و مبریع چنین شود مفتعلن مفتعلن فاعلات ع بادہ بمن دہ تو تباہم سہ بار و قریب مفاعیل مفاعیل
فاعلات ع بمن دہ تو تباہم سہ بار بادہ ؛ و منسرح مفتعلن فاعلات مفتعلن ع دہ تو تباہم
سہ بار بادہ بمن ؛ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو تباہم سہ بار بادہ بمن دہ + و مضارع
مفاعیل فاعلات مفاعیل ع تباہم سہ بار بادہ بمن دہ تو + و مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن
ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو تبا + و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن ع سہ بار بادہ بمن دہ تو
تباہم ؛ باہای بمن و تبا در دائرہ اول مشدد باید گفت و انجا مخفف ست اور وزن سریع مصرع
اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مفتعلن دہ تو تبا مفتعلن ہم سہ با فاعلن
اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بمن دہ تو مفاعیل
تباہم س مفاعیل بار بادہ فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دہ تو تبا مفتعلن ہم سہ با رفاعلات بادہ بمن مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال
جو مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے تو تباہم فعلاتن سہ بار مفاعلن بمن دہ فعلاتن اور وزن
مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے تباہم س مفاعیل بار بادہ فاعلات بمن
دہ تو مفاعیل اور وزن مقتضب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہی ہم س بار
فاعلات بادہ بمن مفتعلن دہ تو تبا مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہی تقطیع
اوسکی یہہ ہی سہ بار بامفاعلن دہ بمن دہ فعلاتن تو تباہم فعلاتن پس حرف با جو بمن اور تبا مین ہے
دائرہ اول مین مشدد کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ
مزاحفہ مین مخفف بہ سبب اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور
تو تبا بر وزن مستفعلن اور فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین
آتے اس جگہہ تلفظ مین آوینگے موافق لہجہ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے
ملجاوینگی اور بے مشدد ہو جاویگی اور بای اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین بے مکرر لکھی
جاویگی جیسے دائرہ مشتبہہ سالمہ مین اور ہرگاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آوینگے اور تقطیع سے
گر جاوینگے تشدید کہان ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ہم و نیز پارسیان بعضی زمین بحر ہا شش

بجا رد ار حد و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دوبار و بحرہای ممکن تا شش اند و سہ بحر او
کہ رکن مکرر در اوائل مصراع ہا افتد و آن سریع است و مہمل اول و قریب نیفتد و شش ایشان
ت اور اہل فارس بعض ان بحور مثمن استعمال کرتے اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دوبار اور وہ چھ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونکے
اوائل مصرعون مین پڑا ہے ساقط ہو جاینگے کس واسطے کہ مثمن مین تکرار نہین ہوتی اون
تینون مین سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات
ہے اور مہمل اول ہے یعنی جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور مکفوف
مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھ ہم رنگیونہ وزن
منسرح مفتعلن فاعلات دوبار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل + وزن خفیف فعلاتن
مفاعلن دوبار مصرع تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن + وزن مضارع مفاعیل فاعلات
دوبار مصرع مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن تو + وزن مقتضب فاعلات مفتعلن دوبار
مصرع باز رای نگار ابوصل زن تو مرا + وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دوبار مصرع بوصل
زن تو مرا باز رای خوب نگارا + وزن مہمل فاعلات مفاعیل دوبار مصرع رای خوب نگارا
بوصل زن تو مرا باز + و ازین شش سہ مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث است و خفیف
مثمن بسیار نیامدہ است مقتضب در پارسی نیامدہ است و این دائرہ را مشتبہ نامند
و بعضی القاب دائرہا بشکل دیگر کنند و ما این دو دائرہ را در دہم تخفیف راست وہ چھ بحرین
مثمن جو بعد اسقاط بحور ثلثہ کے رہ گئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث وزن مہمل
جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زن تو مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تو مرا با فعلاتن ز رای خو مفاعلن ب نگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگارا ب مفاعیل وصل زن تو فاعلات تقطیع مصرع مقتضب
باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات زن تو مرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بوصل زن مفاعلن مرا با فعلاتن زر کے تو مفاعلن بکار فعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنی بشاکل یہہ
ہے راستے خوب فاعلات نکار اب مفاعیل وصل زن فاعلات مرا باز مفاعیل اوران حجۃ و بحرات
تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آتی ہے اور مقتضب فارسی
مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرے کو
مشتبہ زائدہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر لکھے ہین یعنی دائرہ ونکد
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنی مشتبہ مزاحفہ مسدسہ اور
مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے ہم و باشد کہ بعضے دائرہ نہند حیث بحرہا کہ مسدس
مزاحف آمدہ باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند و بدل
دائرہ مشتبہ سالمہ این دائرہ آورندت اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف کا
لاتے ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعض دائرہ مشتبہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس
مزاحف کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر مین مفتعلن اول سے
آغاز کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین گے فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب
کے نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن ہم واما در خماسیات لبسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر ازان ممکن بود کہ بر خیر دیکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار واین بحر را
متقارب خوانند و دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار واین بحر مستعمل نیست
خلیل آنرا غریب و رکض و متسق نام نہادہ است واندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل گفتہ
اند و پارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اندت واما خماسیات لبسیطہ یعنی تنہا خماسیات
ان مین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحر ونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین وہ یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببون کے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدون کے ایک ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنی
ترتیب بگڑ گئی ہیں اور دوسری صورت یہہ ہی کہ ابتدا سبب سے کریں وہ یہہ وزن ہوگا فاعلن چار بار
اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تنسق رکھا ہی اور بعضون
نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم اور متقاطر بھی اس
بحر کو کہا ہی اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس میں بعد خلیل کے دستیاب
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بتکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پاتے بعد اوسکے خفش نے
نے خواہ اور وں نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر بہ تقریر او مستعمل کی م وچنان در دائرہ
بیتیش بر وزن متقارب چنین باشد ع مرا بے دلارام شادی نیاید ۔ و بر وزن غریب
چنین ع بے دلارام شادی نیاید مرا ۔ و این دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد
اور جب دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا بے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن
غریب یعنی متدارک یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بے دلا
فاعلن رام شا فاعلن دمی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین
بہ سبب اتفاق ارکان کے اور صورت اوسکی یہہ ہے ۔

غریب فاعلن ۸ بار در دو مصرع



ھم ہمین دوائر نزدیک عرب پنج است اختلفہ ب مؤتلفہ ج مجتلبہ ء مشتبہ ہ متفقہ و نزد عجم
مشتبہ مثمنہ و مشتبہ مسدسہ ہ متفقہ و بحور کہ

دوائر ممکن است کہ بر خیزد بیست و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ آ طویل ب مدید
ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب مضارع یج مقتضب
ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم دہ است آ ہزج ب
رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب و بعضی
مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آرند و بحرہا زیادہ گردد
این است تفصیل دوائر بحور پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہیں پہلا مختلفہ دوسرا
موتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچواں متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہیں پہلا مجتلبہ مسلم
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچواں متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا
ان دائروں سے ممکن ہے بائیس ہیں پانچ مختلفہ سے یعنی طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
موتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہیں پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح گیارھوین
خفیف بارھوین مضارع تیرھوین مقتضب چودھوین مجتث پندرھوین متقارب یہ پندرہ
ہوئین اور سولھوین غریب یعنی متدارک بھی کچھ استعمال مین آگئی ہے اس حساب سے سولہ
ہوئین باقی مہمل ہیں وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب اور مشاکل اور نزدیک
عجم کے دس ہیں پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین قریب چھٹی منسرح
ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب لیکن بحرین طویل اور مدید
اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھ کہا ہے انہین مشتبہہ
عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون دائرون
مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنی مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے چھ بحرین
مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون اور
مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین از روے

شمار کے بحرین زیادہ ہو جائینگی یہہ ہے تفصیل دائروں اور بحروں کی ظاہر ہے کہ
جدا کرنا شمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحور تازی
کو بھی مستعمل کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل و دائرہ مین ملائی ہین پس اس حساب سے
انیس بحرین ہوتی ہین جیسا کہ مشہور ہین اور معلوم کیا جاتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے
حرف ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اور
مقام مربعہ شکل د لکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس ہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے خبر ملکیا ہے پس یا عبارت زیادہ ہے اور یہ عبارت دوازدہ سے ہے ہم اینکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہای باقی را حشو ت اور جان تو کہ رکن اول مصراع اول
کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قایم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتدائے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ ضرب
بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن منتہای خیمہ ہوتا ہے یہہ رکن بھی منتہای ضرب بمعنی
صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنی یہہ ضرب مثل عروض ہے
وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ ہر رکن شعر مین صدر
بالفتح اول بالا ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالا نشین منتخب اور کشف اور لطائف
اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب ابتدا
آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ہم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتد
مجموع بود متحرک اول او را از ان جزو بیفگنند و اینمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببے خفیف در وی مجاور
وتدے بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خرم سے ساقط ہو جیسے فعولن اور مفاعلتن سے متحرک اول گرکے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن ہوجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا الصدر کہینگے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا کہینگے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا الحشو کہینگے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنی پہلے وتد بعد سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاے اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب حزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو جسمین یہہ حذف واقع ہوا ہی اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح وازین کلام مصنف ظاہر آنست کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکورست وصاحب حزرجیہ ودیگر برانند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل م وہر بیت راکہ مصراعی او مساوی دائرہ باشد وہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل و رجز چنانکہ بعد ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانندت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو عدد ارکان مین یعنی سالم اور جس طرح دائرے مین ہے اوسیطرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل اور رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ بیت ہے واذا صحوت فما اقصر عن ندی ؛ وکما علمت شمائلی وتکرمی ؛ بر وزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت دار لسلمی اذ سلیمی جادۃ ؛ قفر تری ایاتہا مثل الزبر بر وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن م وہر بیت راکہ ارکان ہر مصراعی او بعدد مساوی ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد وخواہ بعد از تغیر آن بیت را وافی خوانندت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنی مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنی ہر تام وافی ہی اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

کہ حیں وافی ہین بغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا ھ واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی از وخذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اورا مشطور
خوانند واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانند ت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم
کرکے استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہیگی اور اگر مسدس
ہوگی مربع رہیگی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور کہتے ہین
یعنی نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہیگی اور اگر مسدس ہوگی مثلث رہیگی دونون
مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے ہین پس
بیت مسدس مثنی رہجائیگی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن نہین ہے
مجزو بزا معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو یا ہتیار دور کرنے ایک جزو کے اوس سے
کذا فی الغیاث اور جزو مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن کے لغت مین اور مجزو مجازا صفت
جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون ثانی
بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب ودر صراح ہے اور منہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ ہونا
کپڑے کا پہننے مین اور لاغر او ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمۃ نے
خود معنی ان لفظون کے فصل ہفتم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور
بمعنی نصف کردہ شدہ وآن در دو بحر جائز باشد ولبس وآن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ
خلیل شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد قائلش مثلث باشد و سبب
از نیجا است کہ سکاکے می گوید فالمربع یسمی مجزوا والمثلث مشطورا و ما بعوا المثمن پس آنچہ
ہمزا فتیل در رسالہ تہمت می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض است انتہم کلام
یہان مرزا قتیل بیچارہ کہنی پر بیشتر اعتراض لگتے عجیب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہ ہے وبعضے مشطور روا
داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع سخو سہ یا لبکر لا تنو ؛ لیس ذا
حین وفی ھم وہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی اورا مصرع خوانند واگر مصراع
اوثش از دوم جدا اشو اور اسقدر خوانند ت اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون

وزن مین اور ارکان مین اور مقفی خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً بیت
ہوگی مصرع بضم میم و فتح صاد و تشدید رائے مہملہ مفتوح و عین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سے
تصریع قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ
دینا اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھہ مین نہ آئے غیاث سے م عروض و ضرب اگر سالم
باشد یعنی از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصانے خالی نبود منتقص خوانند ت اور عروض
اور ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات
کے اونکو منتقص کہتے ہین اور انتقاص بالکسر و قاف شکستگی منتخب اور غیاث سے م و رکنی را
کہ عروض بیت بود بر وجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقص را فصل خوانند و رکن ضرب را
چون بر وجہے بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقص صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور
مجتث مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقص جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے
اور بس اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنی ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقص
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقص جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت
تسمیہ ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت
ہوئی اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم م فصل ششم در
تغیرات ارکان و القاب آن و تفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان این رکنہا کہ اصول بحور
است ہم بر آنگونہ کہ در دوائر افتد بنادر استعمال کنند و بیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بنقصان

حرکتے یا حرفے یا جزوی یا بزیادت حرفے یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنا می آن بحر خوانند پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بے ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند واما در بنا باشد کہ سالم باشد و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در وے رود نوعی از تغیر باشد ہمچنان کہ ارکان سالم را اصول خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجای تغیر زحاف گویند ت یہ ارکان کہ اصول بحر ورکن کہے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح یعنی سالم کمتر مستعمل ہوتے ہین اکثر اون مین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا مثلاً متفاعلن با ضمار مستفعلن ہوجاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہوجاتا ہے یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہوجاتا ہے یا وہ تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہوجاتا ہے یا زیادت جزو جیسے مستفعلن بہ ترفیل مستفعلاتن ہوجاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنی ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہوا اور اوس مین تغیر نہوا ہوا اوسکو سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنی متغیر کہ دائرہ ارکان سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گر پڑنا اور ساقط ہونا ایک حرف کا دو حرفون سے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح کہتے ہین منتخب سے ہم و بعضے زحاف تغیرے را گویند کہ در بنا جائز بود و شعر بے آن تغیر نیکو تر بود و بعضی زحاف اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و بس ت اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنی تغیرات نا مربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضے اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہی اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہی اور مختار جمہور بھی یہی ہی م و بر جملہ
تغیر بہ نقصان بود یا بزیادت و تغیر بہ نقصان یا خاص نبود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن رکن فتد
آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود با وایل ابیات و مصراعہا یا با و آخر آن و تغیر بزیادت ہمیشہ
خاص بود یا بوایل و یا با و آخر و در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود یا
بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقف بودہ تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات ہمچنان است بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضی کہ خاص لغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلاف ہا کردہ
اند ما ابتدا بہ تغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است و چہ آنچہ مشترک است گوییم
ت اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بہ نقصان یا خاص
نہین ہوتا کسی جگہ یعنی جس جگہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہے یا خاص ہوتا
ہے با وایل ابیات و مصاریع یا با و اخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا با آخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین
خاص ہی یا فارسی مین خاص ہی یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہے اوس نے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنی چونتیس زحاف لکھے ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین اور
بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین با
یکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنی کسی نے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بہ تغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اصلا در زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

گئے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف اور ایجاد کیا ہے یہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گننا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت از یک نوع افتد اما مفردات چہار نوع خالی نبود از آنکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما انچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود مکفوف تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین لیکن اس سبب سے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین اما جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین یے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول و سوم اور ششم نہین ہو سکتا وجہ اول او سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعمل مین کوئی رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہینگے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی و اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہینگے اور طے بتشدید لپیٹنا اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہینگے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ دگر قبض کی

خلاف قبض منتخب ہی اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف ہی رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مکفوف کہینگے اور کف بفتح و تشدید فا دوختن جامہ بر یک دگر و باز ایستادن سے منتخب ہے م و دیگر نوع خاص بود یا باواخر مصراعہا و آن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند و رکن را محذوف خوانند ت اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہی باواخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے جیسے فعولن سے فعول اور مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن اور دور کردن ہے منتخب سے م و اما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود از تغیرات عام بود و آن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و غیر این دو موضع نیفتد ت و اما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن مستفعلن ہو جاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہو جاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور داغ کرنا اور مضبوط باندہنا منتخب سے اور یہہ تغیر ان دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کس واسطے کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن یا فاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے م و اما آنچہ در وتد مجموع افتد خاص بود یا باوایل مصراعہا یا باواخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ باوایل خاص بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا اخرم خوانند و وقوعش یا در فعولن بود و رکن را اثلم خوانند یا در مفاعیلن

بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعضب خوانند و در غیر این سه موضع نبود
ست و اما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باول مصاریع یا باواخر مصاریع
اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باول مصاریع ہی اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین او خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور یہہ بیان مطلق سے منتخب
ہے پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہوجاتا ہے اس کو
ثلم کہتے ہین او ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن سے منتخب ہے یا وقوع اس کا
مفاعیلن مین ہوتا ہے کہ مفعولن ہوجاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن
مین ہوتا ہے کہ فاعلتن ہوجاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ
مفتوحہ اور ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ کا منتخب سے اور سوا ان تین جگہون کے یہہ تغیر نہین
آتا معلوم ہو کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گرجانا بعل خرم ہے
مگر مفاعیلن مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم سے جدا ہے
ملقب بلقب خاص ہی ہم واین تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و وقوعش
در مصراع دوم نادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در وی خرم ممکن بود و از خرم بسلامت اود موفور خوانند
ست اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع
دوم مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہے
بلکہ اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزای بیت مین جائز رکھا ہے اور مقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہوا اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنی ایک جگہہ ہوا اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے ہے و
اما انچہ خاص باواخر مصراعہا بود دو نوع بود یکی آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرکش را ساکن
کنند و آن رکن را مقطوع خوانند و دوم انکہ وتد را بیفگنند و این رکن را اخذ خوانند ست
و اما جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرادین اور متحرک ماقبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرادین

اوس رکن کو اخذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہی مقطوع قطع سے اوس
قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح اور تشدید دال معجمہ بسرعت جانا
اور ہمہ گرسے کاٹنا منتخب سے خواہ حذ دسے اور حذو بفتحتین بمعنی کوتاہی اور سبکی دم شتر
اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا منتخب سے
ہم ونوعے دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصرع بود در بعضی بحرہا تا باور زن
مفعولن آید و آنرا تشعیث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک اول بیفتادہ است
و بعضے گفتہ اند قطع است و بعضے گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است
و زجاج گفتہ است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ
و این بقیاس نزدیکتر است چہ خرم خز در وتدے نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در
رکن وتدے نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصرع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع
نیست اور ایک تغیر وتد مجموع کا اور ہے فاعلاتن مین جب آخر مصرع مین پڑتا ہی بعضی بحرونمین
وہ ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجرد سے ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بمفعولن ہی اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنی عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہی
یعنی حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنی لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور زجاج
نے کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہی
یعنی فاعلاتن خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول
بہ مفعولن ہوا اور یہہ قریب القیاس ہی اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم
اوس وتد مین واقع ہوتا ہی جو اول رکن مین ہو اول مصرع مین یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہی اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہی کہ قطع اوس وتد مین آتا ہی جو آخر رکن مین ہو آخر
مصرع مین یہہ علا درمیان رکن کے ہی اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت ہی

کہتے ہین اور ایسی صورت واقع نہین ہوتی نظیر نہین ہی پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہی
کہ فاعلاتن سجبن تسکین منقول بہ مفعولن ہوا هم و اما انچہ در وتد مفروق افتد سہ نوعست و ہر
خاص است با واخر مصارعها اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید و ان رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن
را اصلم خوانند ت و اما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون
خاص باواخر مصاریع ہین پہلے وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجاے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولن ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور
وقف بمعنی ایستادن اور واداشتن ہے منتخب سے اور یہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان تحقیق
واسطے فرق موقوف اور غیر موقوف کے بہ کتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہے
دوسری قسم یہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجاے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بمفعولن
ہوتا ہے اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون
نے اسکو مکسوف بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہ ہے
کہ وتد گر جاے اس رکن کو اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون
عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش از بن بریدن ہے منتخب سے هم و اما تغیر بزیادت کہ خاص
بود باوایل مصارعها آنرا خرم خوانند و بیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یک حرف
تا دو نبود و نهایتش کلمہ مرکب از چہار حرف یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و ان
تغیر با ارکان و اجزا ہیچ تعلق ندارد پس اولی آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکا
ت و اما تغیر بزیادت کہ خاص ہے باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اور سکون
مین معنی بینی شتر انداختن ہی منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین ہوتا
ہوتا ہے یک حرف اور زیادت ایک حرف یا دو حرف اور انتہا یہ ہی کہ کلمہ مرکب چار حرف سے اول مصرع مین
زیادہ پایا ہی چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے بنا علیحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہ ہی کہ اس تغیر کو احوال
ابیات سے جانین نہ احوال ارکان سے هم و اما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعها ان نوع

بود اول آنکہ حرفے ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتد
مجموع بود مذال ت واما تغیر زیادت کہ خاص ہے یا واخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہینگے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہی منتخب سے اور بعضونے اس زحاف کو اشباع بشین معجمہ اور عین مہملہ لکھا ہے
بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال کہینگے جیسے
مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت لغت مین بمعنی
دامن دراز کردن ہے ھ دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن ہفتم و خاص
بود بوزن مجزو یا آخر بیت در رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن زیادت در آخر رکن ممکن بود
و از ان خالی بود آن را معرے خوانند ت اور ایک تغیر زیادت اور بھی ہے وہ سبب خفیف
کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت
مین بمعنی بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین زیادت
آخر مین ممکن ہو اور اوس سے خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک
جگہہ معری اوس رکن کو معرے کہتے ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن
اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ھ اما تغیرات مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی
بود و از انجملہ بعضی را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب ترکیب از ان عبارت
کنند و ما در اثنائے ذکر فروعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم انشاء اللہ
تعالی ت واما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنی دو تغیر ایک رکن مین پڑتے
ہین یا تین تغیر اون سب مین کسیکا لقب خاص نہین بحسب ترکیب اوسکے عبارت کرتے ہین مثلاً
کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر فروع کے کہ ہر رکن سی وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان
تغیرات مرکب کی بیان کرینگے ھ گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است ۱ فعول ھ آن مقبوض ست ۲ فعلن و آن
اثلم است فانیگفنید از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل بآن لفظ کردند کہ مستعمل است و در لغت ثلم در دندان

ہمان است ودر ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند وما تخفیف را ذکر نخواہیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام وہ مقبوض ہے یعنی اوس ساکن سبب
خفیف کہ حرف پنجم ہے حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنی فا کہ حرف
اول وتد ہے خرم سے گر کے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہ فعلن مستعمل
لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے ہین
یعنی غیر مستعمل کی جگہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان لفظ
مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل مجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر بتخفیف
ہر جگہ ان مستعملات کا ذکر نہ کرینگے کہ ہر جگہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا تھا
هم نح فعل وان اثلم است ومقبوض بہ لقب اثرم خوانند واین سہ فرع ہم در طویل افتد وہم
در متقارب ہ فعول وآن مقصور است ہ فعل واین محذوف ست دفع وبعضی گویند فل وآن
محذوف ست ومقطوع وآنرا ابتر خوانند واین فرع در متقارب افتد ت تیسرے فعل
بسکون عین اور تحریک لام بجا عول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس
تغیر ثنائی کو اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون
فرعین یعنی فعول فعلن طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعول بسکون لام بحذف ساکن
سبب اور تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعل بہ تحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف
ہے چھٹے فع اور بعضی فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اور سکو
ابتر کہتے ہین اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب و غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر
یعنے فعول فعل فع متقارب مین پڑتے ہین هم فاعلن را دو فرع است افعلن وآن مخبون است
ودر مدید وبسیط وغریب افتد ب فعلن وآن مقطوع است ودر بسیط وغریب مستعمل است
وجہ آنکہ مقطوع در غیر اواخر مصراعہا جایز نیست ودر بحر غریب فعلن در غیر اواخر مصراعہا استعمال
کنند نیز ظاہر آنست کہ فعلن اینجا مخبون مسکن است ہمچنانکہ در مثمن گفتہ آمد وبرین تقدیر
این فرع ثالث باشد وبہ غریب خاص بودت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعلن بتحریک
عین کہ بحذف الف فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب متدارک مین آتی ہے دوسرے

فعلن بسکون عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد و تسکین یا قبل مقطوع ہے اور بسیط اور خبب مین مستعمل ہے اور معلوم کیا جاے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر متقارب مین فعلن کو سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر ہے کہ فعلن اس جگہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ مشعث مین کہا گیا اور اس صورت مین یہ فرع تیسری ہوتی ہے اور خبب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور ترفیل کی اور زیادہ کی ہے فعل اخذ مذال بسیط مین ہر چند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہین ہم مفاعیلن را شش فرع است ا مفاعلن و آن مقبوض است ب مفاعیل و آن مکفوف است و این ہر دو در ہزج و طویل و مضارع افتد ج فعولن و آن اخرم است و در ہزج تنہا افتد د فاعلن و آن اخرم و مقبوض است و آنرا اشتر خوانند ہ مفعول و آن اخرم و مکفوف است و آنرا اخرب خوانند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد و فعولن و آن محذوف ست و در طویل و ہزج افتد مفاعیلن کی چھ فرعین ہین پہلے مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج اور طویل مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نہ کیا کہ وہ بحر فارسی اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم ویا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ کرنا مژگان چشم کا عیاث سے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم و نون اخرم مکفوف اوسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے اور یہ دونون ہزج اور مضارع مین پڑتی ہین چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بتیری تا کتابت مین التباس مفاعیل مکفوف لازم نہ آوے اور مفاعیل شرح زبان لفظا اشتر حسب ثانی مستعمل ... تازہ پیدا کیا ہے واسطے عدم التباس ناظرین کے لکھا جاتا ہے مثل این تقریر کرد است از خرم و قبض کہ ...

ویا از ہر دو سقوط یابد باید دانست کہ مجموعۂ ہیم ویامی باشد پس برین قیاس لقب آن بجائے اشتر ام
می بایستی گفت تا خالی از کیفیت نبودی تم کلامہ سبحان اللہ ہم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع
است افعلاتن و آن مخبون است ب فاعلات و آن مکفوف است ج فعلات و ان مخبون است
دہم مکفوف و آنرا مشکول خوانند و این ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد ہ فاعلان و
آن مقصور است در مدید و رمل افتد ہ فعلان و ان مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن و آن
محذوف ست ز فعلن و آن مخبون و محذوف است و ہر دو در رمل مدید و خفیف افتد ح
فعلن و آن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان و آن مسبغ است ی فعلیان و آن مخبون مسبغ
ست و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن و آن مشعث است و در خفیف و مجتث افتد تت فاعلاتن مجموعی
کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرا فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے بضم تا مخبون مکفوف
اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل پاؤن چارپائے کا رسی سے باندھنا منتخب سے اور یہ
تینون فرعین یعنی فعلاتن فاعلات فعلات رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین
فاعلات بحذف ساکن آخر سبب و اسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور کے یہہ فرع مدید اور
رمل مین آتی ہے اور وجہ نقل فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہی تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف
سے نہو پانچوین فعلان بہ تحریک عین مخبون محذوف ہیہ دونون فرعین یعنی فاعلن و فعلن
رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین فعلن بسکون عین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے
اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہہ فرع مدید مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ فعلن
بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون محذوف کا کس واسطے کہ قطع درمیان رکن
کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان کیا ہے نوین فاعلیان منقول
فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون فرعین یعنی فاعلیان
اور فعلیان رمل مین آتے ہین گیارھوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث مین
آتی ہے اور مشعث کا حال سابق بیان ہو چکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنی پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہو بعد اوسکے فعلاتن تسکین اوسط منقول بمفعولن
ہو جاتا ہم فاع لاتن منفرقی را یک فرع است فاع لات و آن مکفوف است و در مضارع افتد تت فاع لاتن

مفروقی کی ایک فرع ہے فاع لات بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے م مستفعلن مجموعی را نہ فرع است

ا مفاعلن و آن مخبون است ب مفتعلن و آن مطوی است ج فعلتن و آن ہم مخبون است و ہم مطوی

و آنرا مخبول خوانند و این ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتند د مفعولن و آن مقطوع است ہ فعولن و آن

مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و رجز افتند و مستفعلان و آن مذال است ز مفاعلان و آن مخبون

مذال است ح مفتعلان و آن مطوی مذال است ط فعلتان و آن مخبول مذال است و این چہار در بسیط

افتند و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمده است کہ خلیل نیاورده و آن مخبون احذ است بر وزن فعل ست

مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون بحذف سین دوسرے مفتعلن مطوی تیسری فعلتن مخبول

مطوی بحذف سین و فا اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے اور خبل بالفتح ہاتھ پاون کا شل ہونا اور گر

جانا سین و فا رہنے کا استعمال سے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہ تینون فرعین یعنی مفاعلن مفتعلن فعلتن

بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھی مفعولن مقطوع بحذف نون اور تسکین لام سے پانچوین

فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن بچا تہے بدلا اوسکی فعولن لاتے ہین اور دونون

فرعین یعنی مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹی مستفعلان مذال بزیادت حرف ساکن

آخر مین ساتوین مفاعلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین فعلتان مخبول مذال بزیادت

الف فعلتن مین اور یہ چار فرعین یعنی مستفعلان مفاعلان مفتعلان فعلتان بسیط مین آتی ہین ایک

ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق شذوذ آتی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون احذ ہے

بر وزن فعل بتحریک عین اسواسطے کہ مستفعلن احذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لاتے

ہین تفع لن مفروقی را چہار فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است و در خفیف و مجتث آمده ب فعولن

و آن مخبون مقصور است و در خفیف افتد ج مستفعل و آن مکفوف است د مفاعل آن مشکول است و این

ہر دو در خفیف افتند اور مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن وہ مخبون ہے بحذف

سین او خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسرے فعولن وہ مخبون مقصور ہے اسواسطے کہ مفاعلن تھہری مفاعل

بسکون لام رہا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین اور یہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسری مستفعل بضم لام

وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھی مفاعل بضم لام وہ مشکول ہے یعنی مخبون مکفوف بحذف سین و نون یہ دونون فرعین یعنی

مستفعل اور مفاعل خفیف مین آتی ہین م فعولات را یازده فرع است ا فعولات و آن مخبون است

و آن مطوی است و هر دو در منسرح و مقتضب افتد چو فعلات و آن مخبول است و در منسرح افتد مفعولان و آن موقوفست
و فعولان و آن مخبون موقوفست و مفعولن و آن مکشوف است و فعولن و آن مخبون مکشوف است
و این چهار در سریع و منسرح افتد چو فاعلان و آن مطوی موقوفست و فاعلن و آن مطوی مکشوف است
و فعلن و آن مخبول مکشوف است یا فعلن و آن اصلم است و این چهار در سریع افتد ست اور مفعولات کی
گیارہ فرعین ہیں پہلی فعولات بضم تا مخبون ہے بحذف میم اور بعضی مفاعیل کہتے ہیں مگر اول بہتر ہے کہ التباس
مفاعیل مقصور ساکن اللام کتابت میں دوسرے فاعلات بضم تا مطوی بجای مفعلات یہ دونوں فرعین
یعنی فعولات اور فاعلات منسرح اور مقتضب میں آتی ہیں تیسری فعلات بتحریک عین و لام مخبول یعنی مخبون
مطوی یہ منسرح میں آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچویں فعولان مخبون موقوف چھٹی مفعولن مکشوف
یعنی متحرک دوم وتد مفروق ہے کہ تا ہے ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہ پر مفعولن آیا ساتویں فعولن مخبون
مکشوف بجای معولن اور یہ چار فرعین یعنی مفعولان فعولان مفعولن فعولن سریع اور منسرح میں آتی ہیں
آٹھویں فاعلان مطوی موقوف یعنی واو حذف ہوا طے سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نویں
فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا منقول مفعلا سے دسویں فعلن بتحریک عین مخبول مکشوف
جب فعلات مخبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن عوض اوسکے آیا گیارھویں فعلن
بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا عوض فعلن آیا یہ چاروں فرعین
فاعلان فاعلن فعلن فعلن سریع میں آتی ہیں ہم و مفاعلتن را ہشت فرع است و آن معصوب است
ب مفاعلن و آن معصوب است پس مقبوض و آنرا معقول خوانند ج مفاعیل و آن معصوب مکفوف
و آنرا منقوص خوانند د فعولن و آن معصوب محذوف و آنرا مقطوف خوانند ہ مفتعلن و این اعضب است
و مفعولن و آن اعضب است و معضوب و آنرا اقصم خوانند ز فاعلن و آن اعقب و معقول است و آنرا اجم خوانند
ح مفعول و آن اعقب و منقوص است و آن را اعقص خوانند و این جملہ لوافر خاص باشد و مفاعلتن
کی آٹھ فرعین ہیں پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے تسکین لام دوسرے مفاعلن معصوب بعد اوسکے مقبوض
اوسکو معقول کہتے ہیں جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا
اور عقل پای شتر بستن ہے تیسری مفاعیل بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص
کہتے ہیں نقص بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی منتخب سے جب مفاعیلن معصوب سے

حرف ہفتم بکف گرگیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو مقطوف کہتے ہین قطف
کاٹنا خوشہ انگور کا اور چننا میوہ کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب سے لن بحذف گرگیا مفاعی یا
فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی اعضب کے پہلے لکھے گئے پس یہ عمل
خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گرگیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چھٹی
مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن اور
شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب مین جب لام بسبب عصب
کے ساکن ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول
ہے اوسکو اجم کہتے ہین اور اجم بفتحتین وتشدید جیم گوسفند بے شاخ ومرد بے نیزہ
ہے منتخب سے جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے
گرگیا فاعلن رہا آٹھوین مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین
عقص سے بمعنی تافتن وپیچیدن موے کا لا منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم
یعنی عصب سے فاعیل ہوا عوض اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافرمین خاص
ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے
م وتفاعلن را پانزدہ فرع است ا مستفعلن وآن مضمر است ب مفاعلن وآن
مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن مضمر ومطوی ست
وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع
است و فعلن وآن احذ ست ز فعلن وآن مضمر واحذ است ح متفاعلان وآن
مذال است ط مستفعلان وآن مضمر ومذال است ی مفاعلان وآن موقوص ومذال
است یا مفتعلان وآن مخزول ومذال است یب متفاعلاتن وآن مرفل است
یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص ومرفل است
یہ مفتعلاتن وآن مخزول ومرفل است واین جملہ خاص بود بکامل ت اور تفاعلن
کی نیدرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن بضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص
کہتے ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین

سبب جن سے گر گیا متفعلن رہا مفاعلن او سکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی
اوسکو مخزول کہتے ہیں خزل بمعنی بریدن سے غیاث سے جب متفعلن مضمر سے حرف
چہارم طے سے گر گیا متعلن رہا مفتعلن او سکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع
ہے جب متفاعلن میں نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن
آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل
رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن مقطوع مین
عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بہ تحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے
مقام پر آیا ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین تے ساکن
ہوئی اور وتد حذد سے گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال
ہے جب علن مین کہ وتد ہے حرف ساکن بازالت زیادہ ہوا متفاعلات ہوا نوین
مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن مضمر مین حرف ساکن بازالت زیادہ ہوا
مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذل ہے یعنی وقص سے مفاعلن
اور ازالت سے مفاعلان ہوا گیارھوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے یعنی خزل
مفتعلن اور ازالت سے مفتعلان ہوا بارھوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب پندرھوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع
خاص ہین بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحافت متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن
خاص رکن بحر کامل کا ہے ہم پس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و از ان آن سی
و ہشت و آن این ست ا فع ب فعل ج فعل د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان
ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان
یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلات کا مفتعلن کب فعولات کج فاعلات کد
فعلیان کہ مستفعل کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان کط مفتعلات ل مفاعیل لا
مستفعلن لب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان لہ مفاعلاتن لو مفتعلاتن لز

مستفعلان یح متفاعلاتن و از ہشت وزن اصول چہار در اینجا داخل است و چہار خارج و آن
فاعلاتن و مفاعلن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ وزن اصول و فروع ہفتاد و دو باشد
ت پس یہ سب فرعین ستر اور وزن بہتر ہوئین اس حساب سے کہ چھ فرعین فعولن کی اور
دو فرعین فاعلن کی اور چھ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک
فرع فاعلاتن منفصل کی اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی
اور گیارہ فرعین مفعولات کی اور آٹھ فرعین مفاعلتن اور تیرہ فرعین متفاعلن کی اور
سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے چار فرعین اور فرا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے
اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان ساتون
کو زیادہ کرین اسی فرعین ہون اور اوزان اونکے اڑتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھے گئے اور
اصول ہشتگانہ سے چار وزن انمین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ فاعلاتن
اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہ چارون جو خارج ہین اون اڑتیس سے ملکر
چالیس اور دو یعنی بیالیس وزن ہوئے م القاب این ارکان کہ از جہت تغیرات نہادہ اند انچہ
مولف است در لفظ سی و چہار است بست تغیرات مفرد را و آن این است ا مخبون
ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب اخذ یج اصلم ید شعث یہ ابتر یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چہاردہ مرکب را و آن این است ا مشکول ب مخبول ج معقول د منقوص ہ مقطوف
و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اثرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و شعث در
نظر است یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد ت اور القاب ان
ارکان کے کہ بسبب تغیرات کے رکھے ہین جو کچھ کہ مولف ہین لفظ مین یعنی واسطے
ہر ایک کے اون مین ایک نام تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مخبون اور
مستفعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے
اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور مشعث مین گنگوہی

بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہے خبن اور تسکین سے اور
قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت تازی سے
رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات بہتر نکلے مگر جب تکرار انہین
سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انہین
ملایا جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات
کی مولفات کی یہہ صورت بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین
مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ انتہای بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے
علاحدہ عروضیون نے نہین رکھے ہین اونسے کچھ کام نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی
ہے شش منجملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ باقی سی و چہار فروع را القاب آنچہ مقدور
بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان اصول کے جدا ہوکر چونتیس
فروع کے القاب بیان ہوئے مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان چونتیس مین کیون ہو کہ متفاعلن
معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے
مفاعیلن سے ہم و اما در فارسی تغیرات القاب آن چنان مضبوط نیست از جہت آنکہ در پارسی بسیار
وزنہا کہ متاخران نوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بر وجہی دیگر است ت و اما فارسی
مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین اونمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے شعر
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساتھ تازگی کے بہ طریق نو استعمال کیے
ہین اور اونکے اصول اور فروع اور طرح پر ہین هم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل است و افراد
اوان مستعمل نیست مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست
ت اور دوسری بات یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین
مثلاً اخرب کہ عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنی اخرم مستعمل نہین
ہے اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا هم و نیز فارسیان بہمہ زمانہ تازیان بہ تکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ بود بعضے دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنفی از ایشان
تغیراتے را کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان لقبی نہادہ است کہ دیگران دران متفق نیستند با آنکہ ہمہ
جماعت اسند العروض عرب کردہ اند چہ این لغت بہ لغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل
نمیتواند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا
از آنچہ در عروض تازی مستعمل است و تعین القاب آنچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر است
پس اولی آنکہ ہمعنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتے کہ خاص باشد بعروض فارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بانچہ تقدیم یافتہ اسامی آنچہ در عروض پارسی بان احتیاج افتد حاصل آید ت
اور تیسری بات یہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول و تغیرات
اونمین کے مستعمل کیے ہین اور بعضی اوزان ہین اونسے منفرد ہوے ہین یعنی جدا ہوے ہین اور ایجاد
کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام رکھا ہے کہ لوگ
اوس مین متفق نہین ہین کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ باوجودیکہ سب اہل فارس عروض
مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے بہت ملی ہوئی ہے اور بدون
زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہو سکتی پس بامثال اس اسباب کے یعنی بہ سبب
اختلاف القاب کے فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا عروض فارسی مین
تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مین مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص تغیرات فارسی
کا بروجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہ ہے کہ اس بات سے تعرض نکرین
ہم یعنی تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنی نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان کیے
گیے جب ملاوین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہو جائین اور تکمیل اونکی ہو جائے
تم و ما در القاب آنچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت از ان ضروری بود و انرا لقبی نامرسیدہ
است انرا لقبی نہیم و از مرکبات ہرچہ آنرا لقبے یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت
کنیم تا القاب بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونمین
جسکا نام ہم تک نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا گیا ہے اوسکا ذکر

کریں اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کریں یعنی اوسکے مفردات کو جمع کریں مثلاً کہیں مخبون مسکن

تا القاب تغیرات کے بہت ہو جائیں م گوئیم از جملہ تغیرات عام کو بہ شعر فارسی خاص است یکی

آنست کہ ہرگاہ سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن متحرک و مسکن باہم نیز بیاید

و این حکم مطرد است الا اینجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بہ سبب تسکین در بدل افتد چنانکہ در این

وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن و بحر یک

از بحرے دیگر است پس تسکینی کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ت کہتے ہیں ہم بہ جملہ تغیرات عام سے

شعر فارسی میں خاص ہیں ایک یہ تغیر ہے کہ جس جگہ تین متحرک متوالی واقع ہوتے ہیں تسکین

اوسط روا رکھتے ہیں اور ایک وزن میں محرک اور مسکن ملا دیتے ہیں یعنی اگر ایک جگہ الفاظ بر وزن

فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین واقع ہون

تو خلط انکار روا رکھتے ہیں نہ یہ کہ شعر میں جہاں تین متحرک پڑیں ایک کو ساکن کر لیں جیسے رمضان اور

خفقان وغیرہ کہ اسمیں تسکین اوسط بیجا ہے ہاں جس جگہ کہ استعمال میں آگیا ہے مضائقہ نہیں

جیسے حیوان میں یہ حکم یعنی فعلن اور فعلاتن میں تسکین اوسط کر لینا مطرد ہے یعنی ثابت ہے مگر جس

جگہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے بحر بدل جائے جیسا اوس وزن میں کہ فعلات فاعلاتن فعلات

فاعلاتن رمل مشکول قول شاعر ؎ بیس از آنکہ من تمام بچہ کار خواہی آمد * اگر اسمیں عین کو ساکن

کریں تو یہ وزن ہو جائے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب قول شاعر ؎ من خوب شناسم

پیران پارسا را * بس بحر بدل جائے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہوتا ہے م و نیز باشد کہ شاعر حرکات

سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین

عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع ہم نشاید ت اور کبھی شاعر انتظام حرکات

و سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن

اس جگہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے باطل ہوتا ہے بس یہاں بھی بیجا ہے م

و در جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل را در ہمہ ابیات کہ بر وزنے گویند یک نسق

استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ این لغت احتمال اختلاف بسیار نکند و در متحرک و مسکن چون

مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ دارند ت و فی الجملہ قاعدہ لغت فارسی یہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو تمام ابیات میں کہ ایک وزن پر کہتے ہیں ایک طرح

پر استعمال کرتے ہین تغیر زحافات مین روا نہین رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے
کہ یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بہ سبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات
کی ہے بہ سبب رزانت کے ہان متحرک اور ساکن کو جب کوئی مانع نہو یعنی اختلاف بحر مین نہ پڑے اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین ہم ؏ چون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل
نیست توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیرے سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف
بیفتد و متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود و چون چنین بود تسکین اوسط
تسکین حرف اول وید باشد و باین تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنی
فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفعولات مین کہ یہہ لفظ مین پانچ ہین اور اصل مین سات سبب
ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات
بہ سبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے
بہ سبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک
متوالی جمع ہوتے ہین بہ سبب زحاف کے نہ اصلی جیسے فاعلن مین جب الف ساقط ہوگا
فای متحرکہ مجاور عین و لام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بہ سبب زحاف کے جمع
ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام
تسکین رکھا ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در ما سبق
تحریر یافتہ کہ سبب ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی تازی ہر دو برابر است تم کلام
ادعای مصنف کیا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان فارسی اور تازی مین برابر کہنا اصول اوزان پارسی
مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن و متفاعلن مین فاصلہ موجود ور معتبر ہے اور تحریر
ما سبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے م ؏ چون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ
در مفاعیلن بعضی متاخران این رکن را منحنی لقب داده اند قول زجاج چنان اقتضا می کند کہ چون وتد
در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از عین تسکین عین آنرا شعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ
در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبے دیگر نہد و ما چون عبارت از تغیرات سبب ترکیب می کنیم آنرا لقبی

نہایت ہے اور جب وتد صدر رکن مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ما قبل اوسکے حرف
متحرک ہوگا وس سے ملے اور صدر وتد کو بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن
پس وزن اوسکا مفعولن مفعولن ہوگا اور مفعولن آخر کو مخنق کہینگے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے
تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن اور بعضون نے بجاے مہملہ اور بای موحدہ کہا ہے تجبیق سے اور یہہ تغیر غیر خرم ہے
اسواسطے کہ خرم اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سبب
جگہہ جائز رکھتے ہین اور قول زجاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن
مین بعد حذف کے اور تسکین عین کی اوسکو شعت کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ
اوسط تھا ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہوئی یعنی
متعلن بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کر کے منقول بمفعولن کرین
چاہیے کہ اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاے مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بسبب ترکیب کرتے
ہین لہذا اوسکا کچھہ نہین رکھتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم وحکمی دیگر کہ
ہم او اخر مصرعہا شعر فارسی را شامل است آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در او اخر ہمہ مصراعہا و
خلط ہر دو با یکدیگر در یک بیت روا دارند مگر انجا کہ بالغی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در
غایت درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تام بود چون مفاعیلن چہار
بار پس الحاق ساکنی دیگر بآخر مصراع خروج از دائرہ باشد و روا نبود وانچہ در شعر شاعران ازین جنس یافتہ
شود از قبیل عیوب بود ہے اور ایک حکم اور جملہ او اخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے کہ وقوع
ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا باہمدیگر روا
رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ہے خاک از بسکہ رفتم از دل شد تیجہ ام
ریشہ ریشہ چون جاروب + دوستی نیست رحم بر کاہل نہ آتش مردہ زندہ گشت بچوب
عروض دونون تینون کا بر وزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بر وزن
فعلان ہے اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جیان کو مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون
ساکنون کا اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرہ کے
ہو یعنی تام ہو جیسے مفاعیلن چہار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے دائرہ سے نکلا

وزن کو دائرے سے اور روا نہین ہے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصراع مین اس وزن تام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہی جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے

تماشا ہے تو بیچو دگرد ہر کس پا کہ می بینم	نشستہ ہر کہ در بزم تو جایش بیشتر خالیست

اور یہ کلام متاخرین مین بکثرت ہے ہم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصایٔد کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصایٔد ضربہا متساوی باید پس در ضرب تنہا خلط نشاید ت اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہی یعنی مطلعہای غزل اور مطلعہای قصاید مین اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنی دونون مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسرے جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا مصرع ثانی قافیہ دگر ہوگا نہ کار و بار اور ابیات قصایٔد اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین خلط نہین ہو سکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ہم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدۂ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف او آخر مصراعہا بعد حروف ساکن اقتضای وزن نکند ت لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہاے ترجیع مین واقع ہوتا ہی درست ہی یعنی ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے ایک بیت مکرر ہی قافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور دوسرے غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کار و بار کے واقع ہون مضایقہ نہین اور ترجیع بمعنی باز گردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہی کہ ایک قصیدۂ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے پس معلوم ہو کہ اختلاف او آخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضاے اختلاف وزن نہین کرتا مثلاً ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کار و بار ہوا اسمین بعد ساکن اول کی ایک ساکن ہے اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجای لفظ بعد کے لفظ بعد ہوا ور از الکتابت مین دیکھا ہو یعنی ظاہر ہین ہم و چون این قاعدہ ممہد شد گوئیم چون در اواخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا محالہ تسبیغ یا ازالہ حمل باید کرد ت اور جب یہ قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب او آخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو آخر رکن آخر کا

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک بسبب تسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائیگا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصول مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائے جائینگے ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جزء آخر رکن سے فرع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہو گئے ممہد بضم اول و فتح ثانی و ہاء مشددہ مفتوحہ گستردہ شدہ و نیکو کردہ شدہ منتخب اور عیاث سے ہم اما اگر آخر رکن آخر را تغیرے بہ نقصان کردہ باشند تسبیغ و اذالت در وی تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس از نجہت باثبات تغیرات دیگر غیر انچہ گفتہ آمد احتیاج افتدت اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بہ نقصان ہوا ہو تشنیع اور اذالت اوس مین تصور نہ کیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بہ نقصان کے پھر تغیر بزیادت شنیع اور بدیہی پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت ہوئی ہم و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن است کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و انچہ موجود است علت آن معین و مبین شدہ اما چون در لغت پارسی جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع میشود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتدت اور سبب اختصاص لغت فارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہ ہے کہ وقوع دو ساکنونکا بآخر مصاریع لغت تازی مین سب جگہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر اور ظاہر ہوئی یعنی حال اوسکے تغیر کا بیان کیا مگر لغت پارسی مین سب جگہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا بوزن مفعولن آید بعد از ان اگر در آخر شعر دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل اول آن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیرے دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد با آن تغیر مستمل متحرک دوم است ساکن شود و با آن رکن را کہ وتد او چنین بود احج نام نہادیم ت مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین تو بوزن مفعولان ہوجاے نہ کہنا چاہیے کہ یہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائے کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد
قطع کے سبب باقی رہا بلکہ بہتر یہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع
اور تسکین متحرک دوم سے ہے اور اسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم
سے اور لبس وتد بہ سبب اوس تغیر کے مشتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے ہوا اور رہنے اوس رکن
کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا اعرج نام رکھا اور اعراج بمعنی لنگ ہے منتخب اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے
ہم و ہمچنین اگر مستفعلن احذ شود یعنی وتد مجموع از آخرا و بیفتد با وزن فعلن آید و بعد از ان در آخر
مصراع ساکن ہم وشود تا بر وزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم احذ است وہم مسبغ بل اولی
آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نہند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از وتد دو حرکت و دو حرف متحرک افتادہ
است و حرفی ساکن بماندہ و مارکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام نہادیم ت اور اسیطرح اگر مستفعلن
احذ ہو یعنی وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بر وزن فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو
ساکن آئین کہ بر وزن فعلان ہو جاوے نچاہیے کہنا کہ یہ رکن احذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ساکن
دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرا دیا ہے اور کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک
حرف ساکن رہگیا یعنی عین کلمہ لام اور دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن
تھا باقی رہا یا ان تینون حرفون سے کوئی حرف ساکن باقی رہا اور رہنے اوس رکن کا کہ وتد اوس
مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لفظ
از کشف اور منتخب اور غیاث سے اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے شش لفظ دوم بعد لفظ ساکن
در عبارت از غلطی کاتب است تم کلامہ ہم و ہمچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود
فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن محذوف مطموس است کہ آنگاہ مخبون نبودہ باشد بل اولی آن
باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نہند و گویند دو حرکت و یک حرف از وتد افتادہ است و دو
ساکن بماندہ و مارکنی را کہ چنین بود مدروس نام نہادیم ت اور اسیطرح فاعلاتن مین جس وقت
خبن واجب ہو فعلاتن بنائین اوس سے فاع نہ نکلنا چاہیے کہ یہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے
کہ وہ رکن مخبون نرہیگا جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے
ایک متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعدہ اسباغ سے فاع ہو پس اسباغ اور خبن یعنی نقصان او

زیادت جمع نہیں ہو سکتی اور باوجود اسباغ کے خبن نہیں کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہی پس کوئی بات نہی لہذا بہتر یہ ہے کہ ان دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین ایک وتد سے جانین اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہ گئے اور بہتیرے رکن کا کیا ایسا ہو مدد دس نام رکھا اور مدد دون سین مہمل کیتہ شدہ او ر ناپدید شدہ او ر بہر ذوق عیاشت سے ہم واگر در شعر عربی مانند این حالہا اتفاق افتادی لاشک ہمچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین ویسے حال واقع ہوتے ایسا ہی کرتے ہم و چون اینمعنی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور او ر شعر فارسی افتد زائد بر انچہ عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم و گوئیم ت اور جب یہہ معانی مقرر ہو چکے جو فروع کہ ارکان مذکورہ کے فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اوسے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنی تغیرات عرب تبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے ہم فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است و آن فعولات است کہ مسبغ باشد در متقارب افتد ت فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہی اور وہ فعولات ہے کہ مسبغ ہی اور متقارب مین آتی ہے ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ہم و فاعلن را چہار فرع دیگر است اول فاعلان و این مذال ب فعلان و این مخبون مذال است ج فعلن و این مخبون مسکن است و ہر چند در وزن ہمان است کہ مقطوع اما علت تغیر غیر انست و ہر چند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شما نیاوردیم کہ اقتضای مخالفت این قوم می کرد د فعلان و آن مخبون مسکن مذال است و این فرعہا در مدید و بسیط کہ بہ تکلف گونید در شعر بیت ہم واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان اور یہہ مذال ہی یعنی حرف ساکن قدر مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون مذال ہی تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہہ وزن مین ہی مقطوع لیکن علت تغیر کی نہین سوا اوسکی ہی اسواسطے کہ قطع آخر مصرع مین آتا ہی اور یہہ مخبون مسکن سب جگہہ اور ہر چند یہہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بہی واقع ہی جیسے اس بیت مین

	وارحم قلبی فاطلب عندی		یا محبوبی ادرک روحی	

مگر اوس جگہہ گنتی مین لائی ہم کہ مقتضی مخالفت اہل عروض تھا یعنی وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن مین مخبون اور مقطوع و بطریق احتمال کی ذکر کیا کہ یہہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہی اور بحر متدارک مین خاص ہی یعنی سب جگہہ آتی ہے

نجلات اور بحر رنگے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین جو سکتے فعلان
بسکون عین وہ مخبون مسکن مذال ہی اور یہہ زحاف مدید اور بسیط مین کہ کاملت کہتے ہین اور غریب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور رصد ائق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعل مجاع اور
او رفعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخرج متاخرین ہون ہم و مفاعیلن را دوازدہ فرع
دیگر است اسفاعیلان واین مسبغ است در ہزج اخرب فعولان واین مقصور است در ہزج
و مضارع اقتنی فعول این محذوف مقصور است و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند و
فعل این محذوف مرتین است و بعضے متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج
مضارع افتد و مفعولان مخنق مسبغ باشد سیم مفاعیلان ہر گاہ ماقبل متصل نبود تا اگر مکفوف باشد
سالم نماید و باقی ہر این وزن بماند ست اور مفاعیلان کی بارہ فرعین اور ہین پہلی مفاعیلان یہہ
مسبغ ہی اور ہزج مین آتی ہے دوسری فعولان یہہ مقصور ہی یعنی جب مفاعیلن سے نون گرا کر
ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل بسکون لام ہوا فعولان اوسکے مقام پر لائے تا القیاس
مفاعیل مکفوف سے نہ ہوا اور یہہ فرع ہزج اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام
یہہ محذوف مقصور ہی یعنی جب مفاعیلن ہی لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع
بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضی متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہی اور یہہ ازل
زلل سے ہی اور زلل بفتحتین اور زبر اسجہ بے گوشت ہونا ران کا غیاث اللغات سی اور بعضون نے اس
فعول اہتم کہا ہے یعنی جمع ہونا حذف و قصر کا ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا ازل
پس فعول اہتم ہی اور خاع ازل اور ہتم بالفتح جڑ سے دانتوں کا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعل بتحریک
عین او رسکون لام اور یہہ محذوف مرتین ہے یعنی مفاعیلن ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور
دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل اوسکے مقام پر آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب
لغت مین یعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہی جب ہی او رجب بفتح جیم او رسکون موحدہ خصیتہ بریدن غیاث سے
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب خفیف گر گئے ہین اور یہہ دونون یعنی فعول فعل ہزج اور مضارع مین
آتی ہین اور بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ ازل طویل مین بھی آتی ہی کذا فی الحدائق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ
سیم مفاعیلان ہرگاہ ماقبل متصل نبود یعنی وقت ماقبل اگر مکفوف ہی سالم معلوم ہوتا ہے یعنی مفا

سالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہیں جاننا چاہیے کہ لام مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا تھا یہ سالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولات جو باقی رہا میم اسی رکن مین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق سبغ کو فروع مین بڑھایا ہی چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم سبغ وہ لوگ اسکے مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ جانتے ہین ششم مفعولن مخنق و بس فاعلن مخنق مقبوض ح مفعول مخنق مکفوف ط فعلات مخنق مقصور سے چھٹی فرع مفعولن یہ مخنق ہی اور یس ساتوین فاعلن یہ مخنق مقبوض ہی آٹھوین مفعول یہ مخنق مکفوف ہی نوین فعلات یہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن سے جب صدر و ابتدا مین میم ساقط ہوگا اور رہجایگا فاعیلن مفعولن لائینگے اخرم کہینگے اور جب حشو مین مفاعیلن کا رکن اول سے ملجایگا ساقط نہوگا باقی رہیگا فاعیلن اسکے عوض مفعولن لائینگے اوسکو مخنق کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجایگا فاعلن رہیگا اوسکو مخنق مقبوض کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب ملیگا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجایگا فاعیل بضم لام رہیگا اور اسکے مقام پر مفعول لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گرجائیگا فاعیل بسکون لام رہیگا اوسکی جگہ پر فعلان لائینگے اوسکو مخنق مقصور کہینگے اور یہی فاعلن فروع تازی مین اشتر یعنی اخرم مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنی اخرم مکفوف تھا ہم ہی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل ہی فع مخنق مجبوب و این جملہ در شعر مکفوف و مضارع و قریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ست دسوین فرع فعلن یہ مخنق محذوف ہے گیارھوین فاع یہ مخنق ازل ہے بارھوین فع یہ مخنق مجبوب ہی جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہ پر فعلن بسکون عین اسکو مخنق محذوف کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنی اجتماع حذف وقصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہینگے اور جب مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنی حذف مع جب سے عیلن گرگیا فا رہا اوسکی فع آیا اسکو مخنق مجبوب کہین گے اور یہ فرعین یعنی پنجم سے دوازدہم تک چنین تحقیق ہی شرح مکفوف اور

مضارع اور قریب مین آگئے ہین جیسے غیر محقق یعنی تحقیق جنہین نہو وہ بھی ان تین بحرون مین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحاف ہجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمۃ نے ہزج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
مستعمل نہین ہم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است ا مفعولان و این مخبون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مخبون مسکن است چنانچہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد و باین سبب مفعولن را
کہ مخبون مسکن است اینجا نیاوردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہ مخبون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب سبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہ وہی مفعولن مشعث یعنے مخبون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہ مفعولان فرع اوسی مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان کیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہ نہ لائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھ چکے ہین البتہ
مفعولان کو کہ مختص فارسی ہے اس جگہ لائے ہم ب فعلان و این مشعث مقصور ست
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کہ مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہوا ہم ج فعلن و این مشعث محذوف است و علت این غیر آنست کہ در ابتر گفتہ
ہر چند در وزن ہمان است و این ہر سہ در رمل و خفیف و مجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہے یعنی سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ ابتر اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اسکے
فاعلا قطع سے فاعل ہوکر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا مگر علتین دو اور یہ تینون فرعین
یعنے مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ہم د فعول و این مخبون محذوف
اعرج است چوتھی فعول بسکون لام یہ مخبون محذوف اعرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن رہا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اعرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا مین متحرک

اور دو ساکن رہی وہ منقول بہ فعول ہوا م فعل و این مجبون محذوف مقطوع است ت پانچوین فعل بہ تحریک عین یہ مجبون محذوف مقطوع ہی جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ہم فاع و این محذوف مطموس یا مجبون محذوف مدروس است ت چھٹے فاع اور یہ محذوف مطموس یا مجبون محذوف مدروس ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجبون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین گرائین فاع ہوا م نرفع و این محذوف احذ یا مجبون محذوف مطموس این چہار در رمل و مجتث شتہ ت ساتوین فع اور یہ محذوف احذ یا مجبون محذوف مطموس ہی یعنی فاعلاتن جب محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فا فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساکن فع کے بدل کیا اور یہ چارون فرعین یعنے فعول و فعل و فاع اور فع رمل و مجتث مین آتی ہین ہم و فاع لاتن مفروقی را شش فرع دیگر است افعلن و این محذوف مقصور است و بروزن فعلن است کہ اثر است در فاعلاتن مجموعی یا مجبون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است ت اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا یعنے الف کو دور کرکے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہ فعلن مفروقی بروزن فعلن اثر مجموعی ہی یا مجبون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہی مگر یہان یعنی مفروقی مین علت اور ہی اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہو سکتا بسبب وتد کے خبن سبب مین ہوتا ہے اور اثر مفروقی مین نہین ہو سکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور اثر اجتماع حذف و قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ہم ب فاع مجبوب موقوف و ہم بروزن فاع است اما اینجا علت دیگر است ت دوسرے فاع یہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب گرے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہ بھی بروزن فاع مجموعی مجبون محذوف مدروس ہے لیکن یہان علت اور ہے کس واسطے کہ خبن اسجگہ اول رکن مین نہین ہو سکتا بسبب اسکے کہ وتد ابتدا مین ہی اور درس آخر مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین

م ج فع واین مجبوب مکشوف است وہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد واین ہرسہ در مضارع افتند
ت تیسرے فع یہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر کے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا کس واسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا
اور یہ بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجبوب محذوف مطموس
بطور فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کس واسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد
کے اول رکن مین نہین ہوسکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذو وتد کو گراتا ہے
اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور فع مضارع مین
آتی ہین م و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است مفعولان واین اعج است و در رجز آید و
در بسیط ہم بکار دارند ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان اور یہ اعج ہے
عج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بتسکین لام مفعولان ہوا یہہ فرع رجز مین
آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین م ب مفعولان واین مطوی مسکن بدال است
و در وزن ہمانست اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ت دوسرے مفعولان یہ
مطوی مسکن بذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بتسکین عین مفعولن ہوا اور
اذالت سے مفعولان اور وزن مین یہی مفعولان اول ہے جسکو اعج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے
طے اور تسکین اور اذالت اور یہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہوگا م ج فاع واین احذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہ احذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
احذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے فے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
م د فع واین احذ محذوف است وہر دو در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہ احذ محذوف ہے جب مستف
احذ مین حذف کیا الف گر کے مس رہگیا منقول بہ فع ہوا اور یہ دونون فرعین یعنے فاع
اور فع منسرح مین آتی ہین م و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن
مفروقی کی کوئی فرع اور نہین ہے م و مفعولات را چہار فرع دیگر است فعلان این مخبول محذوف و
در سریع افتد و مسکن این وزن ہم آنجا شاید و آن وزنی دیگر است اما عروضیان ذکرش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان متحرک عین اور یہ مخبول موقوف ہے خبل اجتماع

خبن و طی کو کہتے ہین پس مفعولات سی جب فے گری اور واو گرا معلات رہا بعدہ وقف سے تے ساکن ہوئی معلات منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہ فرع سریع مین آتی ہی اور مسکن اس وزن کا یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہ وزن اور ہے مگر عروضیون نی ذکر زیادہ نہین کیا ہو یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہی فعلان مسکون العین نہین لاتے ہین ھم ب فعلن این مجبول مکشوف مسکن است و بر وزن اصلم است اما اینجا علت دیگر است و ہم در سریع افتد ت دوسرے فعلن بسکون عین اور یہ مجبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو معلات اور کشف سے باسقاط تا معلا اور تسکین سے بسکون عین معلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہ فعلن بروزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو سا فعلن ہوا یہ وزن سابق عربی مین بیان کیا اور فعلن مجبول مکشوف مسکن ہی اس جگہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہ فرع بھی مثل فعلان کے سریع مین آتی ہی ھم سح فاع و این اصلم مقصور ست ت تیسرے فاع اور یہ اصلم مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا ھم رفع و این اصلم محذوف ست ہر دو در سریع و منسرح افتد ت چوتھے فع اور یہ اصلم محذوف ہے صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح مین آتی ہین ھم اینست فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی بر آنچہ گفتہ آمد زیادت شود و جملہ این سی و پنج است ت یہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین فروع تازی سے اور یہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ایک فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین سب پینتیس ہوئین ھم و از اوزان دو وزن دیگر با آنچہ آورده ایم الحاق باید کرد یکے خماسی آن فعلان نست و دیگر ثمانی و آن مفاعیلان است ت اور اوزان سے دو وزن اور انہین ملحق کیا چاہیے ایک خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مجبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اوسکو شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن سے کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے حاشیہ

له ای فعلان بسکون العین [illegible]

لکھا ہے ح قولہ و آن مفاعیلانست مخفی نماند کہ این قسم در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شدہ است ۱۲
پس یاد داشت و احتیاج بفروع سابقہ معنی ندارد تم کلام اس ناصحی پر اسقدر بیباکی انہین کا کام ہے قولہ
و القاب تغیرات بسیطہ در افزاید اعج و مطموس و مدروس مرکب چہار در افزاید مسکن و مخنق و ازل و
مجبوب و مسکن را آن سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد است
و آن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوفست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود و جملہ اوزان
چہل و جملہ القاب غیر مولف[سلّہ] چہل و یک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنے مفرد کے تین پڑھتے
ہین اعج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار پڑھتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہی اور وہ
تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پڑے گا
اور ساکن سبب بخبن گر جائے گا اور متحرک باقیماندہ سبب دو متحرکات سے ملیگا اس صورت مین
تحریک وسط ہو گی پس گویا یہ تغیر بھی مرکب ہوا پس جملہ فروع ایک سے آٹھ ہوتے ہین یعنے فروع تازی
تہتر لکھے تھے اور نیز فروع فارسی پینتیس پڑھے جملہ ایک سے آٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس ہوتے
ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے اور نیز اوزان فارسی دو پڑھے ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زیادہ اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوے اور تیسرا وزن
فعلان بسکون العین بھی فارسی مین ہی مگر وہ تابع فعلان متحرک العین ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسی
واسطے ہر متحرک العین مین ساکن العین جائز رکھا ہے پس وزن سوم گویا منجملہ اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مولف اکتالیس ہوسکتے ہین اسواسطے کہ تیس چونتیس لقب
کی جو تازی مین کی تھی فارسی مین سات پڑھے اعج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوے قم و باشد کہ بعضے تغیرات را سبب مشارکت با تغیرے دیگر لقبے دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن چنانکہ دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود ور بنا از آنکہ یا سقوط ہر دو ہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را کف نبود اما قسم اول خالی نبود
از آنکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود و لا محالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لا بعینہ ہم جائز بود
پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ است اور کبھی یعنے تغیرات کا باعث شرکت تغیر ثانی

سلّہ غیر مولف ازین است کہ بعض را یک نام نہادہ اند مثلاً مطوی مسکن گویند و یکنام ننہادہ ۱۲

کے ایک لقب ا اور ہوتا ہی جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن اور
مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون مین کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین فے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی
نہوگا دو صورتون سے بنا بین یعنے اصل رکن مین ایک صورت یہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جایز نہو
دوسری صورت یہ کہ جایز ہو پس دوسری صورت کیواسطے کوئی حکم نہین ہو عروض مین مگر وہ صورت
پہلی جسمین سقوط دونون ساکنون کا جایز نہو اوسمین بھی دو صورتین ہین ایک یہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا
بہم جایز ہو دوسری صورت یہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا بہم جایز نہو پس اگر جایز ہو لا محالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لا بعینہ بھی جایز ہوگا لا بعینہ کے یہ معنی ہین کہ خواہ اوّل ساقط ہو خواہ ثانی ایک
ذات پر یہ حکم نہین ہو بلکہ مشترک اور شامل دونو ذاتون کے ہی پس کہینگے کہ درمیان ان دونون ساکنون کے
معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جایز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا بھی جایز ہے اور
معنی معاقبے کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص ایک مرکوب
رکھتے ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے معاقبہ ہے
اور معاقبہ نو بحر مین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل اور کامل
اور مدید کذا فی البحر ختہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار وعصب ہوگا ھ وسقوط یکے البتہ
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود سقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دو ساکن دریک رکن افتند یا بکف بود اگر در
دو رکن افتند واگر بکف بود سقوط دیگر یا بقبض بود اگر دریک رکن افتند یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد در رکنی را
کہ بمعاقبہ مخبون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم ماند بری خوانند واگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جایز نبود لا محالہ سقوط یکے لا
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ ہست اور اون دونون ساکنون مین سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن مین ہین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گریگی مفتعلن ہوگا یا بکف
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین ہین مثل فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہوگا فاعلاتن

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اوّل کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن میں ہوں مثل مفاعیلن کے کہ کف سے مفاعیل
ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بجنین جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن کے کہ
جنکے بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھ معاقبے کے مخبون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے اوسکو
صدر کہینگے اسواسطے کہ یہ سقوط صدر رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے مکفوف
ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہینگے اسواسطے کہ یہ سقوط آخر رکن میں واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مخبون اور ایک جانب مکفوف مثل
فاعلاتن فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہینگے اسواسطے کہ حذف حرف سببکا دونوں طرفون
رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم ہیگا کسواسطے کہ ثابت رکھنا بھی دونونکا جائز
ہے اوسکو بری کہینگے اسواسطے کہ بری بفتح اول و کسر ثانی و تشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر
ثبوت دونوں ساکنونکا بہم جائز ہو اور لا محالہ سقوط ایکا لا بعینہ واجب ہو پس کہینگے کہ درمیان
ان دونوں ساکنوں کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھ بحر میں آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب میں
کہ ایک ان دو سببونمیں ثابت رہتا ہے وجوبًا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبًا پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع
میں ہے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب میں ہے خبن یا طے واجب ہے
چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب
اور جدید میں مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح میں نکال لیا اور بحر خفیف میں جائز شرح خزرجیہ سے اور بھی
مراقبہ لغت میں باہم ایک دیگر نگہبانی کرنا ہے پس فرق معاقبے اور مراقبے میں یہ ہوا کہ معاقبے میں ثابت
رکھنا دونوں ساکنوں کا بھی جائز ہے اور گرانا ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے میں ثابت رکھنا دونون
ساکنوں کا جائز نہیں اور سقوط ایک کا واجب ہے اور محقق علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قسم دوسرا حکمے نبود
یعنے جہان سقوط دونوں کا معًا جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن میں اوسمیں کچھ حکم نہیں
یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہیں مگر عبد اللہ خزرجی نے اوسکو معانقہ لکھا ہے پس معانقہ عبارت ہے
جواز حذف ہر دو ساکن کا اور دو سبب معًا یا باقی رکھنا دونوں کا معًا یا حذف ایک کا لا بعینہ اور
وہ سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز میں مستعمل ہوتا ہے ہم فصل ہشتم در تفصیل اوزان مستعمل

اکنون ہمگی چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین تفصیل بحرہا و وزنہا کہ در ہر بحر استعمال
کردہ اند مشغول شویم و عدد عروضہا و ضربہا چنانکہ عادت عروضیان عرب است ایراد کنیم و اینجا
ما را در عروض پارسیان عدد اوزان ایشان بتحقیق نزدیکتر آید در ہر موضع شرح دہیم فصل سابق میں
تفصیل اوزان مستعمل ہر بحر میں جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحروں اور وزن
استعمال ہر بحر میں مشغول ہوتے ہیں ہم اور عدد عروض و ضرب کے جیسا کہ عادت عروضیان عرب ہے
ذکر کرتے ہیں ہم اور جو کچھ کہ بیچ عروض اہل فارس کے عدد اوزان اہل فارس میں تحقیق ہوا اسکے حکم
بیان کرتے ہیں ہم و عادت عروضیان چنانست کہ ہر وزنے را بیتی بمثال آرند و ابیات عرب
عرب مشہور ہیں ان ابیات اور نہ کہ خلیل احمد آوردہ است چہ در ان عروض تصرف رفتہ است پس ما نیز ہمان
ابیات شاہد آوردیم و شواہد زحافات کہ او آوردہ است تقویت کردیم اما در عروض پارسیان چون
ہیچ دیگر آوردہ اند ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچہ اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار وزنہا
است کہ تحقیق ہیچ بیت وزن آن [illegible] و ایراد امثلہ باز اوی ہمہ اقتضای تطویل بی فائدہ میکند بعضی
مثالہا [illegible] از ان حاصل شد بیاوردیم و از تطویل کنارہ کردیم چنانکہ خلیل احمد کردہ است و دیگران باو
اقتدا کردہ اند اور عادت عروضیوں کی ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتے ہیں
اور بیتیں عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتیں لاتے ہیں کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوسمین کوئی تصرف
نہیں ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتیں بعینہ لائینگے اور ابیات شواہد زحافات کہ خلیل احمد لایا ہے
ہم نے اوسکی تقویت کی مگر عروض فارسی میں ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے بھی رعایت
ابیات معین کی نہیں کی جیسا اتفاق ہوا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہیں کہ جب تحقیق کیجیے
[illegible] اونکی مثالیں لانا تطویل بیفایدہ ہے بعضی مثالیں کہ اونکی احتیاج تھی نہیں لاتے
[illegible] کی مثالیں ضروری تھیں اور ابتدا طویل سے کی ہے جیسے خلیل احمد نے ابتدا اوس
کی ہے اور [illegible] پیروی خلیل احمد کی ہم طویل سے [illegible] است کہ بنا [illegible] گویان خاص
[illegible] مفاعیلن چہار بار باشد و در بنا [illegible] تازی
[illegible] مخذوف بکار دارند پس از ان
مستعمل [illegible] باشد [illegible] شعر فارسی

اسمین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دایرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور شاید مین یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اوّل ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سوا مصرع کے کہ اوسمین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنی آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مطلع مقبوض یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنی فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف اور مطلب تقریر عروض و ضرب سے یہ ہے کہ شاعر جب مصراع اوّل مین عروض واحد اور مصراع ثانی مین ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض و ضرب مین روا نرکھے مگر قدمانے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید کہتے ہین یہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اون تین اوزان کے شواہد یہ تین شعر ہین شعر ابا منذر کانت غرور صحیفتی ۰ ولم اعطکم فی الطوع مالی ولا عرضی عروض مقبوض است و ضرب سالم و تقطیعش بدینگونہ ابا من فعولن ذر کانت مفاعیلن غرور فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن ولا عرضی مفاعیلن و عادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہر کہ قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد و آنکہ فہم نکردہ باشد اورا صد چندین سود نکند پس با تخفیف تقطیعات را بمی آریم و بریک مثال بپارسی اقتصار کنیم ترجمہ پہلا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہ ہے کہ اے ابا منذر فریب تھا خط میرا انہین دیا مینے تمکو مال اپنا اور عزت اپنی یعنے میرا خط برضامندی لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ جملہ شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہ تقطیع نہ لاوینگے فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ تقطیعات لکھے جاوینگے

شعر ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا ۰ و یاتیک بالاخبار من

لم تزودِ ٭ عروض و ضرب ہر دو مقبوض اند ت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنی مفاعلن و یہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہ ہے قریب ظاہر کریگا زمانہ واسطے تیرے وہ چیز
کہ جسکا تھا تو جاہل اور لائیگا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تونے اوسکو یعنی
مسائل شرعی بدون طمع اور اجرت بیان کریگا تقطیع یہ ہے ستبدی فعولن لکل ایا مفاعیلن ماکن
فعولن تجاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا خبا مفاعیلن منلم فعولن تزود دی مفاعلن ھ ح شعر
اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم ٭ والا تقیموا صاغرین الرؤسا ٭ عروض مقبوض و ضرب محذوف
ت عروض اس شعر کا مقبوض یعنی مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنی فعولن معنی شعر کے یہ ہین
راست کرو اے بنی نعمان ہمسے سینے اپنے یعنی کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنیوالے
سرونکے یعنی سردارون کے یعنی ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہ ہے اقیمو فعولن بنن نع مفاعیلن نعن ما
فعولن صدورکم مفاعلن و اللا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غرین تر فعولن رؤسا فعولن ھ وبتشیر وزن
وزن فعولن کہ ہر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بر شگونہ شعر و فارقت حتی اما ابالی من النوی
والی بان جیرانی علی کرام ت اور اکثر ان وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے ہوتا ہے
مقبوض استعمال کرتے ہین یعنی فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھا معنی یہ ہین کہ او
جدائی کی یعنی یہان تک کہ ڈر نہین کہتا ہون مین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھپر ہمسائے بزرگ
یعنی ہمسائے نزدیک میرے آئین اور اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکرون اور اونکی دشمنی سے
نہ ڈرون تقطیع یہ ہے وفارق فعولن تحت تا ما مفاعیلن ابالی فعولن من نوا مفاعلن وان یا
فعولن نجیرانی مفاعیلن علی ی فعول کرامو فعولن لواردشمنی کرنا مستحب ہے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب سے ھ و در ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کنند و ضرب بر حال خود بگذارند ت اور سب اوزان مین مطلق جس جگہ بیت مصرع لاتے ہین
یعنی مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنی مطلع کی عروض و
ضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنی تمام ابیات قصاید مین
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین ھ واما الطریق زحاف در طویل صدر مقبوض اثلم

واخرم شاید و حشو مقبوض و مکفوف و ابتدا مقبوض و گاہ اثلم و اثرم اما سخت نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد میان یا و نون ت و اما بطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول و اثلم
یعنے فعلن و اثرم یعنے فعل لایق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول اور مفاعلن اور مکفوف یعنی مفاعیل اور
ابتدا یعنی رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لایق ہے مگر
ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اطالب من اسود بیشہ دونہ ؛ ابو مطر و عامر
و ابو سعید ؛ معنی یہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کہتا ہوئے ہین ابو مطر اور عامر اور
ابو سعید تقطیع یہ ہے اطا فعول لب من اسو مفاعلن د بیش فعول شہ دونہ و مفاعلن ابو مط فعول طرن
و عا مفاعلن مرن و فعول ابو سعدن مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شاقتک احداج سلیمی
بعاقل ؛ فعیناک للبین تجودان بالدمع ؛ معنی یہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای معشوقہ سلیمی نے
موضع عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمی
فعولن بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کللبین مفاعیل تجودا فعولن بند و معنی مفاعیلن مثال اثرم
شعر یا ملک ربع و ارس الرسم باللومی ؛ لا سما عفی آیاتہ المور و القطر ؛ معنی یہ ہین بجبان مین لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہی جو واسطے اسما کے مٹا ہے نشان اوسکے موج
آب نے اور باران نے مور بالفتح و راء مہملہ موج زدن اور بالضم باد با گرد و خاک منتخب سے تقطیع ہاج فعل
کر بعن و امفاعیلن سمر رس فعولن مبل لوا مفاعلن لا سما فعولن عفالا یا مفاعیلن تہ تل فعولن
ر و تقطر مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض و باقی ارکان سالم ہین اور درمیان مفاعیلن
کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف ایک
کا یا مفاعلن آئیگا یا مفاعیل ہم و اما در فارسی ہیچ بتکلف گفتہ اند بعضے ہم بر منوال عرب گفتہ اند
مثال وزن اول شعر ببردی دل جانم بیک غمزہ ناگہان ؛ ببردی کہ من آدم تو خود بیگناہی ان
تقطیعش ببردی فعولن دل جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زنا گہا مفاعلن ببردی فعولن کہ منا دم
مفاعیلن تخذ بی فعولن گنا ہے را مفاعیلن و در تقطیع فارسی ہمین بریک مثال اقتصار خواہم کرد
ت لیکن پارسی مین جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بعضون نے بر وضع عرب کہا ہے مثال وزن اول
کہ جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی نہ لکھی ہی اور ارسی تقطیع پر اکتفا کی ہے

چنانچہ سابق مین بھی ہی کہا تھا قول ثانی تاکید ہے معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو اے معشوق دل میرا اور جان
میری ایک غمزے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ یعنے وبا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوسے ہم وعادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت برآمد ز رخسار
نگارین من ماہی ٭ مگر باہم از نورش بسوی وصل او راہی ٭٭ و بعد ازین در ایراد مصرعات ہم تقفیہ جمع اہم کرد
ست اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ اوسمین
ایک وہی اور ایک وزن ہوا اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نتھی مثال مصرع اس وزن مذکور کی
بارکان سالم جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے یہہ ہین چہرہ میرے معشوق کا ہوا ایسا چاند کا شاید اوسکی روشنی
مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہوا تقطیع اوسکی یہ ہے برآمد فعولن ز رخساری مفاعیلن نگاری فعولن مین
ماہی مفاعیلن مگر با فعولن ہم از نورش مفاعیلن بسوی وص فعولن لش راہی مفاعیلن اور اسکے ایراد مصرعات
مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضے عروضیان از اوزان عرب تجاوز کردہ اند
و بر قیاس دیگر بحور پارسیان در وافی بر عروض مسبغ و معری با ضرب مسبغ و عروض سالم با ضرب
ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ و عروض مقبوض با ضرب
مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و بہ مسدس و مربع ہم مثالہا آوردہ اند و
این ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود مثالہا اینکہ گر جدا جدا بدینگونہ بیت من از غم گذارانم تو بی غم گذارانی
من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ست اور بعضے عروضیان پارس نے اوزان عرب سے تجاوز کیا
اور بقیاس بحور فارسی کے وافی مین یہ اوزان لائے ہین عروض مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی
مفاعیلن مسبغ سے مفاعیلان یا معری ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان اور عروض سالم یعنے مفاعیلن سالم ضرب
سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان یا مقبوض معری کے یعنی مفاعلن یعروض
مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کی یعنی مفاعیلان اور عروض مقبوض
یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن و مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے یعنی فعولن اور
دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون فعولن
یا مختلط یعنے عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی مثالین لائے ہین یعنے
مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے ح بل عروض مقبوض و ضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال ست نگاری کجا ہمتا بخوبی ندامتش ٭ چگوئی گر ابا شد بعشقش صبوری ٭ معلوم ہو کہ یہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف میں داخل ہے احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور رسالہ میں خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن میں لکھی ہے معنی اوسکے یہ ہین یعنی مین غم سے گذارش کرتا ہون اور تو بیغم گذارش کرتا ہے مین عشق سے نالان ہون تو بے عشق نازان ہے تقطیع یہ ہے منز غم فعولن گذارانم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازانی مفاعیلن منز عشق فعولن فنالانم مفاعیلن بتی عشق فعولن فنازانی مفاعیلن ہم و اگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض و ضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت گردد ست اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہ زیادہ خوشنما ہے اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے فارسی مین مزاحف لانا نچاہیے اسواسطے کہ یہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے کتب سے ڈھونڈھکر لکھنا مشکل اور موزون کر کے لکھدینا سہل مگر تطویل بیفایدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھنا ارکان کا کافی ہے اور یہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا ان زحافون مین نکل آئے تو تقطیع مشکل نہ ہو ٭ مدید ہم از بحرہای نازیان است و اصلش در دایرہ فاعلاتن فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و او را سہ عروض و پنج ضرب باشد و برشش وزن مستعمل ست و شواہد این شش بیت ست ٭ مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دایرہ مین فاعلاتن فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف ہین اور چھہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چھہ ہین اونکی بیتین یہ ہین ٭ اشعر یا لبکر الشروا لی کلیبا ٭ یا لبکر این این الفرار ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ٭ پہلا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنے فاعلاتن ترجمہ یہ ہے کہ اے قبیلہ بکر میری خبر کو پہونچو اور بھیجو میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہان ہے گریز کلیب بالضم و فتح لام تصغیر کلب

اوربام الکبر دکاکہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہ ہے یا لبکر فاعلاتن النشر و فاعلن
نی کلیبین فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این ایی فاعلن نلفرار و فاعلاتن ہم ب شعر
لا یغرن امرا عیشہ کل عیش صائر للزوال ؛ عروض محذوف وضرب مقصور ست دوسرا شعر
یہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے یعنی فاعلان
معنی شعر کے یہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل کرنیوالا ہے
طرف زوال کے صیرورۃ بالفتح گشتن و سیل و ادن منتخب سے تقطیع یہ ہے لا یغرن فاعلاتن مرأن
فاعلن عیشہو کلل عیش فاعلاتن صائرن فاعلن لززوال فاعلان ہم ج شعر اعلموا انی لکم حافظ
شاہدا ما کنت او غائبا ؛ ہر دو محذوف اندت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب اوسکی
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہ ہین جانو تم تحقیق مین اسواسطے تمھارے نگہبان ہون حاضر
ہوئین یا غائب تقطیع یہ ہے اعلمو ان فاعلاتن نی لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن ما فاعلاتن
کنت او فاعلن غائبن فاعلن ہم ء شعر انما الزلفاء یاقوتۃ ؛ اخرجت من کیس دہقان ؛ عروض
محذوف وضرب ابتر است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن
اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہ ہین نہین ہے زن زلفا مگر ایک یاقوت
کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستقل ہے تقطیع اوسکی یہ ہے انن مزل فاعلاتن فاء یا فاعلن
قوتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس دہ فاعلن قانی فعلن ہم ہ شعر یلتقی عقل الفتی فی
حیث تہدی ساقہ قدمہ ؛ ہر دو مخبون محذوف اندت شعر پانچوان جو محقق علیہ الرحمۃ نے
لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مخبون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک عین ترجمہ یہ ہے
واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جس طرح رہبری کرتی ہے پنڈلی
اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت مین کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ؛ تقطیع اوسکی یہ ہے للفتا عق فاعلاتن لن
یعنے فاعلن بہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن ہم و شعر رب نار بت
ارمقہا تقضم الہندی والغارا ؛ عروض مخبون محذوف وضرب ابتر ست چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مخبون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنی فعلن بسکون

عین معنی یہ ہین اکثر آگ کو وقت رات کے دیکھتا تھا مین کہ توڑتی تھی عود ہندی کو اور غارا
کو یعنی تونگر تھا مین اور غارا خوشبودار درخت ہی تقطیع یہ ہے رب بنارن فاعلاتن بت تارغا فاعلن
متھا فعلن تقصل ہین فاعلاتن دی ابول فاعلن غارا فعلن ہم وبعضے مسطور ر واداشتہ اندا خلیل
نیاورده ست ت اور بعضون نے یہ بحر مشطور روا رکھی ہی یعنی مربع اور خلیل نہین لایا ہی جیسے بیت
یا لمبکرلا تتنو پا لیس فی اھین دنی پ تقطیع یالبکرن فاعلاتن لا تنوفا فاعلن لیس فی احی فاعلاتن تن
ونا فاعلن اور زجاج نے اسکو ربل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف
خبن و کف و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ت اور
بطریق زحاف کے خبن یعنی فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات آتا ہے
صدر و ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان
نون فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہینگے یا ایک ان دونون مین
مین گریگا مثلا فاعلات فعلن این بحر مین نہ آئیگا ہم اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحرہا می اشان
در وافی عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مخبون یا مقطوع و در مثمن
مسدس[۱۲]
مخبون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور یا ہر دو مقصور یا محذوف
یا مختلط و عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب مخبون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و امثلہ
آورده و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ لطیف تر دیگر وافی بود و ہم سالم چنانکہ بیت یاد ہ برگیر آے
صنم زود بردار و بزن پ چند خواہی خورد و غم دور کن از دل خزن پ ت و اما فارسی مین بہ تکلف
سوا فق اور بحور عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنی فاعلان یا دونون سالم
یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض سالم یعنی فاعلن اور
ضرب مخبون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مخبون یعنی فعلن
یا دونون عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہ فعلن اور ایک جگہ فعلن
اور مجزو مین دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور
یعنے فاعلات اور دونون مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنی
ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مخبون محذوف یعنے

اور وہ جو کہ زحاف سے عروض مین آتی ہین عروض مخصوص ہین ۱۲

فعلن بتحریک عین اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنی فعلن بسکون عین استعمال کیا ہی اور مثالین اونکی لائی ہین اور مشطور یعنی مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سے موافق طبع وافی ہے اور سالم بھی بیت اونکی مثال کی مرقومہ متن ہی بادہ زدن اوسین بمعنی شراب نوشیدن ہی اور حزن بمعنی غم اور یا الصنم بمعنی اندوہ منتخب و کشف او غیاث سے تقطیع یہ ہی بادہ رگی فاعلاتن ری صنم فاعلن زود بردا فاعلاتن روزن فاعلن چند خواہی فاعلاتن خرد غم فاعلن دور کن از فاعلاتن دل حزن فاعلن هم و همہ ارکان مخبون نیز گفتہ اند و هم از دیگران بهتر بود بدینگونہ بیت زلبانت بسرا بیکے بوسہ چرا شہ نکنی شاد مرا تو بسی زہ ندات اور سب ارکان مخبون بھی کہے ہین اور یہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبہا سے خود تقطیع یہ ہی زلبانت فعلاتن بسرا فعلن بیکے بو فعلاتن سہ چرا فعلن نکنی شا فعلاتن د مرا فعلن تو بسی فعلاتن زہ ندا فعلن هم و مشطور این بحر از بہر آنکہ برمل نزدیکتر بود خوش آید بدینگونہ بیت یکروای بیدادگر لطف کن در ما نگر بیت اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع بسبب اسکے کہ رمل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہے یکر اے بی فاعلاتن دادگر فاعلن لطف کن در فاعلاتن ما نگر فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چار بار بود بہرامی از فرالاوی شاعر نقل کردہ است کہ او بروانی این بحر شعر گفتہ است و یک بیتش اینست بیت نگارے دلربائی ربود از من دل من بیبل چگونہ از و بوسہ ستانم بیت مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چار بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وافی مین شعر کہے ہین ایک بیت اوسکی یہ ہے محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی تقطیع یہ ہے نگارے دل مفاعیلن ربائی ربود از من مفاعیلن دل من فعولن بیبل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین هم و مجزو اخرب مبنی هم از شعرا و اینست شعر بر نور جہان سیہ و تنگست تا یا شمن آن بت بجنگست اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی بیت ہی جو متن مین لکھی ہے شمن بمعنی بت پرست بران اور سراج او غیاث سے اشارہ طرف عاشق کے کہ معشوق بت پرست کے یہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھون مین سیاہ اور تنگ ہے جب سے عاشق بت پرست لڑا ہے مثل شمن سے بمعنے ہیچ مین تم کو آ

یعنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہ ہے پر تو مفعول جہاں فعول بہو شکست مفاعیلان تا
باش مفعول مناببت فعولن بجنگ است فعولان صدر و ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اوّل مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و معری و مخلط ذکر کردہ
مجزو محذوف و مقصور و مخلط و ہمچنین اخرب و مکفوف ست اور اسی قیاس پر وافی مین یعنی مثمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن یا مفاعیلن
اور مخلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنی
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مخلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اوسیطرح
اخرب یعنی مفعول اور مکفوف یعنی مفاعیل صدر و ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر شعری
برین بحر معلوم نشدہ است ت محقق علیہ الرحمۃ نے یہ عبارت بعد بیان فراحفات کے لکھی ہے
مطلب یہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت فراحفات مین اس بحر کی نہین سنی گئی
صاحب حاشیا ین مطلب کو نہ سمجھا اور یہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم آہ بیشتر ازین
اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف علام ناتمام است تم کلامہ بس
دونون شعر کہ رسایل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم از بحر ہای
تازیا نست و اصلش در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب است و بہ
شش وزن مستعمل ست دو وافی و چہار مجزو و ابیات آنست ت بسیط بھی بحر تازی ہے
اور اصل اوسکی دایرے مین مستفعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور سالم
اور مقطوع اور پانچ ضرب ہین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال و سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین مقطوع
فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہ دو ضربین ہوئین کہ
دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہ حاشیہ لکھا
ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون مقطوع و مذال و سالم و مشتوال تم کلامہ بس مجہول ہے بحر مین کوئی
ضرب ہین سوا ایجاد بندہ اور چہ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند از روے احتمالات عقلی کئی بندہ
وزن ہوسکتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر چہ استعمال مین ہین دو
وافی اور چہار مجزو و بیتین یہ ہین ہم اشعر یا حار ولا اریٰن منکم بدا ہتہ کلم لم یلفتا

سوقة قبلی ولا ملک ٭ عروض وضرب ہر دو مخبون ست ست پہلا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہ ہین اسے حارث
چاہیے کہ نہ ڈالا جاوے ہمین بیچ اوس بلا مین کہ ڈالا گیا ہوا وہمین کوئی بازاری قتل میرے اور
نہ بادشاہ اور مراد بلا سے ہجو ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ مین تمہاری ہجو کرون ایسی کہ کبھی کسی
نے نہ کی ہو تقطیع یہ ہے یا حار لا مستفعلن ارمین فاعلن بکم بہا مستفعلن ہتین فعلن لم یلقہا مستفعلن
سوقتن فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن م ب شعر قد اشہد الغارة الشعواء تحملنی جرداء
معروقة اللحیین سرحوب ٭ عروض مخبون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت از وافی است ست
دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اوسکا مخبون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع ہے یعنے فعلن بسکون
عین ہے معنی یہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون مین تاراج سے متفرقہ مین درحالیکہ اوٹھاتی ہے مجکو
اسپ مادہ کم گوشت کلا اور دراز یہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع یہ ہے قد اشہد ل
مستفعلن غارتش فاعلن شعواء تحم مستفعلن ملنی فعلن جرداء مع مستفعلن روقتل فاعلن لحیین سر
مستفعلن حوبو فعلن اور یہ دونون بیتین وافی ہین م ج شعر انا ذممنا علی ما خیلت
سعد بن زید وعمرا من تمیم ٭ عروض سالم وضرب مذال است ست تیسرا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہ ہین بتحقیق کہ ہجو کی ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع اوسکی
یہ ہے انا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ما خیلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن دن وعم فاعلن رن من
تمیم مستفعلان م ر شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا ٭ مخلولق دارس مستعجم ٭ عروض ضرب سالم است
چوتھا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی ہین
[illegible] کیا ہے توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ اور
[illegible] حالات معشوقہ سے تقطیع یہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن
[illegible] مستفعلن [illegible] فاعلن [illegible] مستفعلان م شعر سیروا معا انما میعادکم ٭ یوم الثلثاء
بطن الوادی ٭ عروض سالم وضرب مقطوع است ست پانچوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض
اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مستفعلن معنی یہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سوا اسکے

سنین ہو کہ وعدہ تمہارا روز شنبہ کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہ ہے سہر و شنبہ
مستفعلن انتما فاعلن میعادکم مستفعلن یوم تشنا مستفعلن ثنا ربیۃ فاعلن تلوادی مفعولن ھم شعر
ما ہیج الشوق من اطلال ۞ اضحت قفارا الوحی الواحی ۞ عروض و ضرب ہر دو مقطوع مخلع و این ہر دو
مجزو ست و این بیت آخر را مخلع خوانند ست جیسا شعر جو مرقوم ہوا ہے اسمین عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائے میرے شوق کو وہ مکانین کہ آثار
خانہا سے معشوق ہے کہ خالی ہوے ہین مثل مکتوب کا تب کے دلالت مین اور تکلف کر دیا ہے
کے یا مثل حروف اور نقطہا کے متفرق کے تقطیع یہ ہے ما ہیج الش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالا
مفعولن اضحت قفا مستفعلن ر نکوح فاعلن ملواحی مفعولن یہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض فی الضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ھم وہ دیگر ارکان مخبون بکار دارند وہ
مستفعلن مطوی مخبون بکار ندارند و عروض و ضرب مقطوع را مخبون روا دارند تا بوزن فعولن بیت
اور سوا عروض و ضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر لقد خلت
حقب صروفہا عجب فاحدثت غیرا و اعقبت دولا ۞ معنی یہ ہین کہ تحقیق گذری ہین زمانے
کہ گردشین انکی عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا فعلن عجبو فعلن فاحدثت مفاعلن غیرن
فعلن و عقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون کر کے
استعمال کرتے ہین یعنی مستفعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون کی
کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انہم لقیہم رجل فاخذوا مالہ و ضربوا عنقہ ۞ وزن اسکا
فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر و ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب مقطوع
کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بروزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی شعر
اضحت والشیب قد علانی یدعوا حثیثا الی الخضاب ۞ معنی یہ ہین صبح کی ہے اور
پیری نے مجھپر دوڑی در حالیکہ بلاتی ہے اندوہ سے برانگیختگی کے طرف خضاب کے تقطیع یہ ہے

الصبوت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن یدعو حتی مستفعلن ثم الال فاعلن خضابی فعولن
هم ... آمده از مجزو در شواذ که خلیل نیاورده و آن اینست که شعران شواز و نشوه ؛
جنب البا ... ؛ عروض مجبون اخذ ست و ضرب مجبون و مقطوع ست اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مجبون
اخذ ہے یعنے فعل اور ضرب مجبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہ ہین تحقیق کہ کیا باور نشا اور دوڑنا
شتر ... اور نا قد قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخرین ہے تقطیع یہ ہے ان سوا مفتعلن
ان وشق فاعلن وتن عقل وجنبل فعلتن بازلل فاعلن اسونی فعولن اور وہ بیت آخر
یہ ہے بیت من لذة العیش والفتی ؛ الدهر والدهر ذو فنون ؛ معنی ظاہر ہین هم و اکثا
در پارسی بتکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
با ضرب مجبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مجبون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مجبون معری و مذال با ضرب مذال و عروض مجبون با ضرب هم مجبون یا اعرج یا مقطوع و در مجزو
بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض اعرج
یا مقطوع با ضرب هم اعرج یا مقطوع امثله آورده اند و درین دو ضرب اخیر خبن هم بکار رود تا با وزن
فعولان یا فعولن آید ست اما فارسی مین بتکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح ؛ کہ عروض مذال
یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم یعنی فعلن
کی اور عروض سالم یعنی فاعلن ساتھ ضرب مجبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال یعنی فاعلا
و یا ضرب مجبون یعنے فعلن یا ضرب اعرج یعنے فاعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی اور
عروض مجبون معری یعنے بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھ ضرب مجبون
مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مجبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھ ضرب مجبون یعنے
فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن بسکون عین کے اور مجزو
مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان ساتھ ضرب
مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھ ضرب سالم یعنے مستفعلن و اعرج
یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنے مفعولن

سالقہ ضرب اعج یعنے فعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالیں انکی لائے ہین اور ان دونون ضربون
اخیر مین یعنی مفعولان اعج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ بر وزن فعولان یا فعولن
لائے ہین ہم وقومی بنداراند کہ مخلع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است در بسیط مجزو و نہ چنان است
بل مخلع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ت ا د
ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہو بلکہ
مخلع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسمین مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن
خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر بدون تقسیم پس ایسے وزن کا نام مخلع
ہے بسیط مجزو مین ہم و بپارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون بکار دارند یا ہر جا فاعلن بود مخبون بود و
لبس وشاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن
قصیدہ مطرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعلن کہ آن ہر جائیکہ خواہند شاید مثال دائی عروض
وضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا ؛ ہر گز نگوید مرا برخیز و یکدم بیا ت اور پارسی
مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جائے اور لبن یعنے
یعنے فعلن پس یہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن اور چاہیے کہ دونون
مستفعلن مطوی ہون یعنے مفتعلن پس یہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اور بہتر
یہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہ وہی لائین مگر تسکین اوسط مفتعلن اور
فعلن مین جس جگہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم کی شعر جو مرقومہ متن ہے
تقطیع یہ ہے از عشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادام مستفعلن در بلا فاعلن ہر گز نگو مستفعلن
ید مرا فاعلن برخیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرد بفتح میم وتشدید طا مفتوح و کسر استقیم وبریک
وتیرہ شوندہ وعقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح اور غیاث سے ہم واگر عروض و
ضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود بر بنگونہ شعر کردم زرہ وکے صفا منزل
بکوے وفا ؛ دیدم نگار مرا جائے شگرف وچہ جات اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے اور لفظ مرا
اوسمین یعنی خود را ہی تقطیع اوسکی یہ ہے کردم زرہ مستفعلن می صفا فعلن منزل بکو مستفعلن ی وفا فعلن

شعر بہ مستمندی مکن دیدم نگا مستفعلن رمرا فعلن جاہی شکنہ مستفعلن من چہا فعلن ہم مثال مجزو سالم
چندین ستم ؎ کو بر نیا ورد از عشق تو دم ت مثال مجزو سالم کی جو مر قومہ متن ہے اور معنی اوس شعر کے یہ ہین ایسے عاشق غمگین پہ ستم نہ کر کہ او سنے تیرے عشق سے دم نہین مارا یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اوسکی یہ ہے بہ مستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن کو بر نیا مستفعلن ورد از عشقے فاعلن تو دم مستفعلن بعضے نسخون مین بجائے بر نیا ورد برنے آرد ہے پس دونون صحیح ہین مستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازا بمعنے حاجتمند اور یہ مرکب ہے مُست بالضم اور مند سے مست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند او مست بمعنی حاجت ہے غیاث سے ہم مثال مخلع مجنون شعر کشتم بدرد از تو من نگارا ؎ آن بہ کہ یکرہ کنی مدارا ت مثال مخلع مجنون کی جو مرقومہ متن ہے مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب والعروض ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب مفعولن مقطوع کو مجنون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنے یکبار ہے معنی شعر کے یہ ہین غلطان ہو مین بسبب درد کے یا ہوا ہین صاحب درد تیری عشق مین اے معشوق بہتر یہ ہے کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی تقطیع یہ ہے کشتم بدر مستفعلن د از تو من فاعلن نگارا فعولن ۱۱ بہ کہ یک مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑہا اور یہ لکھا ح معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب توا ے نگار تم کلامہ اور صاحب شرح نے اوس سے اعتراض بیجا کیا مگر اپنے معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین نقش صاحب میزان الافکار گویہ معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب توا ے نگار تم کلامہ این معنی در بطلن قایل است وازالفاظ شعر ہرگز پیدا نیست او گا معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا قانون پیدا گشتہ واگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود بیامیزند تا معنی خیز گردد و حال آنکہ کشتم بکاف فارسی فعل ناقص است کہ اسم و خبر مے خواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم ست و لفظ بدرد کہ ظرف است متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر کشتم باشد و حقیقت اینست کہ از لطف معنی رو گرفتن و در پے تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرینست الحق کہ بر قایل آن صد آفرین است تم کلامہ ہم مثال ہست مجنون بیایست چرا سے ہے بہت من ہمین سے نگرد ؎ بیک دو بوسہ ہے غم از دلم ببرد

ت مثال سب ارکان مخبون کی جیسا کہ بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے چراہمی مفاعلن بت
من فعلن ہمین نمی مفاعلن نگر و فعلن و بو مفاعلن سہی فعلن خمز و لم مفاعلن نہر فعلن ھ مثال
مطوی از مجزو شعر دور مدار اے صنم لب ز لبم ؛ تا بفزاید بدل در طربم ؛ ت مثال مطوی کی مجزو
سے جیسا کہ مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہی دور مدا مفتعلن رصنم فاعلن لب ز لبم مفتعلن تا بفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن در طربم مفتعلن ھ وما انشلہ اوزان فارسی از آنجہست تمام نمی آریم کہ
برین بحرہا در پارسی شعر یافتہ نشود و الا مثالہای کہ بتکلف گفتہ باشد اینست بحرہاے دائرہ
مختلفہ ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام و کمال اس جہت سے نہین لاے کہ ان وزنون
مین شعر پارسی پائے نہین جاتے و الا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف
کہی ہین یہ ہین بحرین دائرہ مختلفہ کی ھ وافر ہم از بحرہاے تازیان است و اصلش در دایرہ
مفاعلتن باشد شش بار و در بنا اورا دو عروض و سہ ضرب باشد و بر سہ وزن آید یکی وافی و دو
مجزو ابیات اینست ت یہ بحر بھی بحور تازی سے ہی اور اصل اسکی دایرے مین مفاعلتن ہے چھہ بار اور
استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضربین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہ ہین ھ اشعر لنا غنم نسوقہا غزار
کان قرون جلتہا العصی ؛ عروض و ضرب ہر دو مقطوف است و این وافی ست ت پہلا
شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین معنی یہ ہین ہمارے پاس گوسفند
ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین بڑالی اونکی مانند عصا
کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ بمعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے جلہ بکسر و تشدید
لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور پانی اور
میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن غزار و
فعولن کان قرو مفاعلتن نجل لتہل مفاعلتن عصیو فعولن یہ وافی ہی ھ ب شعر لقد
علمت ربیعۃ ان حبلک واہن خلق ؛ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعلتن مفاعلتن یہ ہین ہر ایک مصرعہ جانتا ہے
قوم ربیعہ نے یہ کہ تحقیق رسی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد و پیمان تیرا سست ہے

دہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے خلق بہ تحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنا اور اس معنی پر بکسر
لام بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن بحبالہا وا مفاعلتن
ہن خلقوا مفاعلتن ہم ج شعر اعاتبہا وآمرہا ❊ فتغضبنی وتعصینی ❊ عروض سالم وضرب معصوب
وایں ہر دو مجزو است تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور
ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اسکو پس
غضب کرتی ہے مجہپر اور نا فرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہ ہے اعاتبہا مفاعلتن واامرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن اور یہ دو شعر اخیر مجزو ہین ہم و در زحافش در دیگر ارکان
معصوب ومعقول ومنقوص استعمال کنند و در صدر عصب و قصم و عقص و اجم بکار دارند ت اور
سوا عروض اور ضرب کے اور ارکان ہین زحاف معصوب یعنی مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنی مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہ ہے شعر اذا لم تستطع شیا فدعہ ❊
وجاوزہ الی ما تستطیع ❊ عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب
معصوب یعنی مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہ ہے شعر منازل لفرتنا قفار ❊ کانما رسوما سطور ❊ معنی اس شعر کے یہ ہین کہ
مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اونھین مکانات کی مثل سطور کے اور مانند
نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہ ہے منازلن
مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفار و فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور و فعولن مثال منقوص
یعنے مفاعیل کی شعر لسلامۃ دار بحفیر ❊ کباقی الخلق السحق قفار ❊ ترجمہ یہ ہے واسطے حبیبہ
سلامہ کے گہر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع یہ ہے
لسلامہ مفاعیل تدار ب مفاعیل حفیرن فعولن کباقلخ مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار و
فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعصب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول
اور اجم یعنی فاعلن استعمال کرتے ہین ہم وا ما پارسی بتکلف در وافی عروض و ضرب ہر دو سالم یا
ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند و در مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم و ضرب معصوب ت
واما فارسی مین بہ تکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض و ضرب دونون
سالم یعنی مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنی مفاعیلن استعمال کرتے ہین م
و اگر بطریق زحاف ہمہ را معصوب کنند فرقی نباشد میان ہزج و این بحر و ازین جہت باشد کہ اگر
کسے ملمعی بگوید بیتہاے فارسی او از ہزج باشد و بیتہاے تازی او از وافر چہ بتازی ہزج مسدس
نیاید و بپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان ہر دو وزن بہ تسکین و تحریک اواسط متحرکات بیش نیست
ت اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنون کو معصوب کرین فرق نہو درمیان ہزج کے اور اس بحر کی اور
بھی سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر
سے اسواسطے کہ تازی مین ہزج مسدس نہین آتی ہی اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہی اور فرق
ہزج اور وافر کے وزن مین فقط تسکین اور تحریک اواسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن کردہ شدہ
اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسکو کہتے ہین کہ ایک مصرع خواہ
ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور اوسیقدر عربی مین ابیات سے م مثال وافی ہم
سالم بیت بتا غم تو برین دل من بزد علمی ؛؛ چنانکہ از و بگرد جہان شدم علمی ؛؛ ت مثال وافی
کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنی مفاعلتن بیت مرقومۂ متن ہی علم اوس بیت مین بمعنی نیزہ
ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہ ہے بتا غم تو مفاعلتن برین دل من مفاعلتن بزد علمی
مفاعلتن چنانکہ از و مفاعلتن بگرد جہان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن م مثال وافی عروض
و ضرب مقطوف شعر چو برگذری ہمی نگرم بروبیت ؛؛ چرا نکنی بنا نظرے بکارم ت مثال وافی کی
جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہی یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہی چو برگذری
مفاعلتن ہمی نگرم مفاعلتن بروبیت فعولن چرا نکنی مفاعلتن بنا نظرے مفاعلتن بکارم فعولن
م مثال مجزو سالم بیت بدی چکنی بجاے کسے ؛؛ کہ او نکند بجاے تو بد ت مثال مجزو سالم کے
کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکنی مفاعلتن بجاے کسی مفاعلتن کہ او نکند مفاعلتن بجاے
تو بد مفاعلتن م و در مزاحف استعمال غیر معصوب و مقطوف در پارسی نشاید و خلط ارکان سالم
و معصوب شاید چہ تسکین اوسط ہمہ جا جایز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا دو تکلیف
جمع نشود و اگرچہ ہمہ جا ساکن کنند بحر ہزج شود ت اور مزاحف مین استعمال سوا معصوب

مفاعیلن اور مقطوف یعنی فعولن کی بجا ہے اور خلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اسواسطے کہ
تسکین اوسط تین متحرکو نمین سب جگہ جایز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہ پیش
خاطر رہے یعنے جو رکن کہ معصوب آئے سب جگہ قصیدے مین معصوب آئے تا دو تکلف جمع
ایک استعمال لغت غیر کا دوسرا بے انتظامی وزان کی اور اگر سب جگہ مسکن کرین بحر ہزج ہو جائے اسلیے
کہ بحر وافر اصل پارسی مین نہین آتی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم کامل ہم از بحر تازیان
واصلش در دایرہ متفاعلن ششن بار باشد و در بنا او را دو عروض و شش ضرب است و برینہ وزن
آمدہ است پنج وافی و چہار مجزو و ابیاتش اینست ت یہ بحر کامل بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی
دائرے مین متفاعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور احذ اور چھہ
ضربین یعنی سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال ہین اور نو وزن اوس پر آئی ہے
پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اوسکی یہ ہین ہم اشعر و اذا صحوت فما اقصر عن ندی
و کما علمت شمایلی و تکرمی ؛ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر جو محقق نے
لکھا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہ ہین اور جسوقت ہوش مین
آتا ہون نہین نشہ سے پس کوتاہی نہین کرتا ہون مین بخشش سے جیسے کہ جانتا ہے تو منقبت
میری اور کرم میرا تقطیع یہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صرعن ندی متفاعلن
وکما علم متفاعلن تشمایلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن ہم ب شعر و اذا دعوتک عمہن فانہ
نسب یزیدک عندہن خبالا ؛ عروض سالم اور ضرب مقطوع ت دوسرا شعر جو محقق نے لکھا
عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہ ہین کہ جسوقت بلائین تجھکو وہ
عورتین پس نا بینا کرا اونکو یعنی بجا تحقیق کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہی نزدیک
اونکے نقصان تیرا یعنی رغبت طرف عورتون کے باعث بے اعتباری ہی دوسرے معنی یہ کہ اگر
عم کے پکارین تجکو یہ دلیل عدم رغبت ہی طرف تیرے خبال بالفتح تباہی وکمی وہلاک و رنج و دیوانہ
و زہر کشندہ و زرد آب دوزخ کہ از تن اہل نار منفتح شود سے تقطیع یہ ہے و اذا دعو متفاعلن تک عمہن متفاعلن
نفان ہو متفاعلن نسبین یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن خبالا فعلاتن ہم ج شعر
لمن الدیار برامتین فعاقل ؛ درست وغیر ایہا القطر ؛ عروض سالم است و ضرب مضمر احذ

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھا عروض اوسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر اخذ ہے
یعنے فعلن بسکون معنی یہ ہین واسطے کسکے ہین کہریج دو موضع رامہ اور عاقل کے فرسودہ ہوئی ہین
اور متغیر کئی ہین نشان اونکے باران نے عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے تقطیع یہ ہے لمند یا متفاعلن
ربراہتی متفاعلن تفغاقلن تشفاعلن درست دعی متفاعلن یرا ابہل متفاعلن قطر وفعلن م شعر
لمن الدیا دوعفا مرابعہا ٭ ہطل اجش وبارح ترب ٭ عروض وضرب ہر دو اخذ است ت
چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون اخذ ہین یعنے فعلن بتحریک عین معنی یہ
ہین واسطے کسکے ہین کہر کہ دور کیے ہین منازل اونکے باران متوالی رعد آلودہ نے اور گرد با
خاک بردار ندہ نے بارح باد گرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہ ہے لمند یا متفاعلن عفام
متفاعلن بعہا فعلن ہطلن اجش متفاعلن شوبارحن متفاعلن تربو فعلن بتحریک عین م ٭
شعر ولانت اشجع من اسامۃ اذ ٭ دعیت نزال ولج فی الذعر ٭ عروض اخذ وضرب اخذ
مضمر ست واین ہنج وافی است ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا اخذ
یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہے معنی یہ ہین ہر آئینہ تو شجاع
زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاسے وہ شیر کہ اوترا اور جنگ کر مقام خوف وخطر ہین ذعر بالفتح
ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہ ہے ولانت اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن
متہا ذ فعلن دعیت نزا متفاعلن لو یج جفذ متفاعلن ذعری فعلن بسکون عین اور یہہ پانچ
وافی ہین م و شعر ولقد سبقتہم والی ٭ فلم نزعت وانت آخر ٭ عروض سالم
وضرب مرفل است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے متفاعلن
اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہ ہین تحقیق کہ سبقت کی تو نے اون لوگون پر
میری طرف پس نہ ڈرا تو اوس سبقت کرنے سے حالانکہ تو مرد متاخر ہے ای کمتر ہے
سبقتہم باشباع ضم میم ہے اور الی مین یاے ثانی بمتعلق مصرع ثانی ہے اور نزع ردع سے
بالفتح بمعنی ترسیدن منتخب سے تقطیع یہ ہے ولقد سبق متفاعلن تہموا لے متفاعلن
یفلم نزع متفاعلن ہوانت اخر متفاعلاتن م ز شعر یبنت یکون مقامہ ٭ ابدا بمختلف
الریاح ٭ عروض سالم وضرب مذال ست ت ساتوان شعر جو مرقومہ متن ہے

اسکا عروض اوسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان ہے معنی یہ ہین قبر ہے کہ یہی مقام اعلن
ایسا کہ ہمیشہ چلتی ہین وہان ہوائین گرم جدث لفبحتین گو منتجب سے تقطیع یہ ہے جدثن بکو متفا
بمقامہو متفاعلن ابدن تنخ متفاعلن تلفریاح متفاعلان م ح شعر واذا اقتصرت فلا تکن
متخشّعًا وتجمل ؛ ہر دو سالمند ت آٹھوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون
سالم ہین یعنی متفاعلن معنے یہ ہین اور جس وقت ہو تو فقیر لیس ہو تو رسان او صبر جمیل کر
تقطیع یہ ہے واذ فتقر متفاعلن تفلا تکن متفاعلن متخش شعن متفاعلن وتجم لی متفاعلن م ط شعر
واذا ہم ذکروا الاساءة اکثر الحسنات ؛ عروض سالم وضرب مقطوع است واین چہار وزن
مجزو است ت نوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع ہین یعنے فعلاتن
معنی یہ ہین جسوقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیون کا تقطیع یہ ہے واذا ہمو
متفاعلن ذکر لا سا متفاعلن اتا کثر ل متفاعلن حسناتی فعلاتن اذا ہم ہین میہم با شباع ضمہ
ہے اور یہ چارون مجزو ہین م و بطریق زحاف در دیگر ارکان و ضربہا مقطوع و مرفل و مذال
مضمر و موقوص و مخزول بکار دارند ت اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین یعنے صدر اور
ابتدا اور حشو مین اور ضربون مین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال مضمر یعنی مستفعلان
اور موقوص یعنی مفاعلن اور مخزول یعنے مفتعلن استعمال کرتے ہین م واما بپارسی برین بحر بتکلف
گفتہ اند وبر قیاس دیگر شعرہاے ایشان در وافی بر عروض سالم وضرب ہم سالم یا مقطوع یا احذیا
احذ مضمر و عروض مقطوع وضرب ہم مقطوع یا احذ یا احذ مضمر و عروض احذ وضرب ہم احذ یا احذ مضمر
و ہر دو احذ مضمر ودر مجزو بر عروض سالم وضرب مرفل یا مذال یا سالم و عروض مذال وضرب
مرفل یا مذال و ہر دو مرفل و عروض سالم وضرب مقطوع و ہر دو احذ یا ہر دو احذ مضمر یا عروض احذ و
ضرب احذ مضمر مثالہا آوردہ اند واز زحافہا مضمر بہتر باشد وچنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ یکسان یا
ت واما فارسی مین شعرا اس بحر مین بہ تکلف کہے ہین اور بر قیاس اور اشعار عرب کے وافی مین اوپر
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب بھی سالم یعنے متفاعلن یا مقطوع یعنے فعلاتن یا احذ یعنے
فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنے فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع یعنے فعلاتن اور ضرب
مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنے فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنے فعلن بسکون عین

اور عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب بھی احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن
بسکون عین اور دونوں یعنی عروض اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزو میں اوپر
عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مرفل یعنی متفاعلن یا مذال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلاتن
اور عروض مذال یعنی متفاعلان اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان اور دونوں یعنی
عروض اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن
اور دونوں یعنی عروض ضرب احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور دونوں یعنی عروض و ضرب احذ مضمر
یعنی فعلن بسکون عین یا عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین
کی مثالیں لائے ہیں اور زحافوں سے مضمر بہتر ہے اور جیسا کہ استعمال کریں تمام قصیدے میں یکساں چاہیے
معلوم ہو کہ سبکی مثالیں لکھنا تطویل بےفائدہ ہے مگر بعضے اوزان کی مثالیں ہیں ھم مثال ہر دو
سالم ازوافی شعر نکنم بیار کسان طمع کہ جفا بود ٭ نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود ت مثال عروض
و ضرب سالم کی وافی سے یعنی متفاعلن تقطیع شعر مذکور کی یہ ہے نکنم بیا متفاعلن کسان طمع متفاعلن کہ جفا بو
متفاعلن د نہ روا بو متفاعلن د کہ چنین کنم متفاعلن نہ روا بود متفاعلن ھم و مثال ہر دو مقطوع شعر چکنم کہ
جز مراد خود نہ دو دل ٭ چکنم کہ جز بتو دل ہمی نگراید ت اور مثال عروض اور ضرب مقطوع کی یعنی فعلاتن
تقطیع شعر کی یہ ہے چکنم کہ جز متفاعلن مراد خود متفاعلن نہ دو دل فعلاتن چکنم کہ جز متفاعلن بتو دل ہمے
متفاعلن نگراید فعلاتن ھم مثال ہر دو مرفل از مجزو شعر ہمہ جہان تو یکی نہ بینی ٭ چو نگاہ میں بسفید کاری
ت مثال عروض و ضرب مرفل کی مجزو سے یعنی متفاعلاتن تقطیع شعر کی یہ ہے ہمہ جہا متفاعلن تو یکی
نہ بینی متفاعلاتن چنگاہ میں متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری یعنی صلاحیت اور جوانمردی
ہے ھم مثال ہر دو سالم شعر نہ روا بود کہ جفا کنی ٭ بکسے کہ با تو وفا کند ت مثال عروض اور ضرب
سالم کی مجزو سے یعنی متفاعلن تقطیع بیت کی یہ ہے نہ روا بود متفاعلن کہ جفا کنی متفاعلن
بکسے کہ با متفاعلن تو وفا کند متفاعلن ھم مثال ہر دو احذ بیت نہ نکو بود کہ کنی ٭ تو ہمیچ رو
بدی ت مثال عروض و ضرب احذ کی مجزو سے یعنی فعلن بتحریک عین تقطیع بیت
کی یہ ہے نہ نکو بود متفاعلن کہ کنی فعلن تو ہمیچ رو متفاعلن بدی فعلن ھم مثال مزاحف
ازوافی شعر روزی بود کہ عشق تو بسر آید ٭ یا آن دلت بہر من بگراید ٭ رکن اول مضمر

و دوم موقوص و سوم سالم ہست وہمہ قصیدہ ہمچنین باید مثال مزاحف کی واقی سے جو شعر
مرقومہ متن ہے اور اس شعر بسر آیدی یعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجاے یا آنکہ ہی تقطیع
اوسکی یہ ہی بروزی بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن بسر ابدی متفاعلن یا اادلت مستفعلن مہر
من مفاعلن بگر ایدی متفاعلن رکن اوّل مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم موقوص
ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم یعنے متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے یعنے
تبدیل اور تغییر ارکان کی بہتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثمن بھی لاے ہین
مرزا بیدل لکھتے ہین بیت ؂ کدام آئینہ مائلی کہ زفرصت این ہمہ غافلی ؛ تو نگاہ دیدۂ
بسملی شرہ واکن وبہ کفن درآ ؛ تقطیع چار بار متفاعلن ہے اور یہ وزن مطبوع ہے اور مزاحف
مضمر بیت ہے بیت ؂ صنما خیالت راچہ شد کہ بماندار داتِ لفتی ؛ جملہ زداغت کزوفا
بسر م گداز دشتے ؛ تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے مم وایرادو دیگر مثالہا تطویل بیفایدہ
اقتضا میکند اینست بحرہاے دائرہ موتلفہ ست اور لکھنا اور مثالون کا باعث تطویل
بیفایدہ ہے یہ ہین بحرین دائرہ موتلفہ کی مم ہزج این بحریہ نزدیک عرب و عجم مستعمل است
واصلش تا زیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار ست و در بنا مجزو بکار دارند واو را یک
عروض و دو ضرب باشد ہر دو وزن آید و بینہا ئش اینست ست یہ بحر نزدیک عرب و عجم کے
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرۂ تازی مین مفاعیلن چھہ بار ہے اور مجزو استعمال کرتے ہین
اور اوسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضربین ہین ایک سالم یعنے مفاعیلن
اور دوسری محذوف یعنی فعولن اور دو وزنون پر آتی ہے بیتین اوسکی یہ ہین مم شعر
عفا من آل لیلی السہب ؛ فالا ملاح فالغمر ؛ عروض و ضرب ہر دو سالم ست ست
پہلا شعر جو مرقومہ متن ہی عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعیلن معنی یہ ہین دو مہوئی آل
لیلی سے یہ واضح کہ نام اونکا سہب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اوسکی یہ ہے عفا من امفاعیلن
لیلی مفاعیلن سہب مفاعیلن فالغمر مفاعیلن بار سب متعلق بمصرع ثانی ہے مم
شعر وما ظہری لباغی الضیم ؛ بالظہر الذلول ؛ عروض سالم و ضرب محذوف ہست
ست دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب

محذوف یعنی فعولن ہی معنی یہ ہین اور نہین ہی بیٹھ میری واسطے طالب ظلم کے پیچیہ بزم سے یعنی تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہ ہے وبا ظہری مفاعیلن لبا غعضی مفاعیلن منظطہر و مفاعیلن ذلولی فعولن ہیم ضیم کا متعلق مصرع ثانی ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور یعنی بالفتح شتافتن چاروں للغت منتخب سے جز و دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف و مقبوض استعمال کنند و میان یا و نون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند ت اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنی مفاعلن اور مکفوف یعنی مفاعیل استعمال کرتے ہین اور خلط کرتے ہین ان رکنون مین یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض بہی مکفوف یعنی مفاعیل اور مقبوض یعنی مفاعلن استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہی یعنی چاہین دونونکو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرا دین دونون نہین گر سکتے اور صدر اخرم یعنی مفعولن اور اشتر یعنی فاعلن اور اخرب یعنی مفعول استعمال کرتے ہین م و اما بپارسی اصلش در دایرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضی ہر نوعی را بحری دیگر شمردہ اند و گفتہ اند جملہ پنج عروض و ہشت ضرب است و بیسی و چہار وزن آمدہ است ت و اما فارسی مین اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن آٹھ بار ہے اور دو قسم پر ہوتی ہی سالم اور مکفوف یعنی ایک ابزہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بہی بجاے دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بہی دو قسمین ہین اول موفور اور موفور اوس رکن کو کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنی اخرم مکفوف مفعول پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کہ اوس مین خرم نہین ہوا اور اخرم مکفوف کو اخرب پس یہ تین قسمین ٹھہرین ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف یعنے مفاعیل تیسری اخرب یعنے مفعول مگر خرم تنہا نہین آتا اور بعضون نے ان انواع ثلثہ سے ہر نوع کو ایک

بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربین ہین اور چونتیس وزنون
پر آئی ہے اگرچہ اندروی احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ مین ضرب دین چالیس ہون
مگر چونتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی
م هزج سالم عروضیان این نوع را سہ عروض و سہ ضرب آوردہ اند و بر پنج وزن شمردہ اند
از انجملہ یکے وافی یعنی مثمن و دو مجزو یعنی مسدس و دو مشطور یعنی مربع تت هزج سالم عروضی اس نوع
کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنے
سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف فعولن لائے ہین اور پانچ وزنون پر شمار کیا ہے
اونمین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو یعنی مسدس اور دو مشطور یعنے مربع اور هزج سالم یہان لکن
بمقابلہ هزج مکفوف اور هزج اخرب ہے یعنے سواے عروض و ضرب کے اور ارکان سالم ہین
اگرچہ عروض و ضرب مین بھی رکن سالم واقع ہون م وبیت مثمن اینست بیت ترا دنیا
ہمیگوید کہ دل درمن نہ بندی بہ ؛ تو خود می پند ننیوشی ازین گویاے ناگویا ؛ عروض و ضرب
ہر دو سالم است بسیاری ازین دائرہ دراز تربیت نباشد و در آخر این وزن مسبغ نشاید کہ از دم
بیرون شود و بعضے چون در آخر مصراع دو حرف بینند کہ آنرا یک حرف شمرند مانند الف و
نون پندارند کہ مسبغ است و خطا بود چہ امثال آن در میان بیت بجاے یک حرف افتد چنانکہ
گفتہ ایم تت اور بعض نسخون مین مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے ع تو خود پندے نمی شنوی
ازین گویاے ناگویا صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح دران تکلف تسکین نون شنوے
می افتد تم کلامہ معلوم ہو کہ فقط نسخہ ثانی مین تکلف تسکین نون شنوی نہین ہے
مصرع اول مین بھی یہی تکلف لفظ ننیوشی مین ہے اور شعر مذکور مین مراد گویاے ناگویاے دنیا
ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے عروض اور ضرب دونون اس بیت
مین سالم ہین یعنے مفاعیلن تقطیع یہ ہے ترا دنیا مفاعیلن ہمے گوید مفاعیلن کہ دل در
من مفاعیلن نہ بندی بہ مفاعیلن تو خود می پن مفاعیلن د ننیوشی مفاعیلن ازی گویا
مفاعیلن ینا گویا مفاعیلن اور فارسی مین اس سے یعنے مثمن سے دراز تربیت نہین ہوتی
معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہ دونون مثمن ہین اسباع

مثمنات مین نہجا ہے ہان اور سباعیات مثمن اگر ہین تو سادے ہین کوئی اس سے درازتر
نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ نہجا ہے کہ بیت دایرے سے نکلجاتی ہے اور بعضے
جب اسکے آخر مصرع مین ان دو حرف دیکھتے ہین مانند الف ونون کے جانتے ہین کہ
مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف و نون بمقام یکحرف ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ
نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہ الف ونون یا امثال الف ونون درمیان
بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف شمار کیے جاتے ہین مثلاً جہان اور
نہان اور زمین اور مکین حشو مین بروزن فعل گنے جاتے ہین پس اس وزن کے آخر
مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہمنے صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہ
حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ اہل فن وخود مصنف
علام در اوّل این کتاب بتصریح کردہ اند کہ دو ساکن در آخر مصراع از اسباغ شمرند معتبر
مے سازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصراع آخر مصراع اول است
در صورتیکہ مصرع نباشد و بہمین معنی صحیح می شود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت الا
کلام در آخر مصراع است نہ در وسط و این توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ می ماند لیکن مراد مصنف
علام نیست زیرا کہ در وزن ثانی مربع این بحر در ما بعد در عروض وضرب ہر دو تخطیئہ اعتبار
دو ساکن مے نماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت لیکے تا زیادت بر اصل دائرہ لازم نیاید
دو ساکن اعتبار نکنند و مراد از درمیان بیت در بیت است ہر جا کہ باشد و این غایت توجیہ
از جانب مصنف است لیکن انہم پسندیدہ اش نیست چہ او بیضرورت نیز روا دارد چنانکہ
در وزن دوم مربع خواہد آمد و محتمل کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوصاً کہ آنرا
مصنف جا بجا قایم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ خلاصہ
مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہ ہے کہ ہر بحر مثمن سالم وغیرہ مین تسبیغ
نہ کیا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن مثل الف
اور نون خواہ مثل وسکے یا دونون آخر مصرع اوّل خواہ آخر بیت مین مثل انسان اور
حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ یہ الف

اور نون اور یا و نون اور وا و نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے ہین اور نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ بیت دایرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین چاہین دو حرف ساکن الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین دو صاحب حاشیہ کہ آخر مصرع اوّل کہتا ہے اور مصراع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے دربیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کرکے خود دفع اعتراض کرتا ہے انتہیٰ لیکن چہ اور محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عرضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنے الف و نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین تسبیغ نہ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن مثل الف و نون آخر مین پڑین اوسکو مسبغ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے اور وزن مربع حکم وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین ہم وزن اول مسدس اعروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ہنیکو یہ بیت ہلا زیبا رخا بر خیز و پیش آر ؛ می با دو رخت ہمرنگ ہم بوے ت پہلا وزن مسدس کا سطرح ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیسا کہ بیت مرقومہ متن ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین اے آگاہ ہواے محبوب خوبرو تقطیع یہ ہے

ہلا زیبا مفاعیلن رخا بر خی مفاعیلن ز پیشیا ر فعولان می با دو مفاعیلن رخت ہمر ن مفاعیلن گہم بوی فعولان ح قولہ مقصور یا محذوف آہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یکحرف ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض را با قصر ضرب وزن احد شمارند و بالعکس انیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

وبالعکس سے اواحد الوزن میشارند تم کلامہ معلوم ہو کہ تردو الیشان چہ معنے دارد بلکہ مذہب جمہور
بھی ہے کہ اجتماع حذف وقصر آخر مین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہ ہے ح ہلا ریبا
مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز پیشیار فعولان ماہی باد و مفاعیلن رخشہرن مفاعیلن کہکو
فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کرکے کہوی کو بہ روز
لکھنا یعنے چہ ہم وزن دوم راعروض ہم مقصورست یا محذوف وضرب محذوف
ہر ینگونہ **بیت** فروغ روے او چون نور خورشید ؛؛ نسیم زلف او چون بوی عنبر ؛؛
ست اور وزن مسدس کا دوسرا یہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہ ہے فروغی
رومفاعیلن یا وچو نو مفاعیلن ز خرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فاوچو بو مفاعیلن
یعنبر فعولن ہم دو وزن اول مربع راعروض وضرب سالم بود بر ینگونہ **بیت** بیاران مے
کہ بنداری ؛؛ روان یاقوت تابستی ؛؛ ویا چون برکشیدہ تیغ ؛؛ بپیش آفتابستی ؛؛ **ست**
وزن پہلا مربع کا اس طرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ
شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیاران مے مفاعیلن کپنداری مفاعیلن روانیا قو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن ویا چوبر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غنبپیش آ مفاعیلن
فتابستی مفاعیلن غین تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت تابستی اور آفتابستی
بمعنی یاقوت تاب ست او حرف یا زایدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تا
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی وروشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطاے خفی باکے ندارد اما انچہ دربعض نسخ بلیستی بباء موحدہ قبل الف و بیاے مثناة
تحتانی قبل سین واقع شدہ باعتبار معنے چندان چسپان نیست وتعلق پنداری را بخوبی حلیکا
پنداردتم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستی کو بایستی گمان کرنا سواے ناواقفیت فن
کے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کسواسطے کہ آفتاب
بمعنے خورشید ہے اسجگہ نہ بمعنے تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی آن
آفت اب ست وبحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید است وبمعنی خورشید مجاز است بخلاف مهتاب کہ بمعنی روشنی ماه است
وبمعنی قرص ماه مجاز است وقیاس ماهتاب بر آفتاب وقیاس آفتاب بر ماهتاب خطا است اور
غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب معروفست وبمعنی روشنی آفتاب نیز آمده کشف وغیره
سے ہم وزن دوم را ہر دو مقصور آورده اند ومثال ہمگونه آرند بیت بماند ستم غریوان ز
من از بیداد ہجران ؛ واین محذوف است ت اور وزن دوم مربع مین عروض اور ضرب
دونون مقصور لائے ہین یعنے فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان منز بیدا مفاعیلن د ہجران فعولان غریوان بمعنی فریاد کننده
ہے اور یہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دایرے سے خارج ہو جائے الّا مربع نصف مثمن ٹھہرے
لهذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہ تائید قول اوّل کی ہے اور قول اوّل مین مطلق مثمن
مین تسبیغ کو منع کیا ہے ہم وقیاس گذشتہ بیان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید یکے
را عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور ودیگر را عروض ہمان وضرب محذوف والاہتر
ضرب مسدس نیز یکے گیرند وحقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جہت قافیہ نباشد وچون چنین باشد یکے را از ہزج مثمن ومسدس یک وزن باشد ومربع را
دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد ت اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے کہ اس
جگہ دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور ضرب مقصور
اور دوسرے کا عروض وہی یعنے مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف الا یعنے اگر یہ امر قرار دین
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت مین کہ زبان فارسی
مین کچھ فرق ان دونون وزنون مین نہین ہے الا از جہت قافیہ مراد یہ کہ مقام قافیہ کہ آخر بیت ہے
اوسمین البتہ فرق ایک ساکن کا ہے اور پس جب یہ امر قرار پایا تو یہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کے ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہین ہو سکتے

هم و در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحافات دیگر روا نبود ت
اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علی الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض اور ضرب مقصور ہے
اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے کس واسطے کہ در صورت زحاف بحر
سالم نرہے گی م ہزج مکفوف درین نوع ہم وافی و مجزو و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع آید و همه ارکان
مکفوف آرند و آنرا یک عروض و دو ضرب آورده اند و بر شش وزن شمرده اند دو مثمن و دو
مسدس و دو مربع عروض همه مقصور یا محذوف ضربها یکی مقصور و دیگر محذوف و بتحقیق همه
سه وزن باشد چنانکه گفتیم ت ہزج مکفوف اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنے
مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور سوا عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف
آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور دو ضرب ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے
دو مثمن اور دو مسدس اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہے مقصور یا محذوف
اور ضربین سب وزنون کی دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین چھ وزن
ہین جیسا کہ کہا ہے ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہوگا از روے قیاس کے یہ چار چار
وزن ہوتے ہین مثلا وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض
مقصور ضرب محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر
وزن نہین ہے حقیقت مین یہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس
اور مربع مین پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے
ہین دو وافی کے اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اسکی یہ ہے کہ مثلاً وافی مین
جب قصیدہ خواہ غزل خواہ قطعہ کہینگے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف
ہوگی مقصور نہو سکے گی اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہ ہو سکیگی پس ضربین دو ٹھہرین
اور عروض قصیدہ و ضرب محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدۂ ضرب
مقصور مین بھی پس عروض ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی
وہی وزن ہونگے م مثال مثمن شعر بہار آمد و معقول برافگنده خوانی
نسیم سمن آورده بمن باد شمالے ٭ ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب

دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل سے اور صیقل آکہ زدودن اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے مقصل سے اور مقصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل یعنے کشت سبز بریدہ شدہ یہ بھی منتخب سے اور نسیم وہ چیز کہ بوے خوش رکھتی ہے خیابان اور عیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم سمن شمیم سمن ہو تقطیع یہ ہے بہار ام مفاعیل وصقول مفاعیل بر فگند مفاعیل حوالی فعولن بنسیمش مفاعیل منا وزد مفاعیل شمالے فعولن هم مثال مسدس **شعر** نگر تا غم ہجرانت چہ کردہ است ❊ برین عاشق بیچارہ پر درد **ت** مثال مسدس کی کہ عروض دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے نگر تا غ مفاعیل مہجرانت مفاعیل چکردست فعولان برین عاش مفاعیل قبیچار مفاعیل اپر درد فعولان هم مثال مربع **بیت** بدستان دل بر د ❊ یکے ترک پریزاد ❊ **ت** مثال مربع کی جس مین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہ ہے بدستا د مفاعیل لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان هم ولیکن اوسطر روا بود ومتاخران برین وزنہا شعر کم گویند ومتقدمان در یک بیت در صدر وابتدا موقوف واخرب لسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید **بیت** دل آزاد کن از دردتن آزاد کن از رنج ❊ جام آور رود اور و نزد آور و شطرنج ❊ و برعکس هم گفتہ اند **ت** اور لیکن اوسطر روا ہے یعنے ان وزنون مین اگر چاہین بجاے مفاعیل مفاعیل کے مفاعیلن مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کمتر کہے ہین اور متقدمون نے درمیان ایک بیت کے صدر وابتدا مین موقوف یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو اکثر جمع کیا ہے جیسا کہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہ ہے دلازا د مفاعیل کنتر دز د مفاعیل تنازاد مفاعیل کنزرنج فعولان جاما د مفعول ررود اد مفاعیل نزد اد مفاعیل رشطرنج فعولان صدر اسمین موقوف اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

سوفورا اور رود نام ایک ساز کا ہے ہزج اخرب و این نوع ہم مثمن آید و مسدس و مربع نیز و صدر
و ابتدا ہر دو اخرب آرند باقی مکفوف و گفتہ اند آنرا پنج عروض و ہشت ضرب است و بہ بست و سہ
وزن آمدہ است ہفت مثمن و ہشت مسدس و ہشت مربع و بہ حقیقت آنرا سہ عروض و سہ ضرب است
و باعتبار تحقیق اگر خواہند این عدد را مضاعف گیرند و برده وزن است سہ مثمن و سہ مسدس و
چہار مربع ت ہزج اخرب یہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو اخرب
لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین اوّل سالم
مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنی فعول یا
فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنی فلاع یا فع اور آٹھ ضربین ہین
اوّل سالم یعنی مفاعیلن دوم مقصور یعنی فعولان سوم محذوف یعنی فعولن چہارم ازل یعنی
فعول پنجم مجبوب یعنی فعل ششم مسبغ یعنی مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنی فلاع ہشتم مخنق مجبوب
یعنی فع اور تیئیس وزنون پر آتی ہے سات مثمن اور آٹھ مسدس مسدس اور آٹھ مربع اور حقیقت
مین اوسکے تین عروض ہین اوّل سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل یا مجبوب
کیونکہ اسلئے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب
ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہ گئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ ایک مقصور
اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل مجبوب
ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کرلین یعنی ایک
ایک کو دو دو شمار کرین پس ازروے اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس
وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض و الضرب دوم جسمین عروض اور ضرب مقصور و محذوف
ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل و مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور تین مسدس ایک
جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور محذوف ہین
سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور
مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکے عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض مقصور
اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جس مین عروض

اور ضرب محذوف ہین چہارم جسمین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
ازل اور مخنق مجبوب ہے یہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تشنیع رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لائی کسواسطے کہ مثمن مین بنا ہے کہ بحر دایرے سے نکلیگی اور مصراع مانند مصراع
واحد مثمن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا اور یہ
حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق آہ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیراکہ بہ تضعیفش
اوزان دہ بیشو دپس اگر تضعیف سہ اخیر مراد از تضعیف ضرب گرفتہ و عروض ابد بدستور
باقی داشتہ می شود واگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد بدہ تم کلامہ پوشیدہ نرہے
کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمۃ نے کہین موافق تعداد عروض و ضرب نہین کیا ہے بلکہ
ہر جگہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالا یلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے کہ پہلے
سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے م تفصیل اینست اعروض و ضرب ہر دو سالم برینگونہ
بیت ای کودک جادو دش وای فتنۂ اہرمن ٭ شکرلب و زنبارخ و سنگین دل و سیمین تن
ت اور تفصیل یہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مفاعیلن جیسا کہ
شعر مذکور مین ہے تقطیع یہ کہ ای کود مفعول کجا دو مفاعیل شا ای فتن مفاعیل اا اہرمن
مفاعیلن شکرل مفعول ب زنبار مفاعیل خ سنگین مفاعیل لسیمی تن مفاعیلن مجوس دو خدا
قرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو آہرمن کہتے
ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے اہرمن دہرمن ہے اے فتنہ
زمانہ من ہم چہل درہمین قصیدہ رکن سوم مخنق گفتہ برین وزن شود مفعول مفاعیلن
چہار بار مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یارے آن یار ستم
آری پہ گزشتہ شوم بار ہی دریاسے تو اوسلے تر ت اور جو اس قصیدہ ہین یعنی اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنے مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع ایک وزن
اور ایک قافیے ہین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع کفتیب
مفعول کشم یار ہی مفاعیلن آ ای یار مفعول ستم ار ے مفاعیلن گزشت مفعول شوم

مفاعیلن دربیکے مفعول تا ولاتر مفاعیلن ہم ب عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش
بیت صد سال بامید سلامی وپیامی ؛ چون معتکفان بردر وبام تو توان بود **ت** دوسرا وزن
عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی **بیت** مسطور
ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول بام مید مفاعیل سلامیو مفاعیل پیامی فعولن چومعت مفعول کفان بر در
مفاعیل بام بیت مفاعیل تو توان بود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور کی
یہ ہے **بیت** دو دار جگرم زمزمۂ چنگ برآورد ؛ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد **ھ ح** عروض ہمان
وضرب محذوف وہمانست کہ وزن گذشتہ است **ت** تیسرا وزن عروض وہی یعنے مقصور
فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی **بیت** حرف از
کسے آموز کہ گفتار نداند ؛ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند **بیت** دوسری درعشق کسے را خبراز
راز کسی نیست ؛ آتش ببرم سوزد وستار نداند ؛ اور یہ وہی وزن گذشتہ ہے **ح** یعنے
چون نزد مصنف در محذوف ومقصور باعتبار وزن فرقے نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونوکو بیان کرکے لکھدیا کہ حقیقت مین یہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر وحذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنے دارد م عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل ھ عروض ہمان وضرب مجبوب
مثالش **بیت** با انہمہ در راہ تو گر خاک شویم ؛ شایستہ نباشیم قدمہاے ترا **ت** چوتھا وزن
عروض ازل یعنی فعولن یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہ ہے باانہ مفعول مدر راہ مفاعیل
تگر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہاے مفاعیل ترا فعل اور حقیقت
مین یہ دونون وزن ایک ہین اور یہی در مصرع بتقدیم وتاخیر مثالین دونون کی ہوسکتی ہین
محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی **ح** قولہ عروض ہمان وضرب مجبوب اختلاف
ضرب ازل ومجبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق علام یک ودو ساکن
را در آخر باعث اختلاف وزن ندید اند لہذا ہر دو را یکے کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہ بظاہر
دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا یہ حاشیہ لکھا
یہ امر بار بار بے نسبت لکھنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن ہے م و عروض فاع یا فع گفتہ اند و
ضرب فاع ز عروض ہمچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب درین دو وزن
سالم بود و این سہو است چہ این دو وزن ہمان است کہ چہارم و پنجم الا آنکہ سہ متحرک آخرین مسکن الاوسط
است و عروض و ضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر ترسند از الم کہ اگر دیر آید ٭ زین جان بر از
در دیر آید فریاد ٭ و این چہار وزن بحقیقت یکیست بوزن ترانہ است کہ آنرا رباعی خوانند و بپارسی
دو بیتی گویند ت چھٹا وزن عروض فاع یعنی مخنق اذل یا فع یعنی مخنق مجبوب کہا ہے اور
ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع اور عروضیون شرط کی ہے
کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم
آئے اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ یہ دونون وزن وہی ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہ کہ
تین متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض اور ضرب مخنق ہوے ہین اس طرح کہ لام
مفاعیل کا فاے فعول و فعل سے ملا ہے اور مفاعیلن فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال
اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ترسند مفعول از الم کہ مفاعیل اگر دیر امفاعیلن آید فع
زین جان مفعول بر از در د مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یاد فاع اور یہ چارون وزن یعنی
چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہ وزن ترانے کا ہے کہ اوسکو رباعی کہتے
ہین اور فارسی مین دو بیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہ ہین وزن چہارم مفعول
مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم مفعول مفاعیل
مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع ہین چہارم اور پنجم اسواسطے ایک ہین
کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخر مین مغیر وزن نہین ہے اور ششم اور ہفتم مخنق
ہوگئے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہ بھی صاحب میزان کو مغالطہ ہوا
اور یہ حاشیہ لکھا ح و این سہو ست یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در چہارم
و پنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصراع واقع مے شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل بہم آیند و تسکین چ سط کردہ حرف اول فعول یا فعل را بما قبل منضم نمایند یعنی

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فاع یا مفاعیلن فع شود پس بحقیقت در ینجا رکن سالم نیست و این ہر دو
فع چہارم و پنجم است مگر با رضا یا چنان گویند کہ مراد از سالم درصورت است نہ بحقیقت و ہمین قدر
تغیر ہے اختلاف کا غیست تم کلامہ معلوم ہو کہ طالب علمی ور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان مین یہ مطلب سمجہا کہ اس وزن
کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حالانکہ مطلب کتاب کا یہ ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو برا سے سمجہنا
سہو ہے بلکہ یہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکہتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برائے اختلاف
کافی است یہ کسیکے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونیسے ہرگز وزن نہین بدلتا بلکہ کہتے
ہین کہ اس وزن مین یہ رکن مخنق آگیا ہے ھم مسدسات ح عروض سالم یا مسبغ و ضرب مسبغ و ابتر
سالم بر ینگونہ بیت تا کے بود اے کودکا ای کودک سنگین دل ـ جور تو برین عاشق بیسامان
ت مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ یعنی مفاعیلان و ضرب
مسبغ یعنے مفاعیلان نوان وزن عروض اور دونون سالم یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو
مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کیب مفعول ودی کود مفاعیل کسنگیدل مفاعیلن
جور بت مفعول بری عاش مفاعیل قبے سامان مفاعیلان چونکہ مسبغ مغیر وزن نہین ہے تا
ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے ھم ی عروض مقصور یا محذوف و ضرب
مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد ؛ کس نیست بخوبی بجہان یار
یا عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمانست ت دسوان وزن عروض مقصور
یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی مرقوم
متن ہے اور تقطیع اوسکی یہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزاد فعولان کس نیس
مفعول بخوبیت مفاعیل جہار یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنے فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی یعنے دہم اور بارہم وزن واحد
ہے اور مثال ول کافی ہے ھم ب عروض ازل یا مجبوب ضرب ازل ت ج عروض ہمان و
ضرب مجبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن ؛ زیرا کہ توئی شاہ بتان ؛ ت بارہوان وزن
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرہوان وزن عروض ہی یعنی فعول یا فعل اور ضرورت مجبوب یعنی فعل مثال مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے یا تون مفعول توا گفت مفاعیل سخن فعل زیراکہ مفعول توئی شاہ مفاعیل بنا
فعل یا جیان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے م یہ عروض فاع یا فع و
ضرب فاع یہ عروض ہمچنان وضرب فع وماقبل عروض وضرب ہر دو سالم داین ہم سہو است
وبحقیقت ضربہاے گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلفت مشک ؛ خجلت
زدہ از رویت مہ ؛ ت چودہوان وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع یعنی مخنق مجبوب اور
ضرب فاع پندرہوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع مگر ما قبل عروض و ضرب کے
ارکان سالم کی شرط کی ہی یہ بھی سہو ہے جیساکہ مثمن مین بیان ہوا اور حقیقت مین یہ اضرب
گذشتہ ہین یعنی اوزان گذشتہ ہین اما مسکن بسبب تخنیق کے مثال اوسکی بیت مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے دل سوخ مفعول تہ از زلفت مفاعیلن مشک فاع خجلت ز مفعول و از رویت مفاعیلن
مہ فع پس یہ چارون وزن بھی حقیقت مین ایک ہین جیساکہ مثمن مین بیان ہوا م مربعات یعنی
ہر دو سالم برینگونہ شعر اکنون کہ چنین زارم ؛ بر من بکنی رحمت ؛؛ واین مانند یک مصراع مثمن است
کہ رکن سوم مخنق آرندت مربعات سولھوان وزن مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے
مفاعیلن جیساکہ شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے کہ اکنونکہ مفعول چنین زارم مفاعیلن بر من
مفعول بکنی رحمت مفاعیلن اور یہ مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند ہزج اخرب مثمن جسمین
رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کرکے مفعول مفاعیلن
مفعول مفاعیلن کہتے ہین م نیز ہر دو مقصور رکن ابتدا اخرب نشاید و برینگونہ بود بیت من بیتو
چنین زارم ؛ تو از دور ہمے خندی عروض سالم وضرب محذوف برینگونہ بیت چندین چہ کنی
تنبل ما را چہ فریبی ؛؛ واین ہر دو ہمچنانست کہ در اول گفتہ شد ت سترہوان وزن عروض
ضرب دونون مقصور یعنے فعولان اور اس وزن مین رکن ابتدا اخرب بیجا ہے اسواسطے کہ جب دونون
مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی وزن مثمن نہین ہو سکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکہ ہو
بیت مثال کی مرقومہ ہین ہی اور تقطیع یہ ہے من بیتو مفعول چنین زارم فعولان تا زدور مفاعیل ہمی خند
فعولان اور اٹھارہوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنی فعولن بیت مثال کی

مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی یہ ہی جنید بچہ مفعول کہی تنبل مفاعیلن باراج مفعول فریبی فعولن تنبل بالضم
اوّل وثالث بمعنی مکر وحیلہ از لطایف و برہان ولغات ترکی وسراج تحقیق کذا فی الغیاث اور یہہ دونون
وزن اوسی طرح ہین جسطرح کہ اوّل بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن کے ہم لیطاہر و محذوف برینگونہ
بیت ای یار گرامی ۔ آخر توکجائی ۔ واین درحکم یک مصراع نیست و کوتاہ ترین وزنہائے ہزج است
وزن اونیسوان عروض اورضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع یہ ہی اے یار مفعول گرامی فعولن اخرت مفعول کجائی فعولن اور یہ ایک
مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہ کسی وزن پر اوزان مثمنات
مسطورہ سے نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج ہے ہی اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین
اسمین ہین ھم ک جائیکہ عروض ناپدید بود وضرب ازل یعنے فعول برینگونہ شعر یکبارہ چنین جاہل خونخوار
مباش ۔ کا عروض ہمان وضرب مجبوب برینگونہ بیت دانی کہ دل از توکشود مرا سیر ۔ ایک
عروض ہمچنان وضرب فاع ما قبلش سالم برینگونہ بیت شتاب برفتن صنما نخستے باش ۔ پنج
عروض ہمچنان وضرب فع برینگونہ بیت وانیکہ دلم از سیر تو کے گردد ۔ واین ہمہ چہار یک و دو نشست
بر وزن یک مصراع ترانہ ہیں تحقیقت اوزان مربعات چہار ست وانچہ ازین وزنہا مانند یک مصراع
مثمن ہست متاخران استعمال کمتر کنند وقدمایان شعر بسیار گفتہ اند بیسوان وزن کہ
عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت منعقد ہوا اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع اوّل اور کچھہ شامل
مصرع ثانی اور ضرب ازل یعنی فعول اس طرح بیت یکبارہ چنین جاہل وخونخوار مباش ۔ لام
جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہ ہے یکبارہ مفعول چنین جا مفاعیل ہل خونخوار مفاعیل
مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب مجبوب یعنے فعل اس طرح
بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ۔ نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع یہ ہے دانیکہ
مفعول دل از تون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی یعنے ناپدید
اور ضرب فاع مخنق ازل اور ما قبل اوسکے رکن سالم اس طرح بیت شتاب برفتن صنما
نخستے باش ۔ صاد صنما کا شامل مصرع اوّل ہے تقطیع یہ ہے شتاب مفعول برفتن ص مفاعیل
نما نخستے مفاعیلن باش فاع تئیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح بیت دانی کہ دلم از سر نو کے گردد ؛ را ر سر متعلق مصرع ثانی ہی معنی یہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہ ہے
دانیکہ مفعول دلم از سر مفاعیل نو کے گر مفاعیلن دد فع اسجگہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑھا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معتقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کیطرف محقق علیہ الرحمۃ کے لکھی ہے
دانیکہ مفعول دلم سیر مفاعیل ز نو کیگر مفاعیلن دد فع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ ہست زیرکہ
عروض درین شعر نا پدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تم کلامہ
اور یہ چارون یعنے وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہی ایک مصراع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کسواسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن
ہی اور یہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات مین مانند ایک مصرع کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم وایشان
ہر مصراعی را قافیہ آوردہ اند و انرا بیتے میشمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہاے معقد از اشعار تازیان
کہ آنرا منتصفی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم میشمردہ اند اما نزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصراعی میشمرند
و رباعی را دو بیتی مے خوانند و مصراع سوم را خصے خوانند و قافیہ شرط نمی نہند بت اور قدما ہر مصرع
مربع مین قافیہ لائے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے رجز چہار رکنی
کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اوسکی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے اور ایک بیت
مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس مین تنصیف معین
نہین ہوتی ہے یعنے معقد کہ اوس مین عروض کچھ شامل مصرع اول اور کچھ داخل مصرع ثانی
ہوتا ہی اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہی پس اسی سبب سے
ترانے کو قدما نے چہار بیت قیاس کیا ہی اور اوسکو چہار بیتی کہا ہی یعنی اوسمین ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات ہین وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن بھی متروک
ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دوبیتی کہتے ہین اور
تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوسمین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور بعضی لغت مین خصیہ کردہ
کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے هم وبدانکہ رکن دوم از مثمنات کہ چہار خانہ بود و از مسدسات
و مربعاتی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض
آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود ست اور معلوم ہو کہ رکن دوم مثمنات مین جس وقت چہار خانہ
نہون یعنے مسمط نہون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات
اور مربعات مین جسوقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہ ہون کسواسطے کہ مسجع مین ارکان برابر اور
ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کرین یعنے مفاعلن لائین اور
یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے جب رکن دوم مقبوض لائین
چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نہ کرین اور رباعی کا حال محقق خود بیان کرتے
ہین هم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان یا و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع
تسکین او اسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق
و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید بران
تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت نہ بندد
و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ست لیکن ترانے مین
خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور نون
کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون سببون کے ساتھہ ہی گرنہین سکتے
اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف اوسط
کو ساکن کرسکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہ مسکن ہو
اور ایک جگہ محرک اس مین کچھہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا مقبوض
مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول و غیر مخنق

یعنی مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنی مفاعیل لایق ہے بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے مفاعلن تخنیق ممکن نہ ہوگی کسواسطے کہ جس رکن مین تخنیق کرتے ہین ما قبل اوسکا حرف متحرک ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہو سکیگی اور رکن چہارم ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنے فعل چاہئے پس ان چھہ وجہون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجہون رکن چہارم کی چوبیس وجہین حاصل کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھہ وجہین یہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول یا مفاعیلن ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہ ہین کہ رکن چارم فاع یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہ ہے جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ است ۱۵ از ضرب چہار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق یا دو وجہ رکن سوم یعنے مکفوف مخنق و غیر مخنق ہم کلام اسقدر سمجھہ مین نہ آیا کہ جب چہار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہین نہ چھہ چوبیس کا کہنا کیسا ہم واین بحر را

خاصیتی ہست و آن آنست کہ دروی از دوازدہ سبب خفیف مصراعی فتد بیتکو نہ شعر اے دلبر ل شہ
خوش بیان ہم شد زد خوبتر ﷺ واین وزن اوّل مثمن است کہ رکن آخر سالم ہست و اگر یک یک سبب
از وی افگنی وزنی دیگر شود و ہم از اوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب بماند و مصراعے بود از بحر این بحر شکو
شعر اے دلبر دل شد و ہم بسبب تسکین متحرکات است پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب
کہ فصل ہر یکے بر دیگرے بیک سبب خفیف باشد بیت اور اس بحر کی ایک خاصیت ہی کہ اس میں
بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع آتا ہے جیسا کہ مرقومہ متن ہے وزن اوسکا یہ ہے
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہ وہی وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے
یعنے مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی مثال یہی مصرع اے دلبر عیار و دلکش
وا اے فتنۂ اہرمن ﷺ پس جب ارکان مخنق ہونگے یہ وزن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
چار بار ہو جاوے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببوں سے گرائے تو ایک وزن
اور پیدا ہوتا جاوے اس بحر کے اوزان سے بھی اور تسکین متحرکات سے بھی یہان تک کہ
پانچ سبب رہ جاوین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومہ متن ہے
اور وزن اوسکا مفعولن فعلن پس آٹھ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے کہ فصل
ایک کی دوسرے پر ساتھ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہ وزن ہے مفعول
مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
مصرع اوسکا یہ صد سال اگر سید بیاے وسلامے ﷺ اور جب دو سبب کم ہون یہ وزن ہو
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا یہ با اینہمہ در راہ تو گر خاک شوم ﷺ اور جب تین سبب
کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا یہ تا کے بود اے کودک سنگین دل ﷺ
اور جب چار سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا یہ کس نیست جگر خوار
تر از من ﷺ اور جب پانچ سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا یہ با تو
نتوان گفت سخن ﷺ اور جب چھ سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیلن مصرع اوسکا یہ
اکنون کہ چنین زارم ﷺ اور جب سات سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول فعولن مصرع اوسکا یہ
ای یار گرامی ﷺ اور علے ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہ مصرع ہے کہ

اے دلبر دل شدہ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن ھم رجزِ واین بحر تام در ہر دو حرف
مستعمل است و اصلش تا زیانزا در دایرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و یکے مجزو دیگے مشطور
و منہوک بکار دارند و او را یک عروض و دو ضرب باشد و بپنج وزن آید و وافی دیگی مجزو دیگی
مشطور و یکی منہوک و بہتا بیش ابیت ست یہ بحر بھی دونوں لغت یعنی عربی اور فارسی ہیں مستعمل
ہے اور اصل اوسکی دایرہ تازی ہیں مستفعلن چھہ بار ہے اور استعمال ہیں اوسکو وافی اور مجزو
اور مشطور اور منہوک لاتے ہیں اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضربین یعنی سالم اور مقطوع
مفعولن لاتے ہیں اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنے مسدس اور ایک مجزو یعنی مربع اور
ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون ہیں اور ایک منہوک یعنے دو رکن دونون مصرعون
ہیں اور بیتین اوسکی یہ ہین م **اشعر** دار لسلمی اذ سلیمی جارۃ قفر تری آیاتہا مثل الزبر
عروض و ضرب ہر دو سالم است **ا ت** پہلا شعر عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مستفعلن
جیسا کہ مرقومہ متن ہین معنی اوسکے یہ ہین کہ یہ گھر معشوق سلمی کا ہے جبوقت سلمی ہمسایہ ہم
اوسکی بھی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتابت کے کہ ڈال پر نوشتہ ہیں نظر آتے ہیں
دار لسل مستفعلن ما اذ سلی مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفرن ترا مستفعلن ایا تہا مستفعلن
مثل الزبر مستفعلن م **ب شعر** القلب منہا مستریح سالم القلب منی جاہد مجہود و مجروح
سالم و ضرب مقطوع است واین ہر دو وافی است **ب** دوسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے اوسکا
عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہ ہین دل اوس معشوق کا
خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا میں ڈالا گیا ہے مستریح بالکسر طلب راحت
کنندہ مجہود سے جہد بالفتح و بالضم توانائی و کوشش و رنج مجہود سے تقطیع القلب مِن
مستفعلن ہا مستریح مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب مِن مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہو
و مفعولن یہ دونون وزن وافی ہین م **ج شعر** قد ہاج قلبی منزل ٭ من ام عمرو مقفر
واین مجزو است و عروض ضرب سالم **ت** تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب
اوسمین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہ ہین جوش میں لایا دل میرا گھر کہ ام عمرو سے
خالی ہے تقطیع یہ ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزل مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن یا وریہ مجزو ہے م ۂ شعر یا ہاج اخراثاً + وسیجوا قد شجیاً ؛ واین مسطور است و عروضش ضرب باشد و صدر ش ابتدایش است چوتھا شعر مرقوم متن ہے اور یہ مشطور ہے یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا اسمین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس کا اصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہ ہین کون چیز یہان مین لائی خرطون کوا ور بیچ کو یا حاجت کو کہ اوسنے مجزون کیا شجو یا بفتح حاجت اور اسد وہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہ ہے یا ہاج اح مستفعلن اثن ونشج مستفعلن دن قد شجا مستفعلن م ۵ شعر یا لیتنی فیہا جذع واین منہوک است مانند مشطور حشو ندارد ست پانچوان شعر مرقومہ متن کے اور یہ منہوک ہے یعنی نصفت مجزو مربع مانند مشطور کے یعنے اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر ابتدا ایک ہے فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس زمانے مین جوان یہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال جناب رسول صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کا سنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا تقطیع یہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان نوقتارہ منتخب سے ہم وعبد الصمد بن معذل رجزی گفتہ است و ہر بیتے ازان یک رکن بیش نیست شعر قالت حبل یا ذا الحجل ہذا الرجل حین احتفل اہدے لصکل ؛ واین حکم شعر ہا است کہ زیادت از ارکان مستعمل گفتہ اند بہ تکلف ست اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہ ہین کہ کہا مسماۃ حبل نے یہ کیا خجالت ہے کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیالہ کو تقطیع قالت حبل مستفعلن یا ذا الحجل مستفعلن ہا ذالرجل مستفعلن حین احتفل مستفعلن اہدا لصبل مستفعلن لیس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرون کا ہے کہ زیادہ ارکان مستعملہ سے کہے ہین بہ تکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کو تاہ سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی المنتخب ہم و بطریق زحاف دریمہ رکنہا خبن وطے وخبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن بیش روا بود و در رکن آخر مشطور

متقطوع ومخبون مقطوع بسیار آمده است وخلیل آنرا در عهد نیاورده ست اور البطریق زحافت کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طے یعنی مفتعلن اور خبل یعنے فعلتن روا ہے اور ضرب مقطوع مین یعنی ضرب جب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنے ضرب بجائے مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنے تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور مخبون مقطوع یعنے فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل قایل مستقل مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب رکھتا ہو یہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ہان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قایل اوسکا ہوا ہے کذا فی المفتاح

م واما بپارسی اصل این بحر در دایره مستفعلن ہشت بار در دائره باشد وسه نوع بود سالم ومخبون ومطوی وازہریک وافی ومجزو ومشطور ومنہوک یعنے مثمن ومسدس ومربع ومثنے آورده اند وبه مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند ومخبون را کمتر اعتبار کنند وسالم ومطوی را چہار عروض وده ضرب آورده اند وبرسی وزن نہاده وبا مخبون بہم جملہ پنج عروض ودوازده ضرب باشد وبرچہل وچہار وزن باشد ت واما فارسی مین اصل اس بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھہ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی اور ہر ایک کو انمین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنے مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور وجہ تقسیم کی یہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان ہو اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنے تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہتے ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملاکر پانچ عروض اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پیدا آتی ہے

م رجز سالم عروضیان گفتہ اند این نوع را دو عروض وپنج ضرب ست وبر پانزده وزن آمده چہار مثمن وچہار مسدس وپنج مربع ویکے مثلث ویکے مثنے باین تفصیل مثمنات ت رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع کے دو عروض ہین یعنے سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان اور پانچ ضربین ہین یعنے سالم اور مذال اور اعرج اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندره وزنون پہ

آتی ہی چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس چاہتا ہے
کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور جب دس کو پانچ
بار لیجیے پچاس ہون تفصیل ان پندرہ کی یہ ہے مثمنات م ا عروض سالم یا مذال اور
ضرب مذال ب عروض ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو بہ حقیقت یک وزن است و حکم مذال
درین وزن ہمان است کہ حکم مسبغ در بحر مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوے
آنست و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سود ما وی خشم تو مارا زیان ؛ بے سود
ہمیشہ ما بہا لیکن زیانت رایگان ؛ و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید ت پہلا وزن
عروض سالم یعنے مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اس لیے
کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس
وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا بحر مثمن مین اسواسطے کہ یہ وزن درازی اور تمامی مین
برابر او سکے ہے اگر مذال لائینگے بیت دائرے سے نکل جائیگی مگر ایسا متاخرین نے بہت
کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب لکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی یون ہے جو
مرقومہ متن ہے اور با بہا بیت مذکور مین یعنی ثمنی تقطیع بیت مذکور آئلے ای دولتی مستفعلن
تو سود ما مستفعلن وی خشم تو مستفعلن مارا زیان مستفعلن سود نہی مستفعلن شا با بہا مستفعلن
لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجاے ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی
ہے بلکہ مذال نچاہیے کہ بیت دائرے سے نکل جاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی
اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت حسن و غریبست و گر افتادہ
در شہر شما ؛ باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری م ج عروض سالم اور ضرب احج
بر ینگونہ بیت آگہ شوم از بوے خوش بے آنکہ کس گوید مرا چہ گر بگذرد بخواہ من بیش درم
بگیر امن ت تیسرا وزن عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب احج یعنی مفعولان لیکن
لام مستفعلن جیسے بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہ ہین کہ بے اطلاع آگاہ ہو جاؤن مین

بوے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب
تقطیع یہ ہے اگر شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن بے آنکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن بیتی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہ مفعولان بجاے مستفعلن
مسکن اللام ہے اور شبگیر بمعنی شب و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا رات کو
قبل صبح اور بعد آدھی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کذا فی الغیاث
شبگیران الف و نون صفت است و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبیہ راہرو و
صاحب میزان معنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنے سحرگاہ یافت
مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکہ محض غلط ٹھہرا ھم وعروض مقطوع یا اعج وضرب ہمچنان بر نہیکو بہ
بیت تا کی کنی ماہا ستم بر عاشق بیچارہ ؛ روزے بود کز جور تو گردد ز شہر آوارہ ؛ و متاخران
برین دو وزن شعر کم گویند ت چوتھا وزن عروض مقطوع یعنے مفعولن یا اعج یعنے مفعولان
اور ضرب اوسی طرح یعنی مقطوع یا اعج جیسا کہ بیت مثال مرقومہ متن ہے لفظ ماہا بمعنے
اے ماہ اور ماہ سے مراد معشوق ہے تقطیع یہ ہے تا کی کنی مستفعلن گردد زشہ مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد زشہ مستفعلن آوارہ
مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہین ھم مسدسات ہ
عروض سالم یا مذال وضرب مذال مثالش بیت تا کے مرا گوے کہ از من باش دور ؛ گرد در بام شب
از تو چون باشم صبور ؛ عروض ہمان وضرب سالم و بتحقیق ہمانست ت پانچوان وزن عروض
سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا مرقومہ
متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان گرد در
با مستفعلن شم از تو چو مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چھٹا عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور
ضرب سالم اور یہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی مغیر وزن نہین ہے
لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی ھم ز عروض سالم وضرب اعج ح عروض سالم وضرب مقطوع
و ہر دو یکے ست مثالش بیت ہرگز نگردم با تو جانا من بدے ؛ پس چونکہ از نیکی
نیم برخوردار ت ساتوان وزن عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب اعج یعنے مفعولا

وزن آٹھواں عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہ دونوں وزن
ایک ہیں کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہیں بدلتا مثال متن میں مرقوم ہے اور لفظ چون مثال
میں بھی چراہے تقطیع اوسکی یہ ہے ہر گز نگہ مستفعلن دم یا تیجا مستفعلن تا من بدی مستفعلن بس چو
کہ از مستفعلن نیکے نیم مستفعلن بر خرد از مفعولان اور چونکہ دونوں وزن ایک ہیں ایک مثال
کافی ہے ہم مربعات ط عروض سالم یا مذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
اے دل بر تیز آتش پری ؛؛ یا زیر چنگال عقابی ت مربعات نواں وزن عروض سالم یعنے
مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال میں رودکی کا شعر ہے
ہی معنی شعر کے یہ ہیں کہ اے دل آتش تیز عشق میں پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب میں ہے کہ وہ
اوڑانے لیے جاتا ہے تقطیع یہ ہے اے دل بتی مستفعلن آتش پری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن گا لے
عقابی مستفعلاتن اس جگہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع مستفعلن در
عربی و فارسی در ماسبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمۃ نے بیان مرفل میں پہلے ہی
لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد وخاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن بھی متفاعلاتن اور
مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود بکامل پس جب
ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل میں مخصوص ہوا فروع مستفعلن میں مرفل بطور عربی کیوں
لکھتے مگر فارسی میں کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن میں خلاف قیاس ترفیل لائے ہیں اوسکا شعر محقق نے
لکھدیا مراد یہ کہ یہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر میں لکھتے ہیں کہ سواے ثانی آنچہ گفتہ اند
وایجاد کردہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند ہم چی عروض ہمچنان است وضرب مذال یا عروض
ہمچنان وضرب سالم وہر دو یک حکم دارد مثالش شعر اے دلبر آزادہ خو ؛؛ تا کے عتاب و جنگ
تو ت دسواں وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب ثالث یعنی مستفعلان گیارہواں
وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنے مستفعلن اوزان دونوں کا ایک حکم ہے یعنے
وزن واحد ہیں لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہ ہے اے دلبری مستفعلن آزادخو مستفعلن
تا کے عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن ہم بیت عروض سالم یا احذ وضرب احذ بیگونہ شعر ناخوردہ
بادہ چشم تو ؛؛ گوئی چرا شد مخمور ت بارہواں وزن عروض سالم یعنے مستفعلن یا احذ

یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے نا خوردہ با
مستفعلن و ز ہر چشم تو مستفعلن کوئی چرا مستفعلن شد مخمور مفعولان هم هج عروض سالم یا مقطوع و ضرب
مقطوع بر ینگونہ بیت گر یار دیگر داری ؛ زان آیدم دشواری ت تیرہوان وزن عروض سالم
یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنے مفعولن و ضرب مقطوع یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن مین لکھا ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے گر یار دیگر مستفعلن گر داری مفعولن زان آیدم مستفعلن دشواری مفعولن
هم مثلث بدیع بلخی برین وزن قصیدہ گفتہ است کہ اولش اینست بیت نوشد جہان
زین نو بہار و سال نو ؛ و بعرب تشبیہ کردہ و کسے دیگر برین وزن نگفتہ است
مثلث چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین قصیدہ کہا ہے جیسا کہ شعر اول اوسکا
مین لکھا ہے اور عرب سے تشبیہ کیا ہے اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے
تقطیع نوشد جہا مستفعلن زین نو بہا مستفعلن رو سال نو مستفعلن هم مثنی یہ بیت بدخو تے بر
کیمیات مثنی یعنی مصرع ایک رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی
جیسا کہ متن مین لکھی ہے معنی بیت کے یہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مرا
کیمیا ہے حسن خواہ تدبیر صائب ہو تقطیع یہ ہے بدخو تے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن هم و مستفعلن نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست و باقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم و
یا مربع از دیگران بہتر باشد ت اور مستعمل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون سے اول
ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھ کہا ہے بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم
یا مربع سالم اور وزنون سے بہتر ہے هم دہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدہ مجابات عبد الصمد
بن المعذل ہر بیت از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر یا در سفر ؛
یا در حضر دیدے لپسر زو خوبتر ؛ ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب
عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہ
ہے جیسا کہ متن مین لکھا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن و قس علے ہذا هم رجز
مخبون همہ ارکان مخبون بود و عروضیان بازاے ہر بیتے از سالم بیتے از مخبون
بیارند مگر آنکہ ضربش ہر فعل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند و همہ متکلف بود و از همہ بہتر مثمن

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مجنون **بیت** دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ اے صنم ؛ ولیک زآتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ؛ و باقی برین قیاس **ت رجز مجنون** اسمین سب ارکان مجنون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلہ ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت مجنون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب و سکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعج یعنی مفعولان اور مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بے خبن لاتے ہین اور یہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مجنون کی جیسے محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی ہے تقطیع اوسکی یہ ہے دو دیدہ مفاعلن رم ز سرش مفاعلن ک غرقگش مفاعلن تا اے صنم مفاعلن ولیک ز مفاعلن آتشے دلم مفاعلن بماندخش مفاعلن ک ہر دو لب مفاعلن اور باقی اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے ہین اوتنے ہی وزن رجز مجنون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعج اور مقطوع پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مجنون مگر شرح مین یہ عبارت لکھی ہے **ست** باید دانست کہ مرفل و اعج و مقطوع کہ در مجنون نیاید پس دوازدہ ماند و دو وزن مثلث و مثنے ہم نیاید پس باقی ماند دہ وزن براے مجنون چہار از مثمنات و دو از مسدسات و چہار از مربعات تم کلامہ فتامل **م رجز مطوی** ہمہ ارکان مطوی بود و عروضیان بازاے ہر بیتے از سالم بیتے ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل اہم مثالے بیاورند و این وزن از مجنون خوشتر بود و مثالش از مثمن **بیت** تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری ؛ روز و شب از فرقت او پیشہ من نوحہ گرے **ت رجز مطوی** اسمین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن ہوتے ہین اور عروضی بمقابلہ ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین کہ اسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہ وزن مجنون سے خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری بمعنی مسافر تقطیع یہ ہے تا سفری مفتعلن شد بت من مفتعلن جان دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب از مفتعلن فرقت او مفتعلن پیشہ من مفتعلن نوحہ گرے مفتعلن **م** مثالش از مسدس **بیت** ای صنم از عشق تو بیمار شدم ؛ تو نکنی ہیچ بکارم نظری **ت** مثال مسدس کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہ ہے اے صنم

مفتعلن عشق بتی مفتعلن بار شدم مفتعلن تو تکنی مفتعلن ہیچ بکا مفتعلن م نظری مفتعلن م وتسکین
اوسط ہمہ جا روا دارند واانگاہ میان ضرب اعرج وضرب مطوی مذال مسکن ومیان ضرب مقطوع
وضرب مطوی مسکن فرق نماند ودر صدر وضرب خبط لازم آید وانیجا ہم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد اما نہ بران ترتیب کہ در ہزج ست او تسکین اوسط سب جگہ جائز رکھتے ہین یعنی تین متحرک
متوالی مفتعلن مین اوسط کو ساکن کرکے بروزن مفعولن کہتے ہین پس اوسوقت یعنی وقت
تسکین اوسط متحرک متوالی مفتعلن کے درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنے مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہین رہتا اور صدر وضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچھ امتیاز بیکدیگر نہین رہتا اس جہت سے
مطوی کو ساتھ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی بیتین اسباب متوالی سے پیدا
ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہ مسکن ہوکر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب جمع
ہوگئے لیکن اوس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک ایک سبب کم کرنے سے آٹھ
اوزان ہوے تھے اوسی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے ہم ومتاخران بر مثمن این بحر
شعر گفتہ اند وباشد کہ درمیان ارکان بیتی مخبون افتد وعیبے زیادت نباشد اما تناسب نگاہ
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسے برنرسد بشاخ ہویت تو بہ تارک شجیت
او زبیخ وبن برنکنے چون رکن سیم مصراع اول مخبون آوردہ نظیرش از مصراع دوم ہم بجہت
تناسب مخبون آوردہ ودر باقی قصیدہ ہیچ رکن مخبون نیست وا چنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
ت اور متاخرون نے اس شعر کے مثمن مین شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مخبون آجاتا ہے اور یہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاہ رکھنا چاہیے
یعنی وقوع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہے سنائی تخلص نام
ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلے رکھتا تھا اور سنا بمعنی روشنی کذا فی الغیاث
والکشف تقطیع شعر کی یہ ہے دست کسی مفتعلن بر نرسد مفتعلن لبشاخ ہو مفاعلن وبیت تو
مفتعلن تارک شجیت مفتعلن اوز بیخ مفتعلن وبن مفاعلن برنکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصرع اول کا
مخبون لایا مثل اوسکے رکن مصرع دوم کا بھی بجہت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیدے

مین کوئی رکن مجنون نہین ہی اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہویت بتشدید واو ویا بمعنی حقیقت وماہیت کذا فی الشعر و ہویت بضم اول وکسر واو وتشدید یا تحتانی مفتوحہ وبعدہ فوقانی مرتبہ وحدت وذات باریتعالے ولاہوت کشف سے کذا فی الغیاث نجبت بالحاق یا وتائی مصدری نجیب سے کہ بالفتح بمعنی سخی وکریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہ ہین کہ ہاتھ کسیکا تیری شاخ حقیقت وماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ نجابت اوسکی بیخ وبن سے اوکھاڑکر پھینکدے توہم وبعضے از متاخران مجنون ومطوی با یکدیگر تالیف کنند وبیتی از مفاعلن ومفتعلن چار بار یا برعکس بکار دارند وخوش باشد مثال اول شعر زنیکوان لطف وکرم سزا تراز جور وستم ٭ مدار ازین بیش لغم دل مرا بار خلد ٭ واگر جائے بنا درین ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ ہنوز فربہ است با تو ازین قوی دلم ٭ چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ سد بلاغری ٭ گرچہ بموضع لقب مفتعلن دوبارہ شد ٭ بحر ز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ٭ ت اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو بایکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنے مفتعلن مفاعلن سے چار بار کہی ہی اور وزن خوب ہی مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہی تقطیع اوسکی یہ ہے زنیکوا مفاعلن لطف کرم مفتعلن سزا تراز مفاعلن جور وستم مفتعلن مدار زی مفاعلن بیش لغم مفتعلن دلی مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہ پر یہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن مفاعلن چار بار دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اونکی یہ ہے کیس ہنوز مفتعلن فربہ است مفاعلن با تو ازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چارہ چہ خا مفتعلن قانیکر مفتعلن کیسہ سد مفتعلن بلاغری مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن دوبارہ شد مفاعلن بحر زقا مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا تو بہا مفتعلن نہ آوری مفاعلن معنی یہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہ رکن مفتعلن دوبارہ آگیا مگر یہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی بھرا ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی بجائے مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا ہم وزن این بحر ہم تبار سی وہم بفارسی مستعمل بہت واصلش

تبا زہی ور دائرہ فاعلاتن شش بار باشد و وزنہا وافی و مجزو بکار دارند و او را دو عروض و چہار ضرب
بود و بر شش وزن آید سه وافی و سه مجزو و بیتہایش اینست ت یہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے
اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھ بار ہے اور استعمال مین وافی اور مجزو ولاتی ہین
اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن اور چار ضربین ہین
ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنے فاعلیان تیسری مقصور یعنے فاعلان چوتھی محذوف
یعنے فاعلن اور چھ وزنون پر آتی ہے متن وافی اور تین مجزو اور بیتین اوسکی یہ ہین م ؂ شعر
ابلغ النعمان عنی مالکا ؂ انه قد طال حبسی وانتظاری ؂ عروض محذوف و ضرب سالم است
ت پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے
معنی یہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی جیسا کہ پہونچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق
طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہ ہے ابلغن نع فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن
انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن اور مالکا بر وزن مفعل مصدر میمی بمعنی ابلاغ
ہے م واگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اما مستعمل نیست ت اور اگر عروض سالم لاوین خلیل
نے اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے م ب شعر مثل سحق البرد عفی بعدک ؂
القطر مغناه وتاویب الشمال ؂ عروض محذوف و ضرب مقصور ست ت دوسرا شعر جو
مرقوم متن ہے عروض محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان ہے سحق بالضم
جامہ مخلط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور جائے معیشت منتخب سے تاویب دنکو
چلنا منتخب سے معنی یہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا بعد تیری بارانی مکان اوسکا اور وزیدن باد شمال نے
اور لام القطر کا شامل مصراع اول ہے تقطیع یہ ہے مثل سحق فاعلاتن بردعففا فاعلاتن بعدکل فاعلن
قطرمغنا فاعلاتن ہو وتاوی فاعلاتن بش شمال فاعلان م ج شعر قالت الخنساء لما جیئتها
شاب راسی بعد ہذا واشہب ؂ ہر دو محذوف است واین ہر سہ وافیست ت تیسرا وزن
شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فاعلن خنساء نام
زن معنی یہ ہین کہ کہا خنساء نے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا بعد
اس جانیکے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہ ہے فالتلخن فاعلاتن ساء لما

فاعلاتن جیسا فاعلن شاب اسی فاعلاتن بعد ہا ذا فاعلاتن وشتجب فاعلن یہ تینون وزن جو بیان کیے واقی ہین م شعر یا خلیلے اربعا و استخبرا رسما بعسفان ؛ عروض سالم وضرب مسبغ است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے یعنی فاعلیان خلیل بمعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہ تنجب سے عسفان بالضم نام ایک موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنے مکان اور سین واستخبرا کا متعلق مصرع اول ہے معنی یہ ہین اے دو رفیقو میری ٹھہرو اور خبر لو آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہ ہے یا خلیلے فاعلاتن ربعا وس فاعلاتن تخبرا رس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان م ۵ شعر مقفرات دارسات مثل آیات الزبور ؛ ہر دو سالم ہست ت پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہ ہین کہ مکانہاے خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہ ہے مقفرا تن فاعلاتن دارسا تن فاعلاتن مثل آ یا فاعلاتن تز زبورے فاعلاتن م و شعر طالما قرت بہ العینان من ہذا الثمن ؛ عروض سالم وضرب محذوفست واین ہر سہ مجزوست ت چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن ہے عین اور بہ عینان مین متعلق مصرع اوّل ہے معنی یہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے اوسکے دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجاے طالما مالما ہے اس صورت مین معنی یہ ہوے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین تقطیع یہ ہے طالما قر فاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذ ثثمن فاعلن یہ تینون وزن مجزو کے ہین م و امازحافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد و میان نون والف کہ بفاصلہ رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد وارکان باین سبب صدر یا عجز یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ت و امازحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنے فعلاتن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوسمین کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف و نون کے جو فاے رکن دوم سے فاے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مین نون فاعلاتن اوّل و الف
اوّل فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہی فای رکن دوم سے فاے رکن سوم تک اور درمیان انکے
دوجگہ معاقبہ داقع ہوا ہے یعنے دو سببونکے ساکن آخر یا سلامت رہینگے یا ایک ان مین گرجائیگا
دونون معاً نگرینگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگے جیسا کہ قبل
ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلائیگا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلائیگا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین ہوگا اور
اگر رکن سب سلامت رہینگے بری کہلائینگے ہم واما بفارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و
بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن
و مسدس و مربع و مثنی آوردہ اند و جملہ ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بری
وچہار وزن ست لیکن فارسی مین یہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور بعضے عروضی ان
دونونکو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن
اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ ضربین لائے
ہین اور کہا ہے کہ چوبیس وزنون پر ہے ہم رمل سالم عروضیان این نوع را پنج عروض
و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن ست ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع و یکے مثنے
ست رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسرا
محذوف یعنی فاعلن یا مقصور یعنے فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنے فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنے فع پانچوان مشعث یعنے
مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسری مقصور یعنے فاعلان تیسری
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف اخذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان
نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنی ام مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم
خفتہ اند وہ نیست کو ہی ماہر دی مر مرا نہ بین غم رہائی ت مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہ ہے چند
کریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اند ونیست گوئی فاعلاتن ماہرو فاعلاتن
مرمرا زی فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روے لیے ماہ روی من وبجاے ماہ روی ماہ رویان
بھی بعضے نسخون مین ہے او جفت اند بھی صاحبا نداہ ھم سـ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
مثالش بیت مرمرا زجان ودل چیزے گرامی تر نبود ٭ دل بداوم روز وصلت جان و ہم
روز فراق ٭ ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب
مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہ ہے مرمرا ز فاعلاتن جان وکی
فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بداوم فاعلاتن روز وصلت فاعلاتن
جان وہم فاعلاتن زیفراق فاعلان ھم ح عروض یہان وضرب محذوف است وبحقیقت یہان
وزن ست ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض مقصور
اور ضرب محذوف کی یہ ہے بیت شہر آرام در شہر ونہ در دادی قرار ٭ ہمچو من در عشق
مجنون دگر پیدا نشد ٭ مثال دونون محذوف کی بیت برامید نقش روے دوست نقاش
ازل ٭ نقشہا بربست لیکن ہیچ صورت یافتہ ھم ۶ عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف مقطوع
مجنون ضرب محذوف اعرج مجنون بر نشکو نہ بیت تاکی از ہجران نگارا چند باشم بدور ٭ سنگ آہن
نیستم من چند باشم صبور ٭ ت چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنے فعول یا محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی فعول بیت مثال کی اور متن مین ہے
معنی یہ کہ کب تک ہو مین اور صبر کرونمین کہ مثل سنگ آہن کے سخت نہین ہون تقطیع یہ ہے
تاکی ازہج فاعلاتن ران نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدور فعول سنگ آہن فاعلاتن نیستم
من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول ھم ۵ عروض یہان وضرب محذوف مقطوع ومجنون
بدینگونہ بیت باتو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی ٭ ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ت پانچوان وزن
عروض وہی یعنے فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شعر مثال کا جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے باتو خوبی فاعلاتن کرد خواہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن کنی فعل

در تبرّشتی فاعلاتن کرد خواہی فاعلاتن با تبرّشتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنے خواہم کرد اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ھم ۵ عروض محذوف مطموس یا محذوف احذ و ضرب محذوف مطموس مثالش شعر کار خویش از چاکر خود از چہ داری زار ٭ کار خویش را راز داری از سخن چین دارست چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنے فاع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم افشا اور رازداری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہ ہین کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چھپاتا ہے اگر چھپا تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہ ہے کار خیشر فاعلاتن چاکر بخد فاعلاتن از چہ داری فلاتن از فاع کار خیشر فاعلاتن راز داری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع ھم ۶ عروض ہمان و ضرب محذوف احذ مثالش شعر مرد دانا راز دانا یار باید خوب ٭ گر تو دانائی ترا ہم یار دانا و این چہار وزن اخیر بہ نزدیک متاخران مہجور ست ۷ ساتوان وزن عروض یعنے فاع یا فع اور ضرب محذوف احذ یعنے فع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تدانا فاعلاتن ئی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن ہہ فع اور یہ چارون وزن اخیر یعنے چہارم پنجم ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین ھم مسدسات ح عروض سالم و ضرب مسبغ مثالش شعر اسے نگارا اگر تو نیکوتر نہ بینم ٭ عاجز اندر صورتت صورت نگاران ۸ مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنے فاعلیان مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ای نگارا فاعلاتن گرت نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف نگارا یا بمعنے متکلم جیسے ملا ذا اور معاذا بمعنی ملاذ من اور معاذ من عیاث سے یا الف لتمیمہ واسطے تعظیم کے جیسے طالبا اور صاحبا اور نصیرا اور جلالا یہ بھی عیاث سے ھم ط عروض و ضرب ہر دو سالم وہمانست کہ وزن اوّل ۹ نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور یہ وزن وہی ہے یعنے وزن اوّل کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن مغیر وزن نہین ہے ی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش شعر چند باشد تا یک خواہست خفت اندہ ٭

چند باشد دوستدارت بازاری بہ دارد و مشعث چنین باشد مثالش شعر چند باشم ہم
بد نشینان بیچارہ بگشتہ شادی زین دل من آوارہ ست دسوان وزن عروض
سالم یعنی فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی
جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیاب خواہت فاعلاتن جفت
اندہ فاعلاتن چند فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی دلیل
اور خواہی ہے اور عروض اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چند باشم
فاعلاتن ہم بد نمیسا فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زی دلی من فاعلاتن
آوارہ مفعولن یعنی شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف و ضرب
مقصور ہے عروض یہان و ضرب محذوف و ہر دو یکے ست شعر صابرے تا کے کنم در عشق تو
راز نہانی کنون پیدا کنم ست وزن گیارھوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن بارھوان عروض ہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
یعنی فاعلن اور دونون وزن ایک ہی مثال جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز نہا فاعلاتن نے کنون پیدا فاعلاتن وا
کنم فاعلن اور بعضی نسخون میں بجائے در عشق تو یا در دِ عشق ہے اس صورت میں عروض
مقصور ہوگا م واگر عروض و ضرب فعول و فعل و فاع و فع کنند از مدید تقطیع توان کرد و
از انجملہ مستعمل نزدیک متاخران چہارم و پنجم ست ا ۔ اگر عروض اور ضرب فعول مخبون
محذوف اصح اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع [illegible]
کرین مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنونسے مستعمل نزدیک متاخرین کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلات ہے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بر وزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بر وزن فاعلاتن فاعلن
فعلان ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہیں ج انتہی مراد مصنف علام ا مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمیشود و کم کلامہ کیون نہیں آتا م

محقق علیہ الرحمۃ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مخبون محذوف وضرب مخبون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہی اور الف اور نون آخر مین بجای یکحرف ہے اور زیادت یک ساکن بھی بغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے جہین در فاعلان مقصور جایز نمیدانند مگر صواب جوازانست اور تسکین اوسط سب جگہہ جایز ہے اور رسالہ عبدالواسع مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے فتامل ہم مربعات بح عروض سالم وضرب مسبغ یعنی یہ ہر دو سالم و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربا یا ٭ چونکہ باچا کرلسا زی ت وزن تیرھوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودھوان عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقوم ہے یہہ متن ہی اور اوس مین لفظ چاکر اشارہ طرف اسیکے ہے تقطیع یہ ہے کہ خوبرو با فاعلاتن دلربا با فاعلاتن چونکہ باچا فاعلاتن کر لسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت چشم آندارم کہ گاہے ٭ افگنی سوئیم نگاہی ٭ تم کلام معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھی اور احتیاج اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی ہم یہہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یا محذوف و ہر دو یک وزن ست مثالش شعر ہر کہ بدخواند ترا ٭ از بدی اوست وزن پندرھوان عروض مقصور یعنی فاعلات یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلات وزن سولھوان عروض وہی یعنی فاعلات یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے تیر مین ظلم وستم ہے پس اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہی ہر کہ بدخا فاعلاتن ندترا فاعلن از بدیس فاعلاتن یہی فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بدخا فاعلاتن ندترا از فاعلاتن مرید ہی ہس فاعلاتن توبری فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم وضرب مخبون محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف وضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش ہم اندترا بروزن فاعلن محذوف

وکلمۂ از دو را بشمرد کہ مصرع ثانی تر مست کہ دو وزن اعتبار ندارد گو نیم خرم در فارسی بر دو حرف
نیامدہ معهذا مصنف علام در فصل ہشتم می آرد در ہیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامہ حق ہیہ
کہ این جگہہ داد طالب علمی کی دی ہے تمام م واین اوزان ہمہ مثمن اند وحال الشان ہمچنانست
کہ در شرح گفتہ شد واگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مصرع نتوان گفت و سقہ شود
ت اور یہ اوزان مربع کے نیم مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو شرح مین کہا گیا کہ اوس نیا
بھی اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع نا تین
اوسکو مصرع نہ کہنا چاہیے یعنی اوسکو دو مصراع علاحدہ نیم قافیہ نہ کہا جا ہے اسواسطے کہ
رکن دوم مثمن کا ایسا واقع نہین ہوتا اور یہ نصف مثمن ہے پس وہ سقہ ہو گیا گا یعنی
کہنگے کہ عروض اوسکا نا پدید ہے م مثنی نیز مثالش شعر آفتاب نشکبوئی و بحقیقت این اوزان
ہمہ دہ ست و متدا اول از انجملہ سہ وزن است ت مثنی وزن سترہوان کہ مثال اوسکی جو
مثمن سے ہے تقطیع جیسے آفتابی فاعلاتن نشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یا خطا ہے
اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن ملے ہوے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودھوان اور سولہوان اور
متداول مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارھوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرھوان اور سولہوان کہ ایک ہے
رمل مخبون
م رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم تواند واین دلیل است بران
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان گفتہ اند کہ این
بحر را ہیچ عروض دہ ضرب ست و بر ہفتدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع
و یکے مثنے باین تفصیل ت رمل مخبون سب رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوا رکن اول
کے کہ سالم بھی آتا ہے اور یہ دلیل ہوا اسبات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین
ہین یعنی فعلاتن رکن اصلی نہین ہی دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع
فاعلاتن سباعی ہے کہ واسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
ور سباعی تو برخلاف جن سداسی بنتی ہین اس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کے پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث یعنی فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع مخبون یا محذوف اعرج مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون یعنی فعلاتن دوسرے مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون محذوف فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون فعل ساتوین محذوف اعرج مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھ مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اور ایک مثنی اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض و ضرب ہر دو مخبون مثالش شعر چکنم ہر چہ کنم با تو نمیدارد سود ہم بجزان حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم ت مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہہ ہے چکنم ہر فعلاتن چہ کنم با فعلاتن تو نمیدا فعلاتن رد چہ سودم فعلاتن بجزا حی فعلاتن لہ ندانم فعلاتن کز عشقت فعلاتن بگریزم فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم ؛ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون بیائی اور بعضے اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے شعر رنگ رخسار و در گوش و خط و قد و خد و عارض و خال لبت ای سرو پریزاد و سمنبر ؛ شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و طرف چشمہ کوثر ؛ کذا فی الحدائق م ب عروض مخبون یا مشعث و ضرب مشعث مثالش بیت بدو رخ ماہ تمامی بہ دو زلف چو عبیری ؛ بدو لب تنگر قندی بہ دو چشمک بادامی و این وزن را استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست ت وزن دوسرا عروض مخبون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن سے تقطیع اوسکی یہہ ہے بدو رخ ما فعلاتن ہ تمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب تنگ فعلاتن کر قندی فعلاتن بدو چشمک فعلاتن با دامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا

کیا اسکو وزن جدا گانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن اول کا ہی اور فعولن جو ضرب مین واقع ہی مسکون
العین فعلاتن کا ہی ھم ح عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور شالش شعر سیم از
تہی ماندہ چو تیمار وید بود ؛ کہ بیچ ماہ تمام ست و بیدل سنگ رخام و عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف چہ
ہمانست ست وزن تیسرا عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن ور ضرب مخبون
یعنی فعلات مثال متن مین لکھی ہی تقطیع اوسکی یہ ہی نسیم عشق فعلاتن فہمی مست فعلاتن وتیما فعلا
ریدید فعلات کبر تھا فعلاتن تھماسی فعلاتن تہدیسن فعلاتن گرتمام فعلات اور وزن چوتھا عروض
وہی یعنی فعلات یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہی وزن تیسرا ہی اسکے شمار
کی بھی حاجت نہ جانی اور یہ کلی اور شعر میں تیمار یعنی فکر و اندیشہ کردن ہی اور رخام یعنی سخت پتھر ھ عروض
ہمان و ضرب مخبون محذوف مسکن عروضیان این مصرع را ابتری خوانند و خطاست مثالش شعر نہ تنہا
جو بیکے کو روفا دو ر بود ؛ نہ ہم دل بیکسے کو دکند دلدار ؛ و اگر ضرب مخبون مقصور مسکن یا مسکن شعر ہمکش مین لگا
بود و این وزن ہم استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست
ست پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعلات یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن مسکون العین
اور عروضی اسکا ابتر کہتے ہین یہ خطا ہی کسواسطے کہ فعلن یہان لازم ہی اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہی
یہ دو رکن سے ہات مانقطع مین البتہ ایک ہی مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے تا ستم
جو فعلاتن کیسکی فعلاتن ز وفا دو فعلاتن ر بلود فعلن نہ ہم دل فعلاتن بکیسکی فعلاتن نکند دل
فعلاتن داری فعلن ھ اگر ضرب مخبون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان مسکون عین اوسکا بھی وہی حکم ہوگا
جو فعلن مین کیا گیا اور یہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جدا گانہ نہوگا اسواسطے
کہ تفاوت وزن گذشتہ سے رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے کہ ایک فعلن متحرک
العین اور ایک جگہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہی اور سوا اسکے کہ ایک جگہ تحریک ہے اور ایک جگہ
تسکین ح وکلام در ینجا در نفس وزن ست قطع نظر از قافیہ وآن از سکون یا ساکن مختلف
نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ تقابل ھم و عروض ہمان و ضرب محذوف مقطوع مخبون
مثالش بیت اگر این شود می جان از درد فراق ؛ بہ جور من از عشق کہ خو
می ؛ و ضرب محذوف اعرج مخبون حکم دارد ست چھٹا وزن عروض وہی یعنی مخبون

مفتعلن فعلان یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل بہ تحریک عین مثال ان جلسا
کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر بمن فعلاتن شود دی جا فعلاتن نہ بر در فعلاتن ز فراق فعلان
یہہ جو فعلاتن رتنبر عش فعلاتن نتحشنو فعلاتن دی فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول
یہی حکم رکھتی ہے وزن مین کسواسطے کہ فقط ایک ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنود قلب
خوشنود و خوشون کردند آوردن دونون کلمے نسبت کے ہین بہار عجم سے کذا فی الغیاث
اور اگر بجاے خوشنودمی خوش بودمی کہیے معنی صاف ہو جائین ہم ز عروض محذوف
مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون و ضرب محذوف اعرج مجنون بر ینگونہ بیت ندہد
بتر ہتو دل شمنی تا زید ٭ چو بکیے رابہ کشتی بگنہی اے نگار ٭ واگر عروض ہمان باشد یا
ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بود ت ساتوان وزن عروض محذوف مقطوع
مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہ کہ کوئی عاشق تجکو دل نہ دیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بے گناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے ندہد تے فعلاتن رتبو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل بکیے را فعلاتن بکشتی
بی فعلاتن گنہی اے فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھ ضرب مجنون
محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا ہم ز عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ و ضرب محذوف مطموس بر ینگونہ بیت دہن کوچک چون تنگ دل عاشق ٭ دہ کہ
چون حقہ اگندہ بمروارید ٭ واگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ت
آٹھوان وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس
یعنی فاع مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچو تنت فعلاتن کدلی عا فعلاتن
شق فع بکچو حق فعلاتن قہ اگن فعلاتن دہ بمر وا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی
فع یا فاع ساتھ ضرب محذوف احذ کے یعنی فع کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو ہم مسدسات
عروض مجنون مسبغ یا معری و ضرب مسبغ ہی عروض و ضرب مجنون معری برینگونہ بیت طرب انگیز
دمی آور بصبوحی ٭ کہ حریف مست و بہار مست و جوانی و این ہر دو وزن مست مسدسات

نوان وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا سعری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون سعری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہی دل ز ننگی فعلاتن ز میاد ر فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ ز فیض فعلاتن بہار من فعلاتن بجوئی
فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد کنشف سے اور مطلحات
مین شراب پیا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ وہم کار منتخب اور صراح اور کنز
م یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث بزینگونہ بیت اگر اید ون کہ ہے دانش و زری ؛
ز ہمہ خلق نکوئی یابی ؛ واین وزن را استحقاق آن نیست کہ منفرد گیرند چہ مسکن وزن
گذشتہ است گیارہوان وزن عروض مجنون یعنی فعلن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث
یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے اگر بدو فعلاتن کہ ہمیدا فعلاتن لشو ز ری مفعولن
ز ہمہ خل فعلاتن ق نکو نا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے
کہ منفرد مقرر کرین یعنی جداگانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن
ہوکر مفعولن ہوا ہے م یب عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور بزینگونہ بیت
دلم از عشق تو خستہ و ریش ؛ تو مکن جور برین عاشق خویش ؛ تیسرا عروض ہمان ضرب
مجنون محذوف و بحقیقت ہمان ست بارھوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک
العین مثال مرقومہ متن تقطیع یہہ ہے دلم عشق فعلاتن قتشد خس فعلاتن تا ریش فعلاتن تمکن جو فعلاتن
ربری عا فعلاتن شقخیش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے م یب عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان ابتر گویند لسہو واین وزن را ہم استحقاق
انفراد نیست چودھوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف
مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ بحذف اور تقطیع
ابتر ہوتا ہے اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن
دوازدہم و سیزدہم ہے م مربعات یہہ عروض مجنون سعری یا مسبغ وضرب مسبغ بزینگونہ بیت

سخن من کہ رساند ؂ بر آن ماہ دلارام ؛ یو سرو و سمری و حلمش ہمان ست ت مربعات نیز سولھوان
وزن عروض مجنون مسبغ ہے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مجنون مسبغ یعنی فعلیات اور ضرب مسبغ ای
مجنون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومہ متن سے تقطیع سخنی من فعلاتن کہ رساند فعلاتن برا ما فعلاتن
ہ دلارام فعلیان اور لفظ بر شعر مین یعنی نزدیک ہے وزن سولھوان عروض اور ضرب دونون
سے یعنی فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یا نزدہم ہے ؂ مثنی بر یہ نیکو نہ مبیت
رہ قشادیم ؛ بہ بستی بت ثنی وزن سترھوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومہ متن سے ہے
تقطیع یہ ہے رہ قشادی فعلاتن مبستی فعلاتن ہیم مصرع ثانی مین معتبر ہے ؂ بتحقیق این
اوزان عائد یا ہشت وزن ست وانچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک ا[ست]
و مقصور و محذوف مقبول تر از دیگر ہا ست و تسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و یا غیر مسکن خلط
کنند ت اور حقیقت مین یہ اوزان ہفگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھ وزنون کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم
اور شانزدہم باقی رہے آٹھ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین
فعول یا فعل یا فاع یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین
اوسط تین متحرکون مجنون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھ غیر مسکن کے خلط کرتے
ہین یعنی کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے ؂ و چون ہمہ مسکن بود بیت از
اسباب بود چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا وہ وزن متوالی بر خیزد بتفاصیل یک یک سبب خفیف و
و مصراع اطول از دوازدہ سبب و مصراع اقصر از سہ اسباب و این غریب تر ست از انچہ در
ہزج گفتیم و فرق میان اوزان مشترک کہ از این سہ بحر توان خواند یعنی ہزج و رجز و رمل در مصراعہا
دیگر در قصیدہ ظاہر شود و ہمین قیاس در دیگر مواضع ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس
وزن متوالی پیدا ہوتے ہین بفاصلہ یک یک سبب خفیف اور مصراع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور
مصراع اقصر تین سببونکا اور یہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہے یعنی ہزج مین
مربع تک وزن نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتے ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علیٰحدہ علیٰحدہ گرجاے ایک مفعولن یعنی تنہا رہجائے تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثمن جملہ دس وزن پیدا ہوے ہین کسواسطے کہ یہ بحر مثمن ابھی مستعمل ہوتی ہی بخلاف ہزج کے کہ وہ مثمن نہین آتی ح قولہ انجا دہ وزن متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن از آنہا انین بحر یافتہ و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اوس مین بھی بعضون کو متروک لکھا ہے اور چونکہ کوئی وزن بہ کمی پنج سبب الٰہ بہ کمی ہفت سبب اور بہ کمی ہشت سبب بہ جہت عدم استعمال کے لکھا صاحب معیار کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے ہین لیکن یہہ گمان باطل ہے اور یہہ غرض اخراج اوزان سے نہ استعمال اوزان سے اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائے جاتے ہین اور مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جاے گا کہ یہہ ارکان زحاف اوس بحر کے ہین اور اصطلاح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان زحاف کی اوس بحر سے ہوتی ہے جہان واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے ہم وشاعرانرا در لے خوش است کہ رمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول می گیرند دیگرے سالم سی مثل از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش انیست بیت بحجن بر آئی زدر سے مہار شکن ٭ سر عمزہ بجنبان صف روزگار شکن ٭ انیست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن ست اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاے جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بحجنبت فعلا ت ر آرونری فاعلاتن سپیت فعلات ہار شکن فاعلاتن سر عمز فعلات ای بجنبا فاعلاتن صف روز فعلات گار شکن فاعلاتن یہہ ہین بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے ہم سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار دو فی دستغور یکادارند و آنرا در شاہ تازی دو عروض و شش ضرب است و ہر شش وزن آمدہ و ابیاتش انیست یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

بین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے بین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور دوانی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی بین دو عروض یعنی مطوی مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنی مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین اور چھہ ضرب بین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون عین اور مخبول مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور موقوف مفعولات اور مکشوف مفعولن ہین اور چھہ زنوت پہ آئی ہے اور تبیین اوسکی یہہ ہین م اشعر ازمان سلمی لا یری مثلہا + الراؤن فی شام ولا فی عراق ‡ عروض مطوی مکشوف ست وضرب مطوی موقوف ست پہلا شعر جو مرقوم ہے تمن ہی عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان اور ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے اور سلمی نام معشوقۂ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن وخوبی مشہور ہین اور الراؤن میں ر مشددہ اول متعلق مصرع اول ہی اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی سلمی کی نہین دیکھی مانند اونکے دیکھنے والون نے شام بین اور نہ عراق بین تقطیع یہہ ہے ازمان سل مستفعلن مالا یری مستفعلن مثلہا فاعلن را ؤن فی مستفعلن شاموو لا مستفعلن فی عراق فاعلان م ب شعر ہاج الہوی رسم بذات الغضا ‡ مخلولق مستعجم محول ‡ عروض وضرب مطوی مکشوف است ست دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس بین دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت عجم سے کہ بالضم بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور محول ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب بین لکھا ہی کہ محول اور ماحل زمین وشہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا عشق کو نشان سکانات نے اوس موضع بین کہ جس بین درخت غضا ہے کہنہ اور رسالت منقلب الاحوال تقطیع یہہ ہے ہاجلہو استفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن محولو فاعلن م ج شعر قالت ولم تقصد لقیل الخنا مہلا فقد ابلغت اسماعی عروض ہمچنان او ضرب اصلم ست تیسرا شعر جو مرقومۂ متن ہی عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے اور مہمل
بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے در حالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
بسخن فحش زبان سے کہ یہ تحقیق پہونچایا تو نے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع
یہ ہے قالت ولم مستفعلن یقصد لقد مستفعلن للخنا فاعلن فعلن فقد مستفعلن بلغت اس
مستفعلن ماعی فعلن م شعر النشر مسک والوجوہ دنانیر واطراف الاکف عنم ٭ عروض
وضرب ہر دو مخبول مکشوف ست و این چہار دانی است م چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہی عروض
اور ضرب دونو مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند
مشک ہی اور مونہہ اونکے مثل دینارون کے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان خضابستہ مثل
عنم کے سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان خضابستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن کو ولوجو
مستفعلن ہدنا فعلن نیر واط مستفعلن راف لاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن
دانی کے ہین م شعر ینضحن فی حافاتہا بالابوال ٭ عروض وضرب یکی است و این
موقوف ست پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے
اور یہہ موقوف ہے یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین ناقے کنارہای فرج سے اپنی پیشاب
تقطیع یہہ ہے ینضحن فی مستفعلن حافاتہا مستفعلن بلابوال مفعولان م شعر یا صاحبی رحلی
اقلا عدلی ہمچنان است و آن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطور است بیت چھٹا شعر جو مرقوم
متن ہی اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف
ہے یعنی مفعولن معنی یہہ ہین اے دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن
و منزل و رخت و اسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول و سکون ثانی بار یک طرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح اے دنیا
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلام سے ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی بار یک طرف شتر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لا عدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین م و بطریق زحاف دیگر ارکان مخبون و

مطوی و مجبول روا دارند و ضربہائے مشطور مجنون روا دارند ت اور بطریق زحاف کے یعنی
بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مجنون یعنی مفتعلن اور مجبول یعنی فعلتن روا رکھتے ہین
اور ضربہائے مشطور مجنون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو ضرب مشطور مین فعولان
اور فعولن بھی کر لیتے ہین م و اما بپارسی ارکان ہمہ مطوی بکارند و بر سالم و مجنون شعر نیامدہ
است الا آنچہ عروضیان بتکلف گفتہ اند از حیث تشبہ بعرب و گفتہ اند او را سہ عروض است
و ہشت ضرب و بر دہ وزن آورده اند باین تفصیل ت و اما فارسی مین سب ارکان مطوی
استعمال کرتے ہین اور سالم اور مجنون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیون نے
بتکلف کہا ہے بجہت تشبہ بہ عرب سمجھا جاے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مجنون مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور اصلم
محذوف فع اور آٹھہ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن
اور مجنون مکشوف فعولن اور مجنون مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور اصلم مقصور فاع اور
اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مجبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن بسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہی اور
اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن بتحرک العین کو مسکن کیا ہی
پس ضربین آٹھہ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پہ لاے ہین اس تفصیل سے م ا عروض مطوی
موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت چون نزہم دست بفتراک تو
خبر تو کسی نیست مرا دستگیر ت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی
مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع یہ ہے کہ چون نزہم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن خبرت کسی مفتعلن نیس مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک یعنی شکار بند ہے م ب عروض ہمان و ضرب مطوی
مکشوف و بحقیقت ہمان وزن اول است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان
یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہ حقیقت مین وہی وزن اول ہی م ج
عروض مطوی مکشوف و ضرب مجنون مکشوف برینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین غیر تو مطلوب نگردد

ت تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مجنون مکشوف یعنی فعلن متحرک العین
مثال جیسا کہ متن مین ہی تقطیع یہ ہی ماہ رخا مفتعلن بر بہر و مفتعلن ابر ہمی فاعلن خبر تہرا مفتعلن
یار و گر مفتعلن نسنر دیعنی سزا وار نہین ہی م ؛ عروض ہمان و ضرب اصلم گفتہ اند این سہو است چہ
انجا سطے لازم است و بہ حقیقت مجنول مکشوف مسکن است مثالش بیت لبتہ تو ہست شفاے
دلم ؛ زانکہ شد او خستہ یاد است ؛ و این وزن مسکن وزن سوم است ت چوتھا وزن عروض
وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے کہی ہی یعنی جب مفعولات سے
وتدگر جاے مفعور ہے مقام پر اوسکے فعلن بسکون العین لایئن اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ
یہان سریع مطوی مین سطے لازم ہے پس جب اصلم کہا سطے کہان رہا لہذا اسکو مجنول مکشوف
مسکن کہنا چاہیے کہ جبل اجتماع خبن و طے ہے اور جب اسکو مسکن کرین فعلن بسکون العین
ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل کے واسطے شفا ہین اسلیے
کہ یہہ تیری آنکھ کا بیمار ہے اور دوا موافق اور مناسب بیماری کے چاہیے تقطیع یہہ ہی لبتا تو
مفتعلن ہست شفا مفتعلن اے دلم فاعلن زانکہ شد و مفتعلن خستا یا مفتعلن د است فعلن اور
وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ غلط لکھا ہے ایک یہہ
مجنول مکشوف کو مجنون مکشوف لکھا اور نسنر دبر وزن فعولن ہی نہین ہے بلکہ بر وزن
فعولن ہے دوسرے یہہ کہ انجا سطے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ انجا سطے لازم است
و ازان مفتعلن شود پس اگر انرا اصلم کنند بر وزن فعل مانند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ
ضرب مین رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہے نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آتی
پس مفعولات سے اصلم فعلن ہو گا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے تیسرا مغالطہ وزن
آئیدہ مین م ۵ عروض و ضرب ہر دو مجنول مکشوف بر نشنگو بیت قبلہ من روی چو ماہ تو شد
قبلہ ازین بود بجہان ؛ و عروض ہمان و ضرب اصلم و سخن در و ہمان است کہ گفتہ آمد ت
پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے قبلہ من مفتعلن روی چو ماہ مفتعلن ہے تو شد فعلن قبلہ ازی مفتعلن
نبود مفتعلن بجہان فعلن چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی

وہی ہے جو کہا گیا یعنی طی لازم ہے اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے اس جگہ
یہہ حاشیہ لکہا ہی ح تقطیعش قبلا من مفتعلن رواجا مفتعلن سے تشند فاعلن قبلا ازپی مفتعلن
بشنود مفتعلن درجہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہوکہ مخبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن و تقطیع نظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہی ہم زعروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف و
ضرب اصلم مقصور برانیگونہ بیت سنگدل آن یار نے آرزم ؛ یکشبم از خود نہ کند شاد ؛ ح
عروض ہمان و ضرب اصلم محذوف و بتحقیق ہمان است ست ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہی تقطیع
یہی سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن رزم فاع یکشبم مفتعلن خد نہ کند مفتعلن شاد فاع آرزم تفتیح
یا میم و سکون را ، مہلہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطالیف اور
جہانگیری اور برہان اور مدار سے کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع
اور ضرب اصلم محذوف یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہی یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن
ہے ہم ط مشطور و ضرب موقوف برینگونہ ع درسر من خبر ہوس جانان نیست ؛ ہی ہم
مشطور و ضرب مکشوف برینگونہ بیت بار دگر آن بت من باز آمدت نوان وزن مشطور
اور ضرب موقوف یعنی مفعولان ذکر عروض کا نہ کیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک
ہی مثال جیسی متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ، درسر من مفتعلن خبر ہوسی مفتعلن جانا نیست
مفعولان دسوان وزن بہی مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہی تقطیع
ہی بار دگر مفتعلن آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہوکہ مثال اول مشطور مین عین لکھا اور
اور مثال دوم مشطور مین بیت اشارہ یہہ ہی کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونوں کہہ سکتی ہین م و
و نیز دیگ متاخران مستعمل وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گویند بیت دلخواہ
من بر من ستمگار شد ؛ بے ہیچ جرمے مرا کرد خوار و از مجنون برینگونہ بیت چرا مردمی
کنی بار ہی ؛ چرا ہمی کنی دلش را نبر دہ ؛ و دیگر بارہا ہمہ مثال آوردند ولیکن ناخوش و تکلف
باشدت اور نزدیک متاخرون کی وزن اول مطوی کا مستعمل ہی اور دوسرا وزن سالم کا جسکی
مثال مرقومہ متن ہی تقطیع دلخواہ من مستفعلن بر من ستم مستفعلن کار شد فاعلن بی ہیچ جر مستفعلن

می ہر مرا استفعلن کو خار فاعلات اور مجنون اوسی سالم کا جو مثال مسطورۂ متن ہی تقطیع اوسکی

یہہ ہی چرا مر مفاعلن و می کنی مفاعلن یار ہے فاعلن چرا ہمی مفاعلن کنی دلش مفاعلن را

بدرد فاعلات اور مثالین اور وزنون کی بھی بہ نسبت عرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ

ہین اور رہی ہمعنی بندہ یعنی عاشق ہم قریب این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش

در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار است و در بنا مکفوف بکار دارند موقور یا اخرب

و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر شش وزن آمدہ است و مکفوف را دو

وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول مقصور دوم محذوف و بہ حقیقت

ہر دو یکے است مثالش اینست بیت فغان زان مہر یعنی تا بدار + فروہشتہ زیاقوت آبدار

ست یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن

ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موقور یا اخرب موقور وہ کہ جسمین خرب ہو یعنی مفاعیل

اور اخرب مفعول اور دونون کی دو عروض ہین یعنی سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین

یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ اور کہا ہے کہ چھہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف

کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین

اول مقصور یعنی فاعلات اور دوم محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دونون ایک ہین

مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہی فغان اس مفاعیل ز زلفین مفاعیل تا بدار فاعلان فروہشتہ

مفاعیل ز یاقوت مفاعیل ابدار فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے ہم اخرب

را چہار وزن آوردہ اند دو عروض و چہار ضرب اعروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست

چہ از دائرہ زیادت ست مثالش بیت شمشیر بر ندہ کف دہندہ + خود ہر چہ خراب تو محال است

اور اخرب کے چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور

چار ضربین لائے ہین سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ

فاع لیان اور یہہ پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین

مسدس ہے اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور جمل اول یعنی جدید انکی اواخل مین

رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لائے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی

یہہ ہے شمشیر مفعول بر رندہ مفعول کف دہند فاع لاتن خذ خرج مفعول خرابیب مفعول دو محالست
فاع لبان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق در محال بمعنی باطل م ب ہر دو سالم
مثالش بیت باران کہ زمین پاک شستہ دارد ٭ چون کرد دل من غم ہمی نشوید ت دوسرا
وزن عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کہ جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ یاران مینہ
کو پاک اور شستہ رکھتا ہی سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین دہوتا تقطیع یارا کہ مفعول زمین پاک
مفاعیل شست دارد فاع لاتن چو کرد مفعول لمن غم مفاعیل ہمی نشوید فاع لاتن م ج
عروض مقصور یا محذوف ضرب مقصور بر نیگونہ بیت با مردم ناسازگار طبع ٭ بیچارہ شود
مرد سازگار ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بامرد مفعول مناسا
مفاعیل گار طبع فاعلان بیچارہ مفعول شود مر مفاعیل سازگار فاعلان م ر عروض ہمان اول ضرب
محذوف و بحقیقت ہمہ سہ وزن بیش نیست و حکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آید و این بحر نیز نزدیک
متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن و حقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دورا اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہی جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی جائز
ہے یہن مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخران
کے متروک ہی م منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مستفعلن
مفعولات مستفعلن دو بار باشد و در نیا وافی و منہوک آید و او را یک عروض بود و سہ ضرب
و بر سہ وزن آید یکے وافی و بیش انیست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور
فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار
اور استعمال مین وافی اور منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہی یعنی سالم مستفعلن اور تین
ضرب مین ہین یعنی مطوی مفتعلن اور موقوف یعنی مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین
وزنون پر آتی ہی ایک وافی بیت اوسکی یہہ ہی م اشعر ان این زید لا تزال مستعملا للخیر تفشی فی
مصرہ العرفا عروض سالم و ضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی یعنی

مفتعلن ہے بیت مثال کی جیسا کہ مسطور ہوا متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ان ہین زہی مستفعلن ویلاد اول
مفعولات مستفعلن مستفعلن للخیر لیف مستفعلن سی فی مصر مفعولات ہلعز فا مفتعلن عرف بالضم نیکوئی
اور احسان اور بالضم راہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین بہ تحقیق لیسر زید ہمیشہ استعمال کرتا ہے
خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر ہین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان وبضمتین مبالغۃ اھ ترجمہ
تم کلامہ قائل م ودو منہوک یکی را ضرب موقوف وبیش انیست ب شعر صبر آتی
عبد الدار ہو ودیگر را ضرب مکشوف وبیش انیست ج شعر ویلم سعد سعدات اور دو
منہوک یعنی ثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا
بیت مثال کی جیسا کہ متن سے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبد دار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرا وے لیسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ویلم
سع مستفعلن دنسعد امفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے ام سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور ویلم سعد اصل مین ویل لام سعد تہا اور سعدا منصوب باعتبی ہے ھم ولطریق رعاف
در چہار ارکان غیر ضربہا خبن وطی وخبل بجا دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند با تامی
مفعولات پنج متحرک متوالی شود ونشاید ودر ضربہا منہوک خبن بجا دارند و وزنی دیگر یافتہ
اند کہ خلیل نیاوردہ است وآن وافی است عروض سالم وضرب مقطوع ت اور بطریق
زحافات کے سب ارکان سوا ضربوں کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی
مفتعلن اور مفاعلات اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض
خبن اور طی لاتے ہین خبل نہین لاتے کس واسطے کہ اگر خبل لائین تا مفعولات سے
ملکر پانچ متحرک متوالی جمع ہو جائین اور یہہ بیجا ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولا فعلتن
سب تا اور فا اور عین اور لام اور تا متوالی پانچ متحرک جمع ہین ہیہ اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اور وہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن ور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی
نہین کہ نظائر اول وافی ہین اگر شعر وافی دیکہین رائج ہے مثال اسکی یہہ ہے قولہ دنی [illegible]

باید دانست کہ وزنے مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است انیست بیت
ذاک و تدادغزال وحوش یصیلب الحدرحب لبابۃ مجفر یعنی آنکس حالے کہ ترسانید
وحشیان بکشادہ رخسار فراخ است سینہ او و واسع است تقطیعش ذاکو تدامفتعلن ادغزالو
فاعلات حوش یصیل مفتعلن بلحدورح مستفعلن لبابات فاعلات مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ درین
وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام می فرماید و شاید کہ مصنف علام را
مثالے دیگر سالم العروض ومقطوع الضرب ہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بہ مقطوع الضرب
اکتفا می نمایند فقابل م و اما پارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد و دانی و
مجزو و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع بکار دارند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است وعروضیان
گویند او را سہ عروض و ہشت ضربات و بر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن و شش مسدس دو
مربع بدین تفصیل ت اما فارسی مین اصل اس بحر کی دائرہ مین مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور وافی
اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہین اور سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
فاعلات مستعمل ہین اور عروضی کہتے ہین کہ اوسکے تین عروض ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان
یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف وہم احذ محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معر مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربین ہین یعنی
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور
اور اصلم محذوف وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معر کے مفتعلن اور
اعرج مفعولان اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن مین مفعولات سے بنی اصلم
مقصور اور اصلم محذوف ہوا اور جب مسدس مین مستفعلن سے بنے احذ مقصور اور احذ محذوف
ہو لیس لفظ مین ایک ہین اگرچہ اعتبار دو ہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربین لکھین کسواسطے
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ مربع مین دو مقطوع تھے ایک
فعلن فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہان دونون شمار ہین لیے کہ صورتین دو تھین
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہان بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا ح مطوی موقوف و مطوی
مکشوف و اصلم مقصور و مذال و اعرج و مقطوع و احذ مقصور و احذ محذوف مطوی معر و اصلم محذوف

و این ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ قتامل اور یہہ بحر بارہ وزنون پر آتی ہے چار مثمن اور چہہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے ہم مثمنات ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت ترک من آن خوبرو کسیمبر و مہر چو قامتش آزادہ سرو رو چو ماہ تمام و چون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض وضرب ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلات یا مطوی مکشوف فاعلن اور ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے ترک متا مفتعلن خوبرو ے فاعلات سیمبر و مفتعلن مہر چو فاعلان قامتشا مفتعلن زادہ سرو فاعلات اور یہی چار مفتعلن ہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی بے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعون کا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان پس اگر چہار خانہ نہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین اور نصف رکن سوم مین متغیر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل عروض وضرب کے نہ کہینگے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہار خانہ آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را از انہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ از ان یک قافیہ دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ با بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند و تفصیل و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط

اے شہ دلسوار سلام علیک ؛ حیدر باذو الفقار شاہ سلام علیک

تم کلامہ قتامل م ب عروض ہمان وضرب مطوی مکشوف و بحقیقت ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم ایک ہے م ح عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور بدینگونہ بیت

من ز فروغ رخ چو ماہ تو ہر شب ؛ مارنمایم نشان ز شعلۂ خورشید عروض ہمان وضرب

اصلم محذوف و تحقیق یہان گزشت ست تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنی فاع یا اصلم محذوف
یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من نیز گرد
مفتعلن عی رنج فاعلات ماہ تہہ مفتعلن شت فع باز تما مفتعلن ہم نشا نہ فاعلات شعلہ آخر مفتعلن
ستید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف یعنی فع اور حقیقت مین
یہ وہی وزن ہی جو گذرا یعنی سوم اور چہارم ایک ہی ہم مسدسات ۶ عروض مطوی کے سے یا مذال
ضرب مذال برانگیزندہ بیت یار من آن سرو قد ہے میان ؛ سیم برو مشک زلف مہ رجمال +
و عروض و ضرب ہر دو مطوی کے سے و حکمش ہمان ست پانچوان وزن عروض مطوی کے سے یعنی مفتعلن
یا مطوی مذال یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی کے سے ہی
کتابت مین ہی مگر بہ قرینہ جملہ عروض کے لکھے مین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے رہ گیا ہے تو
مثال کی مرقومہ متن ہی تقطیع یہہ ہی یار منا مفتعلن سرو قدد فاعلات ستو میا مفتعلن سیم برو مفتعلن
مشک زلف فاعلات مہ رجمال مفتعلان چھٹا وزن عروض اور ضرب دونوں مطوی کے سے
یعنی مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے اور ایک ساکن کی
زیادت تغیر وزن نہین ہم ۷ عروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج برانگیزندہ بیت

چون ز تو باشد عنایت اے مہر تیغ تن سیم زما سد و بدخواہ ۸ عروض
ہمان و ضرب مقطوع و حکمش ہمان است ست ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن
یا مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے
تقطیع یہہ ہے چون ز تبا مفتعلن شد عنا ہے فاعلات تیمہر مفعولن تیغ تن مفتعلن
سیم زما سہ فاعلات و بدخواہ مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن
یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم
و ہشتم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را ضرب مجنون مطوس کہ [illegible]
فعول باشد استعمال کردہ اند اور بعضی اس عروض کے [illegible]
ضرب مجنون مطوس یعنی فعول لاتے ہیں مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
۹ تیغ تن سیم زما سد و بتغیر نہیں تغیر وزن فعول ہو ہم ط عروض [illegible]

محذوف و ضرب اخذ مقصور انگونہ بیت ای بدرخ چون گل مہپارۂ چون تو ندیدم
یکی نگارے بہ عروض و ضرب اخذ محذوف و حکمش ہمان است ست تو ان وزن عروض
اخذ مقصور یعنی فاع یا اخذ محذوف یعنی فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال کی
مرقومۂ متن سے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چو گلیب فاعلات پارۂ فاع چو تندی مفتعلن
دم یکین فاعلات نگار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف
یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے مرلبات یا عروض مطوی
موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف ہر انگونہ بیت چون زلف تو ہم ندیدم [illegible]
ازین مخواہ بہ بیت عروض ہمان و ضرب مکشوف و حکمش ہمان است ست مرلبات گیارہوان
وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنی فاعلان بیت مثال مرقومۂ متن سے تقطیع یہہ ہے چون زلف مفتعلن تو ہم [illegible]
فاعلان صابر مفتعلن مخواہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان
اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم
ایک ہم در این جملہ بحقیقت پنج وزن است و تسکین اوسط ہمہ جا روا بود ست اور یہہ
یعنی دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ
مثمنات مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہی
یہہ دو ہوے اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان یہہ سب
جواز تسکین اوسط کے ایک ہے یہہ تین ہوے اور نوان دسوان ایک ہے یہہ چار ہوے
اور مرلبات مین گیارھوان اور بارھوان ایک ہے یہہ پانچ ہوے صاحب حاشیہ
نے یہان یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قول بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن
دوم چہارم و ششم و ہشتم و دہم و دوازدہم کہ ہر یک با قبلش متحد است شش
باقی ماند و اسقاط اوزان سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص ہمی آید کلام مفسر کی اس
عبارت کو ہی نہ سمجھے کہ تسکین اوسط ہمہ جا روا بود ہم و چون در ضرب سوم و چہارم [illegible]
ساکن کنند بہ طرح نہ بر تو ان خواند مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہا قصیدہ ظاہر گردد
ت اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم ہین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑہ سکتے ہین
مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کو مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہی اوسکی یون تقطیع ہوسکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اسصورت مین فاعلن
بجاے فاعلا اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے اور
در باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدے کا ظاہر
ہوگا یعنی اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہوجاویگی م و بعضے عروضیان
بہرین اوزان از سالم مستفعلن و مخبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم بیت
ہر یار من بے گناہ بے جرم بگرفت راہ + آن حاسد عیب خواہ وآن دشمن زشت گوے
واز مخبون شعر مرا از ان رخ و لعل وز ان دو زلف سیاہ + زروز گہ شب کنی وز شب گہی
باز روز ت اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مخبون مثالین
لائے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم
یعنی وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی
ترجمہ متن ہے تقطیع یہہ ہے ہر یار من مستفعلن بے گناہ فاعلات بے جرم بگ مستفعلن
رفت فاعلان آ حاسد عی مستفعلن عیب خواہ فاعلات وا دشمنی مستفعلن زشت گوے
فاعلان اور مثال مخبون سے یعنی وزن اول سالم مین جہان مفتعلن کے بجاے مفاعلن آیا
ہے اوسکی مثال یہہ ہے جو ترجمۂ متن سے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا از مفاعلن
رخ و لعل فاعلات وز ان از ل مفاعلن فی سیاہ فاعلان ز روز گہ مفاعلن شب کنی
فاعلات زشت گہی مفاعلن باز روز فاعلان م و از مخبون اگر ہر دو مستفعلن مخبون
باشد نہایت ناخوش بود اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بدینگونہ بیت
مرا ز لعل و در تو نیست نصیبے مرا ز چہ شب سیاہ تست گزندے
ت اور مخبون سے یعنی جہان اول رکن مخبون آیا ہے اگر دونون مستفعلن
مخبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومہ متن سے تقطیع یہ ہے مرا زلعل مفاعلن بود ریست
فاعلات بس نبی مفتعلن بے فع مرار چہ مفاعلن غی سیاہ فاعلات نشت گزن مفتعلن دمی
فع معنی بیت کے یہ ہین کہ مجھکو تیرے لعل و در یعنے لب و دندان کے نہین ہے حصہ از
تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح و غین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور تسکرہ موتدا ور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث م مثال وزن نجیم از
سالم بیت بر من چرا کردہ دراز این زبان + مگذار تا دارم این زبان در دہان ت
مثال وزن نجیم کی سالم ہے یعنی وزن نجیم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجائے
مطوی سالم ہے بیت مثال کی مرقومہ متن سے تقطیع یہ ہے بر من چرا مستفعلن کرد
آید فاعلات رازی زبان مستفعلان مگذار تا مستفعلن مگذار تا مستفعلن دار بیز فاعلا
باد دہان مستفعلات و بر رائے مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر سالم
وزن نجیم کہ دران عروض معری و ضرب مذال باید نبود مذ شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب
حاشیہ نے پہلی عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے
اور جملہ عروض مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور خود کہتے ہین اور قطع
نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ شالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور
نون بجائے ایک حرف کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے
کہ زیادت یک ساکن مغیر وزن نہین باوجود اسکے ایسے اعتراض بیجا صادر
بھی ہے م و از رکن اول مجنون شعر زہر خوبی ندانہ برائے وفا تمرا
ترا گزیدم تبا ز خلق جہان ۞ و باقی برین قیاس ت اور مثال رکن اول مجنون
سے یہ ہے جو مرقومہ متن سے تقطیع زہر خو مفاعلن بے نارب فاعلات برائے
وفا مفتعلن ترا گزی مفاعلن دم تباز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی
قیاس پر ہین م خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تبازی اصلش در دائرہ
فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار است و او را سہ عروض و چہار ضرب ست و پنج وزن
است سالم و دو ازاں مجزو باین تفصیل ت یہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دو بار اور اوسکے تین عروض ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضربین ہین یعنی
فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور فعلن مقصور اور پانچ وزن
پر آتی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے م شعر حلی الی ما بین ورنی فبادوبی
وحلت علوتہ باستحالی ؛ عروض و ضرب ہر دو سالم است پہلا وزن شعر جو متن مین
ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنے فاعلاتن ورنی اور بادوبی اور ستحالی تینو
نام قریون کے ہین اور فی فبادوبی مین بمعنی وادی ہے معنی یہ ہین کہ اوترے اہل سپیر کے
قریبے کی ورنی و بادوبی مین اور اوتری ساکن اوس قریہ عالیہ کی قریہ ستحالی مین تقطیع یہہ ہے
حلل الی فاعلاتن مابین ور مستفعلن نی فبادو فاعلاتن بی وحللت فاعلاتن علوتہ مستفعلن
بستحالی فاعلاتن م بیت شعر سے ہل ثم ہل اتینہم ؛ او یجولن من دون
ذاک الردی ؛ عروض سالم و ضرب محذوف است دوسرا وزن عروض
سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن شعر مثال کا مرقومہ متن ہے اتین
صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یجولن صیغہ مضارع غائب بنون خفیفہ معنی یہہ ہین
کہ کاش جانتا ہین آیا پھر آونگا مین ان تک یا حائل ہوگی بدون اسکے موت یعنی
آیا یارونکو پھر دیکھونگا مین یا بغیر دیکھے مرجاونگا تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن
ہل ثم ہل مس تفع لن آتینہم فاعلاتن او یجولن فاعلاتن من دون ذا مس تفع لن
کر روا فاعلن م ج شعر ان قدرنا یوما علی عامر ؛ ننتصف منہ او ندعہ لکم ؛ ہر دو
محذوف و این ہر سہ وافی است تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون محذوف
ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام لیتا مین اوس
یا چھوڑ دیتا مین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا فاعلاتن یوم ع لے
مس تفع لن عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہوا و ندع مستفعلن ہو لکم فاعلن یہہ
تینون وزن وافی کے ہین م شعر لیت شعری ماذا تری ؛ ام عمرو فی امرنا
ہر دو سالم اند چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنی مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا ہین کہ کنارے آمادر عمر کی ہے میرے
مقدرے مین تقطیع یہہ ہے لیت شعری فاعلاتن ذالتری مس تفع لن ام معرن فاعلاتن فی
امرنا مس تفع لن هم ه شعر کل خطب ان لم تکونوا غضبتم لیسیر. عروض سالم و ضرب
مخبون مقصور ست واین ہر دو مجزو ست بت پانچوان وزن شعر مرقومہ متن سے
عروض سالم یعنی مس تفع لن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعولن معنی یہ ہین کہ ہر کار
عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکونو مس تفع لن
غضبتم فاعلاتن لیسیر فعولن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین هم و بطریق زحاف در ہمہ
ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن اول و
حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آید ست اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہی
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن
ہے کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہی اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ
ہی یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گر یگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم ہی
تشعیث روا ہے یعنی بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تسبیغ لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے هم و اما بیان
اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مخبون بکار دارند و عروضیان گویند اورا
چہار عروض و ہفت ضرب است و برہشت وزن مستعمل ست یکے مثمن و شش مسدس و یکے
مربع باین تفصیل ست و اما پارسی مین اصل اوسکی دائرے مین فاعلاتن مس تفع لن
چہار بار ہے اور مخبون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے چار عروض
ہین یعنی مفاعلن مخبون اور فعلاتن مخبون اور مفعولن مشعث اور فعلان مخبون مقصور
یا فعلن مخبون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مخبون اور فعلاتن مخبون
اور مفعولن مشعث اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور آٹھ وزنوں پر مستعمل ہے ایک مثمن اور
چھ مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے م اعروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
برینگونہ بیت منم آنکس کہ تا بہ فرق ہمی سوزم از قدم ٭ زغم عشق آن صنم کہ نہ بینی چنو دگر
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم آنکس فعلاتن کہ تا بفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن زمز قدم مفاعلن
زغمی عشق فعلاتن قآصنم مفاعلن کہ نہ بینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چند اقتصار چونکہ
کافی ہوا ہے م مسدسات پر ہر دو مخبون برینگونہ بیت تن تو درد سند بود دل
من ٭ صنما رنج ہر کہ بیشتر آمدت مسدسات ٭ دوسرا وزن عروض اور ضرب دونوں مخبون
ہیں یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن میں مسطور ہے تقطیع یہہ ہے تن تو در فعلاتن د سند بو
مفاعلن دلی من فعلاتن صنما ر فعلاتن جہ رکہ بی مفاعلن شتر آمد فعلاتن م ج عروض
مخبون یا مشعث و ضرب مشعث و این بتحقیق ہمان ست کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل تپن ہوشم یاری ٭ رخ چون زعفران بجہ پشانم ت تیسرا وزن عروض مخبون یعنی
فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن فی الحقیقت وہی ہے کہ
ضرب دوسری یعنی قسم دوسری دوم اور سوم مسدس میں ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن
تقطیع یہہ ہے منگر دل فعلاتن تپن ہو مفاعلن شم یاری مفعولن رخ چون زع فعلاتن فرانبجی مفاعلن
پشانم مفعولن ہم عروض ہمان و ضرب مخبون مقصور برانیگو بیت حکیم چون مرا نخواہد یار م
بگہ نالم از بن حکایت و حال ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون
مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی متن میں لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے حکیم چو فعلاتن مرا
مفاعلن بد یار م مفعولن بکہ نالم فعلاتن از می حکا مفاعلن یتحال فعلان ہم ہ عروض مقصور
یا محذوف و ضرب ہم مخبون مقصور برانیگونہ بیت حکیم صابری جز صبر نماند ٭ تنم از رنج
صابری بگداخت و ضرب مشعث مقصور ہم مستعمل یافتہ باشد کہ بحسب آن وزنے دیگر
ہو رندی ات پانچواں وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور
ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ

هلیلم صا فعلا تن بری حبیب مفاعلن رنماند فعلان تمبر رن فعلاتن جیسا یہ ہی مفاعلن
بگداخت فعلان اور ضرب مشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور جیسا ہے
تھا کہ بحیث اوسکے ایک وزن اور لایا ہم وعروض ہمان وضرب محذوف دہکش ہمان ست تا
چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجبون محذوف یعنی فعلن اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی تخنیلم اور تشعیث ایک ہی ہم ز عروض ہمان وضرب ابتر گفته اند وآن است
بل مشعث محذوف ست برینگونہ بیت چه گنه کردم اے نگار بگو کہ ز من بود و شب
گریزانی ؛ این جملہ مجزو این بحر است ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان
یا فعلن اور ضرب ابتر بھی ہے عروض مخبون یعنی بسکون عین اور یہ مسمی ہے بابتر مشعث محذوف
اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے بتر بھی فعلن بسکون عین نہین ہوسکتا
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چه گنه کر فعلاتن دم ای نگا مفاعلن
ر بگو فعلن کز من رو فعلاتن ز شب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہ سب اوزان
مجزو کے ہین ہم مربع هر دو مجبون ست برینگونہ بیت چه کنی با کسے جفا که بود از تو
بتلاست مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مجبون یعنی مفاعلن جیسے بیت
مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فعلاتن کسی جفا مفاعلن کہ بود از فعلاتن
تو مبتلا مفاعلن ہم وتحقیقت این جملہ پنج وزن ست و صدر وابتدا سالم روا بود وتسکین اوسط
متحرکات ہم جائز بود ست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین مسدس
اول وسوم وچہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان مین سالم لانا روا
اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لاسکتے ہین جہان
چاہین ہم وعروضیان برارکان سالم بہ تکلف امثال آوردہ اند مثال وزن اول
از مسدسات برینگونہ بیت چند گویم با من نکن یار نگارا تا عشقت پیدا نه گردد نہا کم ؛
ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بہ تکلیف لاتے ہین مثال وزن اول کی مسدس
سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہی چند گویم فاعلاتن با من نکن مستفعلن یار نگا
را فاعلاتن تا عشقت فاعلاتن پیدا نہ گرد فاعلاتن د نہا کم فاعلاتن ہم مثال وزن دوم

بیت دلربا باشد پاک بیاراز ہم ❊ نمند دہر کس زین دیدۂ عمازم ت مثال وزن دوم کی
مسدسات سے جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا با فاعلاتن شد پاک بے
مس تفع لن داراز ہم مفعولن نمند دہر کس فاعلاتن زین دیدۂ مس تفع لن عمازم مفعولن لفظ
پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکارا ہے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین اور
اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطایف سے کذا فی الغیاث م مثال وزن سوم سے
روے یارم مر لالہ را کی پسندد ❊ لالہ چون اوکی برد مدد ر بہار ❊ ت مثال وزن سوم
کی مسدسات سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن
مر لالہ را مستفعلن کی پسندد فاعلاتن لالہ چوا ❊ فاعلاتن کے برد مد مس تفع لن در بہار
فاعلان م مثال وزن چہارم بیت میشم آمد دلخواہ من بامداد ❊ ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت
ت مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
پیشم آمد فاعلاتن دلخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلاتن ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ
مستفعلن چون بہشت فاعلان م مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار
چہ داری مارا بدین زاری ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع ای نگار فاعلان چہ داری
فاعلاتن مارا بدین مس تفع لن زاری فعلن م مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل
اندہ خوری ❊ تو بشادی اوی تری ت مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور
کی یہہ ہے تا کے ایدل فاعلاتن اندہ خوری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولا تری مس تفع
لن م مضارع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل ست و تازی اصلش در دائرہ مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن دو بار باشد و در تازی مجزو آید و او را یک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم
و ہر یک وزن آید و بیش ازین نیست ت یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل
اسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے
اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن ہر ایک
سے اور بیت اوسکی یہہ ہے م شعر دعانی الی سعاد ❊ دواعی ہوی سعاد ت شعر

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلا یا مجکو طرف معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد نے اور
تقطیع اوسکی یہہ ہے دعانی اسفاعیل لاسعادن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل واسعادی
فاع لاتن ہم وصدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا و نون مفاعیلن مراقبہ
باشد و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن نشاید کہ بجزم اخرب یا اشتر شود ت اور صدر اور
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا اور نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونوں کا باہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا لازمیہ
واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر شعر مین
کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعلن لایق ہے کہ خرم سے اخرب یعنی مفعول
یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے ہم و اما
بہ فارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بکار دارند
و مکفوف یا موقور بود یا آخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو را ہفت عروض و یازدہ
ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بیت و ہفتاد وزن مستعمل است ت و اما دائرہ فارسی مین اصل
اوسکی مفاعیلن فاع لاتن چار بار ہی اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل
فاع لات اور مکفوف یا موقور یعنی مفاعیل موزون ضرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضربین لاتے ہین
اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پہ مستعمل ہے ہم مضارع مکفوف عروضیان این نوع
را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر دہ وزن آمدہ است سہ مثمن دو
مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست ت مضارع مکفوف عروضی اس نوع کے
چار عروض لاتے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک ابتر جسکو
محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن دو اور مقصور مفاعیلن سے یعنی مفعولان
یا محذوف اوسکا یعنی فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ
حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ فتامل اور آٹھ ضربین
لاتے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوسکے فاعلن

فاعلن دو اور ابتر یعنی فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہی متن اور مقصور لکھا ہی متن اور مقصور مفاعیلن سے یعنی فعولان چار اور محذوف آدس یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنی فاع لاتن چھہ اور مجدوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی مفاع آٹھہ صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہی ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف و ابتر و سالم و مجبوب از این ہمہ شش می شود نہ ہشت واگر مقصور و محذوف مثمن و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زاید از ہشت گردد تم کلامہ فتامل اور عروضیون نے کہا ہے کہ یہہ نوع دس وزن پر آتی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو مثلث اور تفصیل یہہ ہے م مثمنات عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر نگوید بیت نگار آفتاب رو و شراب آفتاب بخت ✤ دلت نکس از نگار و دہن نکس از شراب ✤ ت مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن از ضرب مقصور یعنی فاعلان جیسی شعر مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نگار آف مفاعیل تاب رو سے فاع لات شرا ب آف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت نکس مفاعیل از نگار فاع لات دہن نکس مفاعیل از شراب فاعلان دلت نکس از نگار اسے دل اپنا نہ او ٹھا معشوق سے م عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین م ح ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور است ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است نہ مجموعی مثالش بیت تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی ✤ از براکہ ہیچ لہو زجام بکندی ت تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس جہت سے کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین مثال اوسکی مرقومۂ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہی نگویم مفاعیل راکہ ازچ فاعلات چنین مست مفاعیل مندی فعلن ازبراک مفاعیل ہیچ لہو فاع لات زجام مت مفاعیل

کندی فعلن ھ مسدسات ہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برانیگونہ ـــہ

باندم ز عاشقیت چنین زار	کنون برمن اے نگار بہ بخشاہی

ت مسدسات چوتھا وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاع لات چنین زار فعولان کنون بر م مفاعیل نے نگا فاع لات ببخشای فعولان ھ ہ عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین ھ مربعات و عروض و ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت چہ کردم ترا بگوئی + کہ برمن چنین بکینی ت مربعات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل ترا بگوئی فاع لاتن کہ برمن چ مفاعیل نے بکینی فاع لاتن اور بکینی اسے بکینہ ہستی ھ ز عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برانیگونہ بیت نہ بینی کہ عشق یار چہ بمن دست برکشاد ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلات یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل برکشاد فاع لان ھ ح عروض ہمان و ضرب محذوف ت اٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین ھ مثلثات ط این وزن را عروض نباشد و ضرب مجبوب آید و ازین نوع شعر دراز نہ گفتہ اند چہار چہار گفتہ اند از ان سہ بر یک قافیہ و چہارم را قافیہ دیگر و سطربان بعضی آنرا پارسی باربیا خوانند و بعضی چہار دو راہ مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل ؛ و اگر بسکن کنند چنین شود شعر نہ مردمی چرا کوشی ت مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب گر گئی مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس مین شعر دراز نہین کہی ہین یعنی بہت کم کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتے چار چار کہے ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اونہین سے

تین ایک قافیے پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی بار بد کہتے ہین بار بد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو چادوراہ کہتے ہین چادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذافی البرہان مثال اوسکی سے دل از یار سنگدل بگسل
تقطیع یہہ ہے دل از یا ر مفاعیل سنگ دل ب فاع لات گسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنی اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لاتن فع
ہو مثال مرقومۂ متن ہی تقطیع یہہ ہے نبا مرد مفاعیل می جراکو فاع لاتن شی نع ح نبا مردی
یہی متن مین بھی اور حاشیے مین بھی لکہا ہے مثال ہم یہی ہین وزن و ضربش ازل ہم
مسکن شود بر ینگونہ شعر از برا چنین گزیدیم یار ﴿ و بدانکہ مضارع موفور بہ نزدیک متاخران
متروک است ت دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنی مفاع اور ازل
اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع رہا اور اگر مسکن ہو
یعنی مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن مفاعیل فاعلاتن
فاع ہوجاے مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہے اور لفظ ازبرا شعر مذکور مین بمعنی از جہت
ہے اور زبرا مخفف اوسکا ہے خواہ زبرا اصل ہو اور الف وصل زائدہ اوسپر آیا
ہو مگر از برا بفتح اول و یاء مجہول فرد علیہ زبرا بمعنی از جہت برہان سے کذافی الغیاث
تقطیع یہہ ہے از برا چ مفاعیل نے گزیدم فاع لاتن یا ر فاع اور معلوم ہو کہ مضارع
موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے ٭ مضارع اخرب عروضیان این نوع را هفت
عروض و یازدہ ضرب اوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفدہ نوع آمدہ است پنج مثمن و
ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ست مضارع اخرب عروضی اس نوع کے سات
عروض لاتے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب مکشوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضربین
لاتے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

مضارع اخرب

لکھتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف اور
اور مفاعیلان سالم اور فعولات مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل اجب اور
کہا ہے کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے
مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم برانیگونہ بیت زیادمن زعشق پر بیچہرہ یمن
کز عشوہ عمر برود نیاید شبی بسر ورنہ وچون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود و چہار
خانہ برین وزن خوش آید مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہی فریا مفعول من زعشق فاعلات
پریچہرہ مفاعیل ای سنبر فاع لاتن کز عشو مفعول عمر برد فاع لات نیایدش مفاعیل بے بر در
فاع لاتن لفظ در شعر مین زائد ہے اور بعضی نسخون مین بر در باضافت ہے یعنی
نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو یعنی تا وقاع لات میم مفاعیل سے ملے بتسکین اوسط
مفعول فاع لاتن چار بار ہوا اور چہار خانہ اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ
ہے بیت از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم ۔ وز من جفا نیخرد دانم کہ نیک دانی م ب
عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بدینگونہ شعر یاران من جوان درفیقان من جوان
اندوہ تو بکرد مرا لگا پیرست دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران
مفعول من جوان فاعلات رفیقان مفاعیل منجوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات
مرا این مفاعیل کار پیر فاعلان م ج عروض محان وضرب محذوف وحکمش محان است
تیسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین م ہ عروض وضرب ابتر لفظ اندو سہوست چہ محذوف
مقصورست مثالش بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم بابندہ ۔ زیرا کہ دور اندہ من شاد مانی بیت
چوتھا وزن عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین وتد مجموعی نہین ہے
مفروقی ہے پس یہ محذوف مقصور ہے جب فاعلاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

فاع ل رہا اوسکی جگہہ پر فعلن لا‌ئے مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دانیک مفعول از
چھر فاع لات گذار مب مفاعیل اندہ فعلن زیراکہ مفعول تو زرا بد فاع لات ہمین شاد مفاعیل
مانی فعلن ہم ۵ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف برانیگونہ بیت گلنار
تر و ہمچو شہ خپنان + دیباجی سبز دارد و زرین کمر + دیبایی کہ ضرب مجبوب موقوف را وزنی
دیگر کردندی بر قیاس گذشت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب دونون
سبب جب سے گرگئے اور عین ساکن ہوا وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب دونون
سبب جب کرے اور عین کشف سے فع ہوا اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی
مرقومہ متن سے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول تر و ہمچو فاعلات شہ چنین مفاعیل یان فع دیبای سبز
سبز وار فاع لات در زریک مفاعیل مرفع اور بعض ضمون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف
کو ایک وزن اور قرار دیتے بر قیاس گذشتہ ہم مسدسات و عروض و ضرب ہر دو سالم مثال
شعر بابہار و بادہ شبگیری بنوی بنفشہ و سمن و خیری ت مسدسات چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومہ متن سے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادیب
مفعول ہار و باد فاع لات اشبگیری مفاعیلن بوئیت مفعول نفش اوس فاع لات منو خیری
مفاعیلن شبگیر یعنی صبح و سحرگاہ عیاث سے اور خیری بالکسر بیا معروف بروزن پری او
تسمین اوسکی بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو
بھی کہتے ہین برہان اور بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے ہم ز
عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برانیگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ نیندیش و زمانہ
ہنوز مکن یاد ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور
ضرب مقصور یعنی فعولان مثال مرقومہ متن سے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفت ہیچ
فاع لات نیندیش فعولات و زمانہ مفعول وا ہنوز فاع لات مکن یاد فعولان ہم ح
عروض ہمان و ضرب محذوف و علمش ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی
فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ وزن ایک
ہم طا عروض و ضرب ازل بر انیگونہ شعر ماشند روی خوب نگار تا بدشب چہاردہ ماہ

ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف و قصر شعر مثال کا مرقومہ متن کے
معنی یہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع یہہ ہے مانند مفعول روے خوبا فاعلات
نگار فعول تا بدش مفعول بے چہار فاعلات دماہ فعول م ہی عروض ہمان وضرب محبوب ہمان
وزن است ت دسوان عروض وہی یعنی فعول ورضرب مجبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور
وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون ایک ہین م یا رکنی کہ بجای عروض است نہ ازان قبیل است کہ
رکنی کہ بجاے ضرب است پس معقد است وضربش مجبوب موقوف برینگونہ شعر تا کی بوم باندہ تیمار عشق
آن بت نامہربان ٭ واگر ہمہ اواسط متحرکات ساکن کنند بارہ بہتر شود برینگونہ شعر سرسہی بالا پہ
رخ سیب و سیم دندان لب ناروان ٭ ت گیارھوان وزن جو رکن کہ بجاے عروض کے
نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے یعنی رکن عروض
اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے بنا ہے
وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع اخیر یعنی مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنے مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کہ جائے بہ بین
بر تخت سلیمان راستین ہیں پیش بدل دیو و دام و دد ٭ برہم زدہ معنی اسکے
یہ ہین ٭ بر وزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت
معقد کی کہ اس مین مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے
یعنی گویا کہ یہ ایک مصرع ہے کس واسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب
مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ وقوع اسکا مصرع ثانی بیت
مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ خود فرماتے ہین کہ ضرب
اوسکی مجبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن سے تقطیع بیت مثال مرقومہ
متن کی یہہ ہے تا کی بوم مفعول باندہ فاع لات تیمار مفاعیل عشق آ ا ب
فاع لات نا مہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اواسط متحرکات کو مسکن کرین یعنی
مفعول فاع لا مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہ تین متحرک جمع ہوتے ہین اور

اوسط کو ساکن کریں پس رکن یہہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہہ صورت کچھ اول سے بہتر ہے پس بیت سر وسہی بیا لا رخ سیب وسیم دندان لب
تار وان + جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہی سر ویس مفعول ہی بیا لا فاع لاتن رخ
سیب مفعول سیم دندا فاع لاتن لب نار مفعول وان فاع اس جگہ صاحب حاشیہ نے
یہہ لکھا ہے ح قولہ مجبوب موقوف ودرینجا محقق ازل باید زیراکہ اصل رکن ضربے درینجا
مفاعیلن وتد مجموعی است وقف دروتد مفروقی واقع شود پس وقف درینجا گنجایش ندارد
تم کلامہ دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش ترکیب مفعول دم تا بد فاع لات ہتیا رمفاعیل عشقا
مفعول تنیم فاع لات بان فلع واین خلاف قرار داد مصنف علام است زیراکہ او الف
نون ساکن راکہ درآخر مصرع افتد بازاء یکحرف می شمارد پس مجبوب مکشوف باشتی فرمود
تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش سرویس مفعول ہے بیا لا فاع لاتن رخ سیب
مفعول سیم دندان فاع لاتن لبنار مفعول وافع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہہ ہے ح والف
تا مہربان در تقطیع مے افتد واین عیب است تم کلامہ قائل ہم بیب عروض
ہمچنان وضرب مجبوب مکشوف وزن ہمان است ت بارھوان وزن عروض وسطح
یعنی رکن عروض اوبراور رکن ضرب اور اورشعر معقدا وضرب مجبوب مکشوف یعنی
فع فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ہم مربعات
تبج عروض وضرب سالم برینگونہ بیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد ت تیرھوان وزن
عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ آمد بہ
مفعول ہار خرم فاع لاتن وقتی گل مفعول اندر آمد فاع لاتن ہم بید عروض سالم وضرب مقصور
برانیگونہ بیت اے دلبر نگارین با ماسبکے بسازد ت چودھوان وزن عروض سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے آیلب مفعول ری نگاری فاع لاتن با ماسکے مفعول کی بساز فاعلان ہم بیہ عروض سالم
ضرب محذوف وحکمش ہمان است ت پندرھوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ہم یو

عروض مقصور ورکن موفور وضرب مقصور برانیگونہ **بیت** اے یار دلربای پنہ یکے بارہی
بساز **ت** سولہواں وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بمثال بیت کی مرقومہ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے اے یار مفعول
دلربا فاعلان یکے بار مفاعیل ہی بساز فاعلان ہم نیز عروض مانند شانزدہم در
رکن سوم موفور با ضرب محذوف واین دو ضرب استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با
دو وزن مذکور بہ تسکین وتحریک اواسط متحرکات بیش نیست **ت** سترہواں وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب با ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم اور ہفدہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتین ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت ساتھہ دو وزنون کے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط تسکین اور تحریک اواسط متحرکات ہے اور بس بحقیقت
مین وہی ہین ہم واین چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران
متروک است وتسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد وقدما موفور وا خرب ہم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** جوانی گسست وچہرہ زبانی بہ طبعم گرفت تیز گرانی
ت اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدما نے موفور
یعنی مفاعیل اور اخرب کو ملایا ہے جیساکہ رودکی لکہتا ہے بیت مرقومہ متن سے
تقطیع اوسکی یہ ہے جوانیک مفاعیل گسست وچہر فاعلات زبانی فعولن بطبعمک مفعول
رفت تیز فاعلات گرانی فعولن ح قولہ بعد از وزن سوم درینجا از وزن سوم سے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیراکہ پانزدہ وسہ ہجدہ میشود وہمگی اوزان درینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑہکر ایسا اعتراض لکہنا یعنی چہ اور اگر کتاب مین پانزدہ
تہا لفظ بعد کو بعدہ پڑہا ہوتا کہ ہونا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے **م** مقتضب
این بحر تبا زبان خاص است واصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبار است

دہ مجزو بکار ردا زند اور ایک عروض دیک ضرب ست ہردو مطوی برین وزن آید بیتش این ست
ت مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہے اور مقتضب اقتضاب سے بمعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبار ہے اور مجزو استعمال کرتے
ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دو مطوی یعنی مفتعلن اوس وزن پر آتی ہے
اور بیت اوسکی یہہ ہے ہم شعر اعرضت فلاح لنا ٭ عارضان کالبرد ت شعر جوم ومعو
متن ہے بمعنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر ہوئے اوسکے دو رخسارے
مثل تراے کے شفاف اور سپید اور بعضی نسخون مین بجاے اعرضت اقبلت ہے
یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضتف فاعلات لاح لنا مفتعلن
عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن اور بردفتحتین بمعنی ژالہ دتگرگ کذا فی الغیاث
ہم در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات دواو ش مراقبہ باشد پس ہردو مجنون مطوی
نشاید ت اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے پس دونون
رکن صدر و ابتدا مین مجنون مطوی نجا ہیے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات دونون
کا معًا جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات نہو گا
یا فاعلات ہوگا یا فعولات ہم وبپارسی بہ تکلف اشتد آورده اند براینگونہ بیت ترک
خوبروئی مرا ٭ گوچرا نہ خوش نشنی ٭ وضرب ندال معرب دمسکن رد باید داشت بر بنای
دیگر اوزان ست اور فارسی مین بہ تکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن ہی تقطیع
اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روی مرا مفتعلن گوچرانہ فاعلات خش ننشی مفتعلن معلوم
ہو کہ اس مصرع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین بیت سرو گاعذارینی ٭ فصل نوبہارینی
من اگرچہ تنگ توام ٭ غرو افتخاریمنی ٭ بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور اگر عین
مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور شرح اشتر مین نہ رہے جیسا کہ یہہ شعر ہے
وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ٭ حاصل حیات ای جان یکدم ست تا دانی
اور کبھی حشو مین مطوی مسکن سبح ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر ہے در فراق اومہری
فرض لن کہ بسیار ات نیتوان بسر دن ادر روز راکسے چہ کنند ٭ کر لن دوم مصرع ثانی مفعولات ہی

اور ضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا رکھتے ہین مثل اوراوزان کے م مجتث این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن دو بار باشد و مجرد بکار دارند و یک عروض و یک ضرب ہر دو سالم او را یک وزن باشد و بیتش اینست ت مجتث لغت مین یعنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی مین مس تفع فاعلاتن ہے دو بار او مجرد استعمال کرتے ہین ایک عروض اور ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہے بیت اوسکی یہہ ہے م شعر البطن منہا خمیص ؛ والوجہ مثل الہلال ؛ و در ارکان خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ در وے جز خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و رم دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود ت شعر جیسا کہ مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن من مس مفع لن ہا خمیصو فاعلاتن ولوجہ مث مس تفع لن للہلالی فاعلاتن اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا فعلاتن کے نہ چاہیے اور در میان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن فا اور تن فا مین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونونکو صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احدہما جائز بود تم کلامہ فتامل اور ضرب تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے م اما بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال کردہ اند و گفتہ اند کہ او را پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مجنون بکار دارند و تفصیل اینست ت لیکن دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مجنون اور فعلان مجنون مقصور

یا فعلان مجنون محذوف اور فعلن مجنون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مجنون محذوف مدروس یا فع مجنون محذوف مطموس اور مفاعلن مجنون اور نو ضربین ہین فعلاتن مجنون اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور فعلن مجنون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فعل مجنون محذوف مقطوع اور فاع مجنون محذوف مدروس اور مجنون محذوف مطموس اور مفاعلان مجنون مذال اور مفاعلن مجنون اور تیرہ وزنون میں آئی ہی سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مجنون استعمال کرتی ہین اور تفصیل یہہ ہی مثمنات اعروض و ضرب ہر دو مجنون ہر نیگونہ **بیت** اگرچہ حیلہ فروشی وگرچہ چرب زبانی سپاس دار خدایم کہ تو بجیلہ مرائی **ت** مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دنون مجنون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر خدا کا یا شکر گزار خدا ہون مین کہ تو بہہ جہت واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لہ فروشی فعلاتن وگرچہ چر مفاعلن ب زبانی فعلاتن سپاس دا مفاعلن رخدایم فعلاتن کہ تو بحیلہ مفاعلن مرائی فعلاتن م ب عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف و ضرب مجنون مقصور ہر انیگونہ **بیت** زہے حیت ترا یا من اے گزیدہ نگار سجائے نرم درشت و بجائے وصل فراق **ت** دوسرا وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زہے حی مفاعلن ستر ایا فعلان سنی گزی مفاعلن دہ نگار فعلان سجاے نر مفاعلن م درشت تو فعلاتن بجاے وص مفاعلن لفراق فعلان م ج عروض ہمچنان و ضرب مجنون محذوف و بحقیقت ہمان وزن است **ت** تیسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت یک حرف متغیر وزن نہین ہے م د عروض ہمچنان و ضرب ابتر گفتہ اند و این سہو ست مجنون محذوف مسکن می باید چہ خبن در ہمہ ارکان لازم است و این را استحقاق انفراد نیست مثالش **بیت** تو مرد آن نہ کہ روز ی نعوذ باللہ اگر کسے زپای درآید سر بجنبانی **ت** چوتھا وزن عروض کی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروض مین کہی ہے اور یہہ سہو ہے مجنون محذوف مسکن کہنا چاہیے
اسواسطے کہ خبن بیان جملہ ارکان مین لازم ہے اور خبن کے بتر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین
ہوسکتا اور اس وزن کو استحقاق انفراد نہین ہے یعنی وزن جداگانہ نہین ہے بلکہ وہی وزن
ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سہ جنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے تمردا مفاعلن نکردی
فعلاتن لعود بل مفاعلن لیکر فعلن کسیر یا مفاعلن اور اید فعلاتن سری بحن مفاعلن یا نی فعلن
م ٥ عروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع بر انیگونہ بیت مرادلی ست کہ دائم
ستم کند بر من ؛ چہ بودی از ستم از ستمگر آمدی ؛ ت پانچوان وزن عروض مخبون
محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون محذوف مقطوع یعنی فعل بیت
مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ
کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرادلی مفاعلن ستکر دائم فعلاتن
فعلاتن ستم کند مفاعلن بر من فعلن چہ دری مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگرا مفاعلن مدی
فعل م ٦ عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس ضرب مخبون محذوف مدروس اینگونہ
بیت دل بر آتش و چشمی پر آب دارم ؛ از ان کہ یا من بد خو شدہ است جانان ت
چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنی فع اور
ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
دلی پر ا مفاعلن تش و چشمی فعلاتن پر ابدا مفاعلن رم فع از انکیا مفاعلن من بدخو مفعولن
شدستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دلبرا مفاعلن تشتچشمی فعلاتن پر ابدا مفاعلن رم
فع از انکیا مفاعلن مبدخو فعلاتن شدستجا مفاعلن نان فاع و این خلاف قرار داد
مصنف علام معلوم میشود زیرا کہ او الف و نون ساکن را یک حرف می شمارد پس ضرب
مجنون محذوف مطموس ست بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور غیر فصیح کے
کے لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بحر دائرے سے نکل جاتی ہے وہان بجائے یک حرف لینا چاہیے یوانی مین احتیاط یہہ
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ علم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہ اسی بات کو اعتراضا بار بار لکھتا ہے

باوصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہین سمجھا کہ مت بدخو کو بروزن فعلاتن لکھتا ہی اور مقام اضافت اور غیر اضافت مین تمیز نہین رکھتا م زعروض ہمان و ضرب مجنون محذوف مطموس وزن ہمان است وگفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید و این سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخران مہجور ست ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مجنون محذوف مطموس یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیون نے کہ یہہ دونون وزن مسکن خوش آتے ہین یعنی بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال بیت اگر کشائی تار ہی ز سنبل تر ٭ ہمیشہ آید بوی صبا معطر ٭ بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہہ تین وزن آخر نزدیک متاخرین کے متروک ہین م مسدسات ح عروض معری و ضرب تذال برانیگونہ شعر دلم ببرد ٭ آیا رب بہا ٭ بہا بیا مفاعلن لبا لبا بمن سپار ٭ ت آٹھوان وزن عروض معری یعنی مجنون معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مجنون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے دلم ببر مفاعلن د آ آیا فعلاتن ربے بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن لبا لبا فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہہ ہین کہ اے یار دل میرا لیا ہے تونے بوسہ لب قیمت مین دے م ط ہر دو معری و ہمان وزن است ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون معری یعنی مجنون معری مفاعلن اور یہہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے م مربعات ی عروض و ضرب ہر دو مجنون برانیگونہ بیت بحق خوبی رویت ٭ کم از غمان بر ہانی ٭ ت مربعات دسوان وزن عروض و ضرب دونون مجنون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بحق خو مفاعلن بی رویت فعلاتن کم ز غما مفاعلن بر ہانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم اختصار کمتر کا اور غمان یعنی غمہا م یا عروض ہمان و ضرب مجنون مقصور برانیگونہ بیت صنم زیار ہ حسرت ٭ صنم ز عشق بجورت گیارھوان وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صنم زیا مفاعلن رہ حسرت فعلاتن صنم ز عش مفاعلن ق بجورت فعلان م یب عروض ہمان و ضرب مجنون محذوف و ہمان وزن است باز ت

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی یازدہم
اور دوازدہم ایک وزن ہے ہم بیح عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف
بہر دو مسکن روا بود برانیگونہ بیت تو آگہی صنما کہ من چہ غم خوردم ست تیرھوان وزن
عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی
فعلن اور دونون مسکن جایز ہین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا
آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ غم مفاعلن خوردم فعلن ہم و جملہ مسدسات و مربعات نزدیک
متاخران نامستعمل است و تسکین رہیہ واضع روا بود و در صدر و ابتداے این بحر خرم روا نہ
بود چہ مبدء وتد مجموع نیست ہرچند بران وزن است ازان جہت کہ از دو سبب خفیف
بعد از خبن وزن وتدی باقی ماندہ است و از قدما بعضے نادر بیتے آوردہ اند کہ صدر او خرم است
و بعضے از متاخران وزنے دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار و آن خلط مشکول
با سالم می تواند بود برانیگونہ شعر بدان ملک الملوکی کہ ہر دو جہان بامرش شدند ہیچ چیزی
بہ گفتن کاف نونے این ست اوزان دایرہ مشتبہ ست اور جملہ مسدسات اور مربعات نزدیک
متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے اور صدر اور ابتدا مین اس بحر کی خرم
روا نہین ہے اسواسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین آتا ہے
ہرچند اوس وزن پر ہے جہت یہ ہے کہ اصل مین دو سبب خفیف تھے یعنی مس تف اول
رکن مین جب اونمین خبن ہوا وزن وتد ہو گیا یعنی مفا مگر وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے
بعضے ایک بیت نادر لائے ہین کہ صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضی متاخرون نے ایک وزن اور
لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھہ سالم
کے یعنی فاعلاتن کے ہو سکتا ہے شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بدال
مفاعل کلملوکی فاعلاتن کہ ہر دو ج مفاعل ہان بامرش فا علاتن شدند مفاعل ہیچ چیزی فاعلاتن بگفتن مفاعل
کاف نونی فاعلاتن یہہ ہین اوزان دایرہ مشتبہ کے ہم متقارب این بحر در ہر دو لغت مستعمل
و اصلش در دایرہ فعولن ہشت بار باشد و تازی وافی و مجزو ویکا دارند و اورا دو عروض و چہار ضرب
و شش وزن آمدہ است چہار وافی و دو مجزو [illegible] این ست [illegible] بحر عروض اول

فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین فعولن آٹھہ بار ہے اور تازی مین وافی اور مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف اور چار ضربین ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور جیہ وزن یون پر آئی ہے چار وافی اور دو مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ع اشعر فاما تمیم تمیم ابن مر ؛ فالفاہم القوم روبی نیاما عروض وضرب ہر دو سالم ست ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے روبی رائب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع نایم بمعنی خوابیدہ معنی یہہ کہ فاما تمیم ابن مر کو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اوسکی یہہ فاما فعولن تمیمن فعولن تمیمب فعولن نمرن فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن مرذلی فعولن نیاما فعولن م ب شعر ویاوی الی نسوة بایسات ؛ وشعث مراضیع مثل السعال ؛ عروض سالم است وضرب مقصور ت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال مرقومہ متن سے بائسات معلوب البیات زنان لپس ایاس رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس مین ہوتا ہے اور نہایت الراعب مین بائسات بیا ہی موحدہ پڑہا ہے بمعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنی پراگندہ مو غبار آلودہ اور مراضیع جمع مرضع بمعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی تجدت یا بمعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین کہ جگہہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان مو گرد آلود شیر دہندہ کے مانند غول بیابانی کے تقطیع یہہ ہے ویاوی فعولن الانس فعولن وتنبا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول م ت شعر واروی من الشعر شعراً عویصاً ینسی الرواة الذی قد رووا ؛ عروض سالم است وضرب محذوف ت تیسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین روایت کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہے تقطیع یہہ ہے وارْوی فعولن منشّع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن یُنسسر فعولن رواتل فعولن لذی قد فعولن رووْ فعل م خلیلی عوجا علی رسم دار ؛ خلت من سلیمی ومن میہ عروض سالم وضرب ابتر واین چہار وافی است ت چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف و قطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے ٹھہر جانا ہی ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سے اور یہہ
اور یہہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہہ ہے خلیلی فعولن لبوجا فعولن علی رس فعولن
مداران فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن و سمی فعولن یہ فع اور یہہ چارون وافی کے
ہین هم ه شعر امن دمنة اقفرت ٭ لسلمی بذات الغضا ٭ هر دو محذوف ست پانچوان
وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن ہے اثار الدار
کذا فی القاموس غضاة نام ایک شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جس پر یہ درخت ہوین
معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ نشان گھر وتگا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا
کے تھا تقطیع یہ ہے اسدم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل
فعولن غضا فعل هم و شعر تعفت ولا تبتس ٭ فما تقض یاتیکا ٭ عروض محذوف و ضرب
ابتر ست واین هر دو مجزو اند ست چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر
یعنی فع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور خرین نہو جو
کچھ کہ مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آویگا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام غیبات
سے تقطیع یہ ہے تعفف فعولن ولاتب فعولن تاس فعل فما یق فعولن ضیاتی فعولن کا
فع اور اور یہ دونون مجزو ہین هم و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در
عروض ہای سالم قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم و باشد کہ در ابتدا هم نبا
و استعمال کنند ست اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے
یعنی فعول لانا هم حشو مین جانا درست ہے اور قبض کرنا حرف پنجم کا
جب سبب میں ہو ہے اور عروض ہاے سالم مین قصر یعنی فعول اور حذف
یعنی فعل روا ہے اور صدر مین ثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل بسکون مین
روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی نہا در اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین هم وابا
در پارسی وافی و مجزو و مشطور آوردہ اند گفتہ اند کہ او را دو عروض است و چہار ضرب
و بر دہ وزن آمدہ است چہار مثمن و سہ مسدس و سہ مربع ست وابا پارسی مین وافی اور مجزو

اور مسطور لائے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع مثمنات

عروض سالم و ضرب مسبغ برانیگونہ بیت بیا لا نگارا چو آزاد سرو ؛ ولیکن برخسار مانند گلنار ؛ واین ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ بیرون است مثمنات پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال مرقومہ متن ہے گلنار یعنی گل انار مراد ہے نسخ تقطیع یہہ ہے بیا لا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن د سروی فعولن ولیکن فعولن برخسا فعولن ر مانن فعولن د گلنار فعولان اور یہہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ حرف آخر دائرے سے باہر ہے ہم ب ہر دو سالمت دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہہ ہے بیت اگر سرو من در چمن جا بگیرد ؛ عجب باشد از سرو بالا بگیرد م ح عروض مقصور یا محذوف ضرب مقصورت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال ہے تو ای کافریدی زیک قطرہ آب ؛ گہر ہاے روشن تر از آفتاب ؛ م عروض ہمان و ضرب محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکے است و شاہنامہ برین وزن گفتہ اند چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال ہے چو آیم بکوے بتکن عیب من ؛ کہ بے اختیارم درین آمدن ؛ اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کے یہہ ہین ہے بروز نبرد آن یل زورمند ؛ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ؛ درید و برید و شکست و بست ؛ یلان را سر و سینہ و پا و دست م واین سہ وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات اعشی برین وزن است کہ این دو بیت از ان است شعر وکاس شربت علی لذة واخری تداویت منہا بہا ؛ لکی یعلم الناس انی امرؤ اتیت المعیشۃ من بابہا ؛ ت اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خوانندگی اسواسطے کہ ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اوسکے یہہ ہین شعر دونون مرقومہ متن ہین یعنی

یعنی لذتکے یہ ہین بہت کاسے پیے ہین نے واسطے لذت کے اور بہت پیالے نوش کیے ہین بیے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا چکھا تاکہ جانین لوگ کہ ایک مرد ہون یہن کہ پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے مین نے معیشت اوسکی دروازے سے اور تقطیع یہ ہے ورکاسن فعولن شہرتبو فعولن علالذ فعولن ذتن فعل واخرمی فعولن تداوی فعولن تمنھا فعولن سہا فعل لکی یع فعولن کمننا فعولن سانم فعولن رود فعل ابتیل فعولن معیشت فعولن ہمن با فعولن ہبا فعل اعشی نام شاعر کا اور رراہ بمعنی پردہ سرودم مسدسات ہ عروض وضرب سالم برینگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ دورخ ؛ کزو زرد گشت این رخانم ت مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن براسر فعولن خدورخ فعولن کزو زر فعولن گشتی فعولن زخانم فعولن م وعروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برانیگونہ بیت ازان خط مشکین یار شد آن ماہش اندمحاق ت چھٹا وزن عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے از اخط فعولن مشکی فعولن نیار فعول شدا فعولن ہشند فعولن محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سے آیا ہے بمعنی کاستن ماہ ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاندان ایام مین چھپ جاتا ہے لطایف اور منتخب اور مدار اور کشف سے کذا فی الغیاث م ز عروض ہمان وضرب محذوف بحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم اور ہفتم ایک وزن ہے م مربعات ح عروض وضرب سالم برینگونہ شعر عیان شد نہانم ؛ زرنگ رخانم ت مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومہ متن ہے نہانم یعنی راز نہان میرا اور رخان رخساری تقطیع یہ ہے عیا شد فعولن نہانم فعولن زرنگی فعولن رخانم فعولن م ط عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برانیگونہ شعر توئی دل گداز ؛ منم دل سپار ت نوان وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال
کی مرقومہ متن ہی تقطیع یہ ہے تا می دل فعولن گذار فعول ہم دل فعولن سپار فعول ہم
ہی عروض ہمان وضرب محذوف وبتحقیق ہمان ست ؛ سوان وزن عروض دیگر
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی ہم اور ہم ایک ہے
ح تقطیعش تا می دل فعولن گذار د فعولن منم دل فعولن سپار فعول ہم کلام محقق
علیہ الرحمۃ تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہیں یہ تقطیع عروض سالم کی کرتے
ہیں اور شعر میں بھی وا و لکھا ہے م ونزدیک متاخران مسدسات مربعات متروک است
وقدیا اثلم در صدر یا در ابتدا ابناد ربکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است
ہر روزہ در روزہم ؛ منکر فراوان ومعروف کم ؛ واستعمال قبض در فارسی روانیست
بہیچ وجہ ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہیں اور قدیمانے
اثلم یعنی فعلن صدر میں یا ابتدا میں بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے
بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے روزہم یا روزہم یعنی موسم برشکال وبہار منکر یعنی امر
منکر مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار
فعولن ہمر و فعولن زدر رو فعولن زہم فعل منکر فعلن فرا وا فعولن نمعرو فعولن فکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی میں روا نہیں ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہیں کہ
وزن سالم میں اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض میں جیسے صدر اور
ابتدا میں رکن اثلم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نچاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکھا ح مثال از ثلم در صدر
وابتدا بل در حشو نیز ؎ رفتیم و بردیم داغ تو بردل ؛ صحرا بصحرا منزل بمنزل ؛ در
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن
ہم کلام ظاہر ہے کہ رفتیم و بردیم بروزن فعلن فعولات باسباغ ہے اور دوسطر حاشیہ
استعمال قبض کی جگہ یہ لکھا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض و اثلم شعر گفتہ اند باین طور
یک کنش مقبوض باشد و دیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر بروز ہجرت چہ چارہ سازم

چو شمع دو راز تو می گذرم ❊ بروزن فعول فعلن و تقدیم اثلم نیز ؎ گرم بجوانی درم برائی
دل خریں را کجا جانی ❊ بل ازین قسم بشانزده رکن ہم آمده مثالش جامی فرماید ؎
زہے جمال تو قبلۂ جان حریم کوئی تو کعبۂ دل ❊ فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعی دیگری
گوید ؎ زہے دو چشمت بچون مردم کشاده تیر و کشیده خنجر ❊ رخ چو ماہت صباح دولت
خط سیاہت شب معنبر ❊ ہر دو وزن فعول فعلن و بعضی مقبوض اثلم کرا نرا اثرم گویند با سالم
نیز تیر بیت جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش ؎ زلف معنبر بمہ روئیت
تیره شب است و وادی موسی ❊ جامہ صبرم درکف عشقت دامن یوسف دست زلیخا
بروزن فعل فعولن و بعضی مقبوض اثلم در ہشتمن آرند مثالش ؎ ای سر زلف غالیہ سای
وی سہ روئیت غالیہ بیز + بروزن فعل فعولن فعل فعول تم کلام ظاہر ہے کہ یہ سب اوزان
متقارب میں ہیں اور عبارت محقق علیہ الرحمۃ میں ممانعت انکی کہیں نہیں جسکی ممانعت
کی ہے وہ ہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا **غریب** این بحر مستعمل نیست
و شعر برین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن ہشت بار بود و مثال بیت سالم او تبازی
چنین باشد شعر جاربوا قومہم ثم لم یرعود ❊ للصلاح الذی خیره رامن ❊ ت غریب بہت
بحر مستعمل نہیں ہے اور شعر اس میں بہت کم پائے ہیں اور اصل اوسکی فاعلن آٹھ
بار ہے اور مثال بیت سالم کی اوسکی عربی میں یوں ہے شعر قومہ منن ہے معنی
یہ ہیں لڑے وه اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی
صلاح کہ خیر اوسکی مسدود ہے تقطیع یہ ہے جاربو فاعلن قومہم فاعلن ثم لم فاعلن
یرعود فاعلن لصصلا فاعلن حلاذی فاعلن خیرہو فاعلن راہنو فاعلن ہم وہم مجنون
ایراد کنند بدینگونہ شعر واتیت جمیع مواطنہا ❊ فاسفت بغیبہ ساکنہا ❊ ت اور مجنون
بھی لاتے ہیں یعنی فعلن بتحریک عین آٹھ بار شعر قومہ تمن ہے معنی یہ ہیں آیا میں
اوسکے سب اطن میں پس افسوس کیا میں نے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہہ ہے والی
فعلن تجمی فعلن عموا فعلن طنہا فعلن فاسف فعلن تبغی فعلن تیسا فعلن کنہا فعلن ہم وہم مسکن نیز
ایراد کنند بدینگونہ شعر یا محبوبی ادرک روحی + وارحم قلبی فاجبس عندی ❊ ت اور سبب

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین آٹھ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین اے محبوب میر
دریافت کر میرے روح کو اور رحم کر میرے دلبر بس بیٹھہ نزدیک میرے تقطیع یہہ ہے یا تم فعلن یوبی
فعلن ادرک فعلن روحی فعلن وارحم فعلن قلبی فعلن فجلس فعلن عندی فعلن ہم وعروضیان این
رکنہا را مقطوع خوانند و این سہو است چہ قطع جز در عروض وضرب نیفتد و ہر سہ نوع یعنی سالم
ومجنون ومقطوع خلط کنند ت اور عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے
ہین اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ قطع سوا عروض وضرب کے نہین آتا پس مجنون مسکن ہین اور
تینون قسمین یعنی سالم فاعلن اور مجنون فعلن بتحریک عین اور مقطوع فعلن بسکون عین
خلط کرتے ہین ہم واما بفارسی قدمایہ بتکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال ومعری ہم عروض
وہم ضرب وضرب تنہا مذال وہمہ مجنون یا ہمہ مسکن یا مخلط ہمہ مذال ومعری مخلط اما سالم
یا مجنون ومسکن خلط نہ کنند کہ از قیاس خارج بود ت واما فارسی مین قدمانے بتکلف اس
بحر مین شعر لاتے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی
اور ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مجنون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن
بھی لاتے ہین اور سب رکن مخلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مجنون اور کوئی مسکن اور سب
مذال ومعرے اور مخلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مجنون اور مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی مین کرانکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا درست ہے
ہم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو ۞ گر خطائی کنم دلبرا عفو کن ۞ ت مثال
سالم مثمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن از غمی فاعلن ہجر تو
فاعلن گر خطا فاعلن ئی کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کی فاعلن ہم مثال سالم مسدس
شعر سرخ گل بر دو رخ گشتہ ۞ لاجرم فتنہ گشتہ ۞ ت مثال سالم مسدس کی شعر مرقومہ
متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن گشتہ ای فاعلن لاجرم فاعلن
فتنہ ای فاعلن گشتہ یعنی پیدا کردہ ہم مثال مربع سالم شعر سجدہ
کردت تبا ۞ آفتاب از فلک ۞ ت مثال مربع سالم کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
سجدہ کر فاعلن دت تبا فاعلن آفتا فاعلن بز فلک فاعلن ہم مثال مثمن مجنون و

مسکن در بشیتر آوردہ اند ت مثال مثمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے ہین عربی مین
اور فارسی مین مثالین یہ ہین مثال مخبون سے ٥ چو رخت بود گل باغ ارم :: چو قدرت
بود قد سرو چمن :: فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی ہے مثال مسکن سے ٥ ہر دم ہشت دارم زاری
کز غم تا کے زارم زاری :: فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی ہے ھم وہمہ مسکن را بہزج اخرب و رمل مخبون
ہم تقطیع توان کرد ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو ہزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کرسکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض و الضرب
فعلاتن فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہوجائے ھم و باقی وزنہا یعنی
مسدسات و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحرہائے دائرہ منفقہ تفصیل
بحور و اوزان تمامی آن تمام شد ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن
کی طبیعت سے دور ہین یہہ ہین بحرین دائرہ منفقہ کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ
تمام ہوئی ھم و معلوم شد کہ در پانزدہ بحور کہ مستعمل عرب است جملہ عروضہا بیست و شش است
و جملہ ضربہا پنجاہ است و بر شصت و سہ وزن آمدہ است و در دہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول
عروضیان چہل و چہار عروض و ہشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نہ وزن شعر گفتہ
اند واللہ اعلم بالصواب ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین
جملہ عروض چھبیس ہین اور جملہ اضراب پچاس اور ترسٹھ وزنون پر آئی ہین
اور دس بحرون مین کہ مستعمل عجم ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی
ضربین ہین اور ایک سے ننانوے وزن پر شعر کہے ہین واللہ اعلم بالصواب
ھم و باید دانست کہ این بحرہا مولف از اصول مذکور است و شاید کہ اصلہائے
دیگر غیر آنچہ گفتہ اند تالیف کنند و از آن اصلہا بحرہا مولف شود کہ در لغات
دیگر مستعمل باشد یا بر فور گاری دیگر مستعمل شود چنانکہ بنا در لغت پارسی
رکنی ثمانی یافتہ میشود مولف از دو وتد و سببی بر وزن مفاعلاتن و شنوی
دیدہ ام از [illegible] رکن چہار بار کہ عین آن شعر ہیچ یاد ندارم اما برین منوال بود

بیت اگر بدانی کہ بے تو چونم ؛ مرادرین رد اندازی ؛ وار ستفعلن مخبون مرفل برین وزن یا ستد وار ستفاعلن موقوص مرفل ہمچنین ست اور جاننا چاہیے کہ یہ بحرین مؤلف اصول مذکور سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلون کے تالیف کرین اور اون اصلون سے بحرین مولف ہون کہ زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون یا اور زبانے بین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت فارسی مین ایک رکن ثمانی یعنی ہشت حرفی پایا جاتا ہے مولف وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اسمین مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے جینے اس رکن کی تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بے تو چونم مرادرین غم ردا نداری ؛ تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کہ بیتو چونم مفاعلاتن مرادری غم مفاعلاتن ردا نداری مفاعلاتن اور ستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن اور ستفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضمر مخبون مصم و غیرہ از بحری کہ در این بزبان پہلو بران بحری گویند و شبیہ است بہزج مسدس سالم رکن اول ہم ثمانی است مولف از چار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن و گاہ سالم بکار رسیدارند و گاہ مخبون کی وزن مفاعیلن فعولان یا مفاعیل فعولن ست مثالش مبیت فرداگہ عرض سپے لشکر وزن بپے ؛ بیان دو سرا انجمن بپے ؛ ہمہ گرد آورد پیر و جوان را ؛ انچہ من کردہ سپے زبیچ کس بپے ؛ صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مخبون و ابتدا سے بیت دوم مطوی و امثال این بسیار است ست اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اور امن زبان پہلوے اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور امن بضم اول اور سکون نون اور اور این بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گونیدگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیونکا ہے اور شعر اوسکا زبان پہلوی ہین ہوتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے بیت لحن اور امین و بیت پہلوی ؛ زخمہ رود و سماع خسروی + اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات اوس

انوا ع جو سفیان سے مشہور ہاور اسے چونکہ خلیا گروہا نکے سا کن نے یہہ خواندگی وضع کی باور اسن مشہور ہوے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہیں اور کبھی مخبون بروزن مفاعلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو باہمدگر خلط کرتے ہین اور بعد اسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن ہین شال اسکی بیت جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور مین فردا گہ یعنی فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اوس بے لشکر یعنے پای لشکر اور وژن یعنی کثافت اور نجاست مراد خرابی بے دریے ہے اور دو سہرا اہل انجمن بے یعنی دریے درتیں اہل انجمن اور زیبج یعنی زینت اور یمن بے اے دریے من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی مفعولاتن اور ابتدا ے بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتدا ے بیت دوم سطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فرداگہم مفعولاتن عنیلشکر مفاعیلن وژن بے فعولن میانی دو مفاعیلن سہری اہلن مفاعیلن جمن بے فعولن ہمہ کرد امفاعیلن دردہیرہ مفاعیلن جوار فعولن انجمنکر فاعلاتن یترپیج مفاعیلن من بے فعولن اور شل اسکے بیت ہین م و غرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم محصور است نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب واللہ اعلم بالصواب ت اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے ہمنے موجود ہین بحسب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ہشتم در تغیر زیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر زیادت را کہ آنرا خرم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردہ و آن بغایت گران ونا پسند یدہ باشد و بہ کسی و بحری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب باین موضع انگندیم تا بر بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد و خرم بیشتر یک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش تبازہی امرءالقیس گویہ شعر وکان تبیرا فی عرانین وبلہ کبیر اناس فی بجاد مزمل بر بحر طویل است

از وزن دوم دوا و خزم است ت فصل ہشتم بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہمنے اون مین ایک تغیر زیادت بھی ہے
اوسکو خزم کہتے ہین کسی جگہ مثال اوسکی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ
ہے اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھ خاص نہین اور یہان اوسکو اسلیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خزم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لائے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرء القیس کی جو مرقومہ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
عرنین بمعنی مراد اول چیز و بل جمع وابل بمعنی باران بزرگ مین قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ ہے گلیم مخطط پیچیدہ ہے
تقطیع کانن فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نوبلہی مفاعلن کبیرن فعول اناسن فی
مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل سے وزن دوم سے جسکے عروض اور ضرب
دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خزم کا ہے ح خزم دراصل انداختن حلقہ
در بینی شتر است و وجہ مناسبت ظاہر و حکم کردن حرفے یا کلمہ را بخزم بمعنی بران است کہ
بدونش وزن شعر سے درست نشود و الا نشاید کم کلامہ شامل اور کبھی یہہ زیادت مصرع
دوم مین ہوتی ہے بیت تا اللہ یا طبیات القاع قلن لنا ؛ الیلای منکن ام لیلی
من البشر ؛ بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصراع دوم مین خزم ہے ہم و زیادہ ازین ہم آوردہ
اند تا یک کلمہ از چہار حرف و آن نادر است و بیتش این ست شعر اشدد حیازیمک للموت
فان الموت لاقیکا ولا تجزع من الموت اذا حل بوادیکا ؛ بر بحر ہزج است اول ازو
و کلمہ اشدد خزم است ت اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہین چار حرف
تک یعنی چار حرف کا کلمہ اور بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہے اور
حیازیم جمع حزام بمعنی کمربندی اور لاقیکا باشباع الف معنی یہہ ہین باندہ کمر بند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجہسے اور نہ ڈر موت سے جسوقت

وارد ہو تیری وادی مین تقطیع یہہ ہے حیازیم مفاعیل کلموت مفاعیل فانہلہ مفاعیلن تلاقیکا مفاعیلن ولاتجزع مفاعیلن بہلموت مفاعیل اذا حلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر ہزج سے وزن اول ورکلمہ اشدد کا خرم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے شعر قد فاتنی الیوم من حدثیک ❊ بالست مدرکہ ❊ بیرون فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو سے اور قد خرم ہے مثال زیادت سہ حرف کی بیت اذا احذرت رحلی ذکرتک ❊ یا بارکیما ❊ سبب الحذر ❊ بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن یہہ مجزو اور کلمہ اذا خرم سے ہم و در پارسی ہم بیک حرف قدما آوردہ اند یعنی در اول مصراع اول برانگونہ کہ رودکی گوید بیت چہ ہمچون تو بردآب بباد ❊ گو کیا آنچنان شکستی ❊ بیا کش نار کاب چو سایہ سوئی ❊ لوتی از یک دگر گستی بحر خفیف است اور وزن ہشتم ❊ جیم خرم است در اول بیت دوم است اور فارسی مین بیک حرف قدما لاتے ہین یعنی اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے بحر خفیف مین وزن ہشتم سے عروض مشکول اور ضرب ابتر اور جیم خرم کا ہے اول بیت دوم مین اور تو رد آب یعنی موج آب تقطیع یہہ ہے جہ ہمچو فاعلاتن تو ردآ مفاعلن بباد فعلان گو کیا آ فاعلاتن چنان شکس مفاعلن تستی فعلن بیا کش نا فاعلاتن رکگچہ سا مفاعلن یا سوئی فعلان لو از یک فاعلاتن دگر گس مفاعلن تستی فعلن ہم و بعضی در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ مرادی گوید بیت از خشم و گنج چہ فریاد و سود ❊ کہ مرگ کند بر تن تو تاختن بحر سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خرم است و متاخران البتہ استعمال خرم نمی کنند واللہ اعلم ہے اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن سے تقطیع یہہ ہے از خشم و مفتعلن گنج چہ فر مفتعلن یاد و سو فاعلان مرگ کند مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع سے وزن دوم سے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خرم ہے اور متاخر البتہ استعمال خرم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب فصل ہفتم در ذکر معانی بعضی الفاظ القاب مذکورہ پارسی سبب رسن باشد

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم ازانجہت نہادہ اند کہ
عرب بیت شعر را بخانہ تشبیہ کردہ اند چہ بیت خانہ باشد و خانہ ایشان خیمہ باشد و خیمہ
برسن و میخ قائم شود و فاصلہ جدا کنندہ باشد یعنی متحرکات متوالی را بساکن از دیگر
متحرکات جدا کنند ت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکورین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جہت سے
رکھے ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو یہہ سبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے ھ و اما بحور طویل و مدید و بسیط را باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی
و گستردگی نام کردہ اند کہ بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور کہ در دائرہ بست و چہار
حرف ست ہیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مدید بمعنی
کشیدگی اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر
نہین ہے کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ھ و بعد ازان سہ بحر اصل بحر وافر
و کامل بیست و یک حرف است و ہرچند بسا دی دیگر مسبعات است اما بحرکت ازان زیاد
است پس ازین جہت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردند ت اور بعد انکے یعنی
بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین ایک
مصرع مین اور ہرچند برابر اور مسبعات کی ہین لیکن حرکتون مین اون سے زیادہ ہین
کہ ان مین تیس حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس حرکتین
ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا ھ و ہزج آواز
را گویند کہ تابرگے باشد و این اسم ازجہت نکوئی بحر بہ او نہادہ اند و رجز رنجی را
گویند کہ پاے شتر را بلرزاند و گفتہ اند موضع نشستن باشد بر شتر از ہودج
خرد تر و این اسم ازجہت اضطراب اجزاء او بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاہی بیت

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد و این اسم
از جہت روانی وزن نہادہ اند ست اور ہزج آواز یا ترنم کو کہتے ہین اور ترنم بمعنی سرود
اور خوش آوازی ہے اور یہہ اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوئی کے رکھا ہے اور رجز
ایک مرض کو کہتے ہین کہ پای شتر کو لغزش مین لاتا ہے اور یہہ بھی کہا ہے کہ موضع
نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب اضطراب
اجزا کے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بہ سبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے کہ عرب
مین بیشتر اسکو بطور مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی بشتاب رفتن ہے یہہ نام
بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ہم و سریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرحہ تیز رو
باشد و انسرح الرجل آن باشد کہ برپشت افتد و پایہا از ہم باز نہد و منسرح را این
نام بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دو رکن اوکہ بر وزن مستفعلن است از یکدیگر
برکن مفعولات جدا شدہ اند ست اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کے اسکے
تناسب وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سے
ہے اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیل فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و انسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاؤن یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا
نام منسرح بہ سبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اوسکے مستفعلن یکدگر سے
برکن مفعولات جدا ہوے ہین ہم و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و
مضارع را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بریدن است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب از ان جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضے گویند بآن سبب کہ وزنے مرتجل است ست اور
خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیل ہے اور ہزج

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہیں اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
وسخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مقتضب کو مقتضب
اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے مفعولات
مستفعلن مستفعلن ہیں اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور بعضی کہتے
ہیں اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ م ومجتث از بن برکندہ
باشد وگویند بان سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز برکندہ اند ومرا تصور
خیال است کہ مقتضب ومجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند کہ عرب جز مجزو مستعمل
نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا از بن برکندہ اند ست اور مجتث
معنی از بن برکندہ ہے اور کہتے ہیں یہہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے یعنی
نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف میں مس تفع لن درمیان دو فاعلاتن کے ہے
اور مجتث میں مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب اور مجتث کے اس جہت
سے یہ نام رکھے ہیں کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ
کیا ہے م ومتقارب را از جہت تقارب اجزا وکوتاہی ارکان متقارب گفتہ اند و
غریب را از جہت قلت استعمال ورکض الخیل راندن اسپ باشد بپاے کہ ہر پہلو
او بجنباند واین بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او بے تکلف است
وبحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند یعنی بحر اقتضاے وسعت و
تعمق کندت اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب کہا ہے
اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہے
او بہ قدم سے کہ اوسکے پہلو پر ہلائین یعنی مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے
نام رکھا ہے کہ روانی اوسکی بے تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل
ہے اوزان بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت وتعمق ہیں م وبیرامی وغیرا و
عروضیان گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد وضرب انتہائی خیمہ باشد ومن این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام وخیال نبدارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

کہ معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا ازانجہت کہ عروض راہ و سمت راہ باشد و ضرب را ازانجہت
باین اسم خواندہ اند کہ اوزان سبب ضربہا مختلف شود چہ ضرب و صنف یکے باشد ت
اور بہرامی وغیرہ عروضیوں نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ اور ضرب دامن خیمے
کے ہین اور یہ معنے بہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب
سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا
اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے
ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکے مختلف ہوتے ہین کسواسطے کہ ضرب اور صنف ایک
ہی دونون بمعنی قسم ہم واین علم را باین سبب عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ
کردن شعر با اصول و ارکان او ت اور اس علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ
مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول اور ارکان کے اور اس جہت سے
کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن
احمد کو مکہ معظمہ مین یہ علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض
بمعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے بھی بدشواری راہ اوزان کی
معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت لکھے ہین م و مجزو را بمعنی
جزوی بفگندہ باشد و مشطور را شطری یعنی نصفی بفگندہ و منہوک از لاغری بگداختہ
ت اور مجزو کا نام مجزو اسواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین جسکا ایک جزو
گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین جسمین نصف
گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین کہ منہوک بمعنی
از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت م و اما القاب تغیرات خبن فراشکستن جا
باشد و بدوختن موضع شکستہ تا کوتاہ شود و مخبون را ازینجا گرفتہ اند وطے در
نوردیدن بود و قبض فراہم گرفتن و کف باز داشتن ت و اما القاب تغیرات خبن
فراشکستن جا سے ہے اور سینا موضع شکستہ کو تاہ ہو جاے وہکذا فی المنتخب اور
مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب م و اضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان و عصب
بے سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب از ینجا گرفتہ اند
ت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چار پایوں کا اور منتخب میں بمعنی در دل
داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی بے سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے اور
معصوب یہیں سے لیا ہے ح قولہ معصوب از ینجا گرفتہ اند یعنی معصوب بمعنی لپیٹا گرسنہ
است کما فی القاموس المعصوب الجائع جداً و ممکن است کہ از عصب بمعنی پیچیدن باشد
تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب اشتقاق سے
محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہی بمعنی داغ کردن و استوار
بستن و فراہم کردن شاخہای درخت و بیختن برگہای درخت بضرب چوب وغیرہ و سخت
بستن یا نہایت تر مادہ وقت و شیدن شیر وخشک شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہیں
کذا فی المنتخب م و موقوف از وقف گرفتہ اند و مکشوف را از کشف کہ چون از آخر بفکیند
باشد آنست کہ برہنہ شدہ باشد ت اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی
ایستادن و واداشتن ہے منتخب سے اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک
حرف آخر سے گرا دیں مانند برہنہ ہونے کے ہے ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہر این کلام
دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجمہ است لیکن علامہ زمخشری در کشاف
و قسطاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آوردہ اند کہ صحیح بسین مہملہ است
و بشین معجمہ تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہ دو لغت ہیں ایک کشف بشین معجمہ بمعنی
بریدن و پارہ پارہ کردن جامہ لہذا عروضیون میں کسی نے مکشوف بشین معجمہ
اور کسی نے بسین مہملہ لکھا ہے کہ دونوں مناسب مقام ہیں اور دونوں
لغت منتخب سے ہے م و مقصورہ کوتاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام
و محذوف بعضے از و بفگندہ و اجذ و ابتر دنبال بریدہ ت مقصور کوتاہ
کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو محذوف
یعنی گرا ہو یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہو اجذ و ابتر دنبال بریدہ جسکو

دم کٹا کہتے ہیں ح قولہ دنبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ احذ و ابتر ہر دو
معنی کور دارد حال آنکہ معنی احذ فی الجملہ تخالیف از معنی مذکور دارد چہ احذ بمعنی خفیف الذنب
است جوہری گوید بعیر احذ و ناقۃ حذاء ای التی خف ریش ذنبہا یعنی آنکہ موی دمش کمتر باشد
تم کلام معلوم ہوا کہ حذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور حذذ بفتحتین
کوتاہی دم جسکی دم شتر و حیوان ہو ے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن بھی
منتخب سے شامل ہے واصلم ہر دو گوش برکندہ و شعث پراگندہ کردہ یا فروگذاشتہ ت
اصلم جسکے دونوں کان اوکھاڑے ہوئے ہوں اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا ثم اثلم
رخنہ شدہ و اخرم دلوارینی بریدہ و سیح تمام و دراز کردہ و مذال دامن دراز کردہ یا فرو
گذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چہار پا دست و پا بستہ بشکال
مجنول عقل یا اعضا تباہ شدہ و معقول شتر زانو بستہ بعقال و منقوص ناقص کردہ و مقطوف
خراشیدہ یا میوہ از درخت چیدہ و موقوص گردن شکستہ و مخزول بریدہ و اثرم دندان
افتادہ و اشتر پلک چشم بازگردیدہ و اخرب گوش شگافتہ و اعضب گوسپندی کہ سرون
اندرونی او شکستہ باشد و نیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد و اقصم
گوسپندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردی را نیز گویند کہ دندان
پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد و اعقص سرون بہم
یا بر گوش پیچیدہ و اخرم رسن در بینی کردہ ت اور اثلم سوراخدار اور اخرم نکٹا اور سیح
بڑھایا ہوا اور مشکول چار پایہ ہاتھ پاؤں بندھا ہوا رسن سے مجنول جسکی عقل یا اعضا
تباہ ہوگئے ہوں اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندھے ہوئے ہوں رسن سے اور منقوص
ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہو یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور موقوص
جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے
گر گئے ہوں اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکیں کھلی ہوئی ہوں
اور اخرب کن کٹا اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے ٹوٹی ہوئی
ہوا اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ

پیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس مردکو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین
ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ نرکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی
یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی ناک مین رسی ڈالی ہو ھم
ذخلیل بشتیرازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نہادہ است کہ لقب ہر علت کہ خاص
باوایل مصرعہاست از علتہای مقدم چارپا گرفتہ وانچہ خاص باواخرست از علتہای
موخر وانچہ عام است ازانچہ خاص بموضعی نباشد بست اور خلیل نے بشتیریہ القاب بملاحظہ
احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا جو خاص باوایل مصاریع سے علتہا
مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع
ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو عام ہے اوس
لیا ہے جو کسی موقع مین خاص نہین ہے ھم وہمچنین اعرج لنگ ومدروس
کہنہ ونا پیدا ومطموس ناپدید وسترده وازل ناقص سرین یقال زلت الدرہم
تزل زلولا اے نقصت فی الوزن والازل الخفیف الورکین ست اور اسیطرح
اعرج بمعنی لنگ ہے اور مدروس بمعنی کہنہ اور ناپیدا اور مطموس بمعنی ناپدید
اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہاجاتا ہے کہ ناقص ہوی
درم وزن مین حق ناقص ہونے کا اسے نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین
کو کہتے ہین ورکین دونون سرین ھم ومجبوب بریدہ وخصی کردہ باشد ست ومجبوب
کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے ھم وہمچنین معاقبہ برعقب یکدیگر آمدن باشد ومراقبہ
یکدیگر رانگاہ داشتن ورقیب وہر منزلے از منازل قمر منزلے باشد کہ چون از ہر دو
یکے طلوع کند دیگر غروب کند واللہ اعلم ست اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے
آنا اور مراقبہ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ
طلوع کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسری منزل مین غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم ھم فصل دہم دربیان فائدہ ومنفعت علم عروض
بیان اسمعنی ہر چند بصدر کتاب لایق تر باشد اما چون فہمش بر مبتدی دشوار تواند بود

تاخیرش مصلحت نمود وازین جهت در تناسب خللی نیفتد چه فایده هر چیز سے که بوجهی عرض و نهایت آن چیز است همچنانکه اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد ۔ فصل دوسرین بیان فائده علم عروض مین بیان اسکا هر چند صدر کتاب مین لایق تر تھا لیکن جو فہم مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے اسواسطے کہ فائده ایک شے کا کہ غایت اوس شی کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان کیا خالی مناسبت سے نہین ہے هم منکرین فائده این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود وصاحب ذوق از عروض مستغنی باشد وعادمش را بوسیلۂ عروض از شعر خط تا حدی بود پس عروض را فائده زیادت نباشد ۔ اور منکر فائده علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکے عادم اور فاقد کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائده نہین ہے هم و بدانکه اکثر این مقدمات نامسلم است ووجهش از انچه درین فصل گفته شود روشن گردد گوییم که فایده این علم از چهار وجه است ۔ اور معلوم کرو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور وجہ اسکی جو اس فصل مین لکھی جاوے گی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائده اس علم کا چار وجہ سے ہے اول آنکہ احاطه بهمه اوزان واحصاء آن و وجوه مناسبت ومخالفت اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیده و ناپسندیده و مانکه علم مشتمل بر آن است از ذوق حاصل نتواند شد وار صناعت حاصل آید ومثال این چنان بود که بحاسه ذوق ادراک شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکه انواع شیرینی ها چند باشد وترکیب آن چگونه کنند وصلاح و فساد هر یک از چه باشد بحاسه ذوق ممکن نگردد ۔ اول وہ کہ احاطه سب وزنونکا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی بایکدگر اور تصرفات پسندیده اور ناپسندیده کہ یہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل نہین ہو سکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہو سکتا ہے مثال اوسکی یہ ہے

کہ حس ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حس ذوق سے ممکن نہین ہم دوم آنکہ شعرہای کہ بوزن غیر متداول باشند و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن آن عاجز شود تا بہ معرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را و حال بران وقوف افتد دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شعر کہ بوزن غیر متداول اور نا مستعمل ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور اوس سے واقف ہو جاتا ہے م سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب اکثر احوال بر اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کنند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی ہمچنین بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم گردد ٭ باشد این ہر آنکہ عاقل گردد ٭ اگر لام عاقل را تحریک نہ کنند و ہمزہ اظہار کنند وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند یا اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در لفظ بیارند خفیف باشد و ہمبرین قیاس در مصراع دوم ت وجہ تیسری یہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور اگر دریافت کرتا ہے او سکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھ مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم متن ہے اوس مین حازم بمعنی ہوشیار ہے خصم ہے پس اگر لام عاقل کو تحریک نہ کرین اور ہمزہ کو اظہار کرین وزن ترانہ کا ہو ہزج یعنی بروزن مفعول فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو تحریک کرین ساتھ اظہار ہمزہ کے منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو تلفظ مین نلاوین خفیف ہو یعنی وزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے مصرع دوم کی م و مثال دیگر از تازی این است شعر قد کاد قلبی ان یزل بسحرہ فوقاہ من کان القلب یا مرہ ٭ مصرع اول محتمل است کہ از طویل باشد و از رجز بود و محتمل است کہ از کامل باشد و چون مصرع دوم آید اگر وقاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ اول است ست اور مثال دوسری تازی مین یہہ ہے جیساکہ شعر ترجمہ
اتن معنی اوسکے یہہ ہین بتحقیق کہ جسوقت لغزش کی میر دلنے بسبب اوسکے جاودکے پس
نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدای تعالی نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہوا ور اثلم ہو یعنی بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پڑہین
اگر قاف کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن صر ویکے از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند از عروض خواستہ است کہ این بیت
را تقطیع کند شعر من دایوما یوم بنی الیتم * اذا التقت صیقلیقدمہ * گفتہ است از
منسرح است و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس واو در مفاعلن کہ از مستفعلن
بخبن شدہ خرم کردہ فاعلن شد واین ناجائز زیرا کہ اول کہ مستفعلن بودہ خبن مفاعلن
شدہ واز ین غافل بودہ کہ اینجا اسقاط میم روا نبودہ خرم در وتد بود و این میم جزو وتد است
ست وفاعلن بہیچ وجہ از فروع مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت من ردا بودی چنان کہ او
گفت اما چون نیست وجہ ہست از بحر خفیف از وزن دوم است وآن فاضل بزرگ
از ان ست کہ امثال اینمعنی بروپوشیدہ ماند الا آنکہ اعتماد بہ ذوق کردہ و در صناعت
مہارتی تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ ست اور ایک شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین
متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین کسنے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تمیم کا جسوقت کہ گرمی اوس دن کی پیش آئی اوسکو
اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مفتعلن مفتعلن فاعلات مستفعلن اور رکن
اول کہ مستفعلن تھا بخبن مفاعلن ہوا اور بخرم فاعلن وہ اس سے غافل تھا کہ اس جگہ اسقاط میم
مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن
کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہوسکتا اگر اول بیت من ردا بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا
کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ خبن اس جگہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس قصیدہ پر ہے لہ اول بیت من رابلا

فاعلن ہے بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بر وزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور
خبن اس مین سب جگہ جائز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تم کلامہ فاعل اور وہ فاضل نحریر گر اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہین مگر یہہ
کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہواً ایسا کیا
ہم ومن یکے از ادبا را دیدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت در میانہ
بر وزن سوم افتادہ خواستم کہ او را وقوف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت ادراک
نمیکرد تا بعد از مدتے کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این است شعر
تحمل جیرانی فمالی جیران ÷ وبان رقادی لا یعج ازبانو ÷ متی یلتقی اما منازل اہلہا ÷
فبصری اوا ما منزلی فعمان ÷ و بعد از ان با ضمان کرد بیت اور مین نے ایک شخص
ادیبون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل
مین واقع ہوتی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا تھی کہ اوسکو آگاہ
کروں چونکہ صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا ادراک نکرتا تھا یہان تک کہ بعد ایک مدت کے
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بیتین مرقومہ متن ہین معنی اونکے
یہہ ہین کہ محمل باندھا میرے ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا خواب میرا
کہ رجوع نہین کرتا ہے جستجو سے جدا ہوئین ہمسایی کب ملاقات کرونگا مین اونکی لشکرا
منازل اونکی اہل سے بصری مین ہین و اما منزل میرے پس عمان ہے مصرع اول بر وزن
فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بر وزن فعول مفاعیلن فعول مفاعلن
ہے مصرع ثالث بر وزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے مصرع رابع بر وزن فعولن
مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجاے فعمان فبا ضمان بنایا تا ضرب مصراع
اخیر کی مفاعیلن ہوی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور یہان عروض بیت
اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصراع مین ہے اور مصرع

مین عروض تمام تر ضرب ہوتا ہے م چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فایده تمام ست با آنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را در مبدٔ فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکۂ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم و منہ ولی التوفیق ت وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتداے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکۂ عروض اوسکو ذوق حاصل ہوجاے اور ملکہ بمعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات مینے اپنی ذات مین مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض واللہ اعلم و لی التوفیق م

فن دوم در علم قافیہ و آن دہ فصل است فصل اول در حد قافیہ و اقسام ان

اسم قافیہ باشد کہ بر تمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند و بطریق توسع و مجاز باشد ت اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر مین یہہ قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور یہ من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ پر یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتون کے ظاہر نہین ہوا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تمہ آخر ہر چیز غیاث ہے م و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند و آن از جہت اشتمال آن کلمات باشد بر قافیہ ت اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر کے کہ اوس حرف را ہے وہ شامل ہے جیسے لفظ گوہر اور اختر جنہا اواخر ابیات مین

قافیہ مین یہی ہے مذہب اخفش کا م و باشد کہ یک حرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را حرف روی
خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ست اور کبھی ایک حرف کو کہ اصل قافیہ ہے اور
اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیسا کہ بعد اسکے کہا جائیگا قافیہ کہتے ہین یہ مذہب
ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک باب قافیہ مین تین
مذہب ہوے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف رے روی قافیہ ہے دوسرا یہ کہ
مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روی کے ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون
قافیہ ہین اور قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے
م و خلیل و قومی از علمای عرب کہ نظرے دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند
عبارت است از مجموع حرکات و حروفے کہ از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفے
ساکن کہ بدو مقدم بود با حرکتے کہ پیش از ساکن متقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع لفظ دو الف
و دو حرف کہ میان ایشان است و حرکت آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف ست اور
خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف
سے کہ حرف ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف
ساکن اول و آخر اور بدو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفون کے ہین اور حرکتین
اونکی اور حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے
ح با حرکتے کہ پیش از ان است آہ و این کلام صحیح است در معنی کہ حرف ماقبل ساکن اول
خارج از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر
حرف فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی
من المتحرک قبل الساکنین الی انتہا تم کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہے
وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے خارج نہین ہو سکتا اس حرکت سے کہ دونون
لازم اور ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے ہے حرکت

اوسکی ہے کہ حرکت سے حرف نہین ہوتی ہم و اگر در آخر بیت مشتمل کار دو ساکن بود قافیہ
مجموع آن دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشدت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون
قافیہ مجموع وہ دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہی ہم بنا برابن تعریف
قوافی را قسمت کردہ اند بر پنج قسم و ہر یک را لقبے نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن
آخر خالی نبود از انکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا ایک متحرک یا ہیچ متحرک نبود
و ہیچ قسم دیگر غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند و دوم را متراکب و سوم
را متراکب وسوم را متدارک و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سیکرف مشتمل بر
حروف اوا اخراین القاب است اور بحیثیت اس تعریف آخیرہ کے قوافی کو تقسیم
کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن
آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الالہ تنحبزین کہ بعد لام کے ہے یا اور قا اور جیم اور یا چارون
متحرک ہین یا تین متحرک ہونگے جیسے الموت ترل ہین کہ بعد واو ساکن کے اور نون اور را
معجمہ تینون متحرک ہین یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جتمع ہین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال
معجمہ دونون متحرک ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قائل ہین درصورت سکون آخر بعد
الف ساکن ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیسا کہ حال و قال مین بسکون آخر اول
کو متکاوس کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے ہے اور دوسرے کو متراکب
کہتے ہین اور تراکب بمعنی برہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین
اور تدارک بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی
پے در پے شدن ہے غیاث سے اور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف
بمعنی در پس یکدیگر نشستن ہے منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تازی مین چار متحرک سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے
آتا ہے جیسے فعلتن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سیکرف مین حروف آخران القاب کے شامل ہین
یعنی ہین یعنی سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف قسمت نظری واجبست چہ باشد کہ متناول این

تعریف مستعمل شود برانچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند شعر قد جبر الدین الالہ فجبر ؛ بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت گفتہ اند شعر لا عار بالموت نزل ؛ قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت آخرین باشد و درین بیت شعر یا لیتنی فیہا جذع ؛ مجموع چہار حرف و سہ حرکت آخرین باشد و چنان نیست چہ در ہر یک حرف و یک حرکت بیش معتبر نیست اور معلوم ہو کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقوم ہے اسکے معنی او سکے یہہ ہین بہ تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی دونون طرح آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چہ حرف یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چہہ حرف اور پانچ حرکتین اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ما قبل قافیے مین معتبر ہے اور بس کسواسطے کہ قصیدے کا قافیہ فجبر کا نظایر ہوگا نہ لاہ فجبر و شانہ فنظر یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تمام کالمہ فتامل و اسیطرح بیت ثانی جو مرقوم ہے معنی او سکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقوم ہے معنی او سکے یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک حرف
اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ سوت نزل اور فوت
عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ ہاجذع و باورع ہم واما قسمت مذکور اگرچہ بطریق منع خلو
کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند صحیح نبود چہ اگر
شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو و یا رجز باشد و رکن آخر و ربیتی مخبول و در یک بیت مطوی و در سوم
سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس و ہم متراکب و ہم متدارک باشد و اگر
بر بحر کامل باشد و رکن آخر وی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا موقوص قافیہ ہم متراکب
و ہم متدارک باشد ت واما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع خلو کرین یعنی کوئی قافیہ
ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر قسمت بہ بطریق منع
جمع کرین یعنی پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہہ تقسیم صحیح نہوگی اسواسطے
کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہوا اور وزن بسیط مجزو یہہ ہے مستفعلن
فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور
رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن و طے یعنی فعلتن اور
دوسرے بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن یا مخبون یعنی
مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی قبیل
ساکن و ہم متراکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن
یا مضمر یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم
متدارک ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر
کسے خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بہ تحقیق نزدیک تر بود بدین وجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعی کہ مولف باشد از حرفی یا حروفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

ابیات یا مصراعہا بود مکرر یا در حکم مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی کہ بمثابت
حشو افتد میان آن حروف و از حرکاتے کہ تعلق با آن حرف یا بان حروف داشتہ باشد ت
بعد اسکے تقریر کرین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ
تحقیق سے نزدیک شعرا ہو یون لکہنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مولف
ہو ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف را ہے کہ اس مین حرف رابع حرکت
ماقبل قافیہ ہے یا مولف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس و ردف اور روی اور
وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر ابیات واقع ہون
یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر ابیات
کی اسلیئے ہے یا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعون کے شامل ہو جائین اور
قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہوجائین کہ مستزاد حکم مصراع مین ہے
اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرا قافیہ ہو جائیگی او
مولف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل
دخیل کے جیسے میم اور قاف ہے کامل اور عاقل مین اور مولف ہو حرکات
سے جو تعلق اوس حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف
اور دخیل اور ردے اور وصل اور خروج سے رکھتے ہون ہم و فہم معنی این
تعریف بعد از معرفت و حرکات قافیہ صورت می بندد چہ معرفت مرکب کل بے معرفت
اجزاے او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذہب عرب و مذہب عجم در
قافیہ ہم بعد از ان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست ابتدا بہ بیان
مذہب عرب کنیم درین فن واعلم ـ اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے حروف
اور حرکات قافیہ کے ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا کے میسر
نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر
مین عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم **فصل دوم**
در بیان حروف و حرکاتی کہ اجزاے قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شش است

روی و سہ حرف کہ بر روی مقدم باشد و آن تاسیس و دخیل و ردف است و دو حرف کہ از روی متاخر باشد و آن وصل و خروج باشد فصل دوسری بیان حروف و حرکات مین کہ اجزاے قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ کے نزدیک جمہور کے چہ ہین اول روی اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے م اما حرف روی حرفے است مکرر کہ بنای قافیہ بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حمل و رحل قافیہ باشد لامی خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد ت اثار روی ایک حرف ہے کہ مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھ ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو اوسکو لامی کہتے ہین پس ضرب و سلب مین روی ہے اور حمل اور رحل مین لام روی ہے اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن او رنیست کردن اور حمل بفتح اول و سکون ثانی بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی بفتح اول اور کسر واو و تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہی بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر ہے لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطای مین لکھا ہے کہ روی کو روا لیا ہی اور روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندھتے ہین پس گویا اس حرف سے ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہی پس جیساکہ بٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزای ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا اسواسطے کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفون کے ہوسکتا ہی اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہوسکتا م و حروف متقدم

بروی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حامل و جاہل
و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند میم و ہا در حامل و جاہل
و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف در سارد
و بارد و واو اول در سورد و نورد و یا در سیرد و نیرد و واو و یا چون ساکن باشند و
ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند اور حروف
جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ہے
کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف حامل
اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس اور
روی کے ہوتا ہے جیسے میم اور ہے حامل اور جاہل مین تیسرا ردف اور ردف ایک حرف
ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف نہین ہوتا جیسے
الف سارد اور نارد این اور واو اول سورد اور نورد این اور یا سیرد اور
نیرد این اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف ایک
قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے
جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب اور
غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور
دخیل جو شخص کہ کسیکے کار و بار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ
حرف درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی
بمعنی سرین اور بمعنی در پے ہم آمدن اور پس سوار نشیندہ اور حرف علت ساکن
ماقبل اوسکے حرکت موافق کہ بے فاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے
غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف ردیف روی ہی اور سارد یعنی سرکند
اور نارد یعنی نفرت کرد اور سورد اور نورد صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے کہ
قول اور بیع کو مجہول قال اور باع کہتے ہین اور سیرد و نورد و لون صیغے امر کے
ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول او قیل بالفتح آرزوے اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے ہم وحروف شاخر از ردے اما وصل یا یکے از حروف مد باشد کہ بعد از روے متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و حملہ باشد یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہوا و حملہی و اما خروج یکے از حروف مد بود کہ بعد از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہوا و یا در حملہی ست اور جو حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روے متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحملہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہوا اور حملہی مین اور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور واو حملہو مین اور یا حملہی مین وصل پیوید و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنی بیرون رفتن اور یقین نشدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روے کے وصل اور بعد وصل کے یہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملو اور رحلو دونون صیغہ جمع اور حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حملہ اور رحملہ دونون مصدر مضاف بیای ضمیر ہم و حروف او آخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ تسلفت لج و وصل را صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمردست اور حرف آخران لقابکے اس لفظ مین جمع ہین تسلفت لج یا روے کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی تسلفت لج کے یہہ ہین کہ گذرتا ہے دریا یا شمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین شمار کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے ہم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

شود قافیه را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند که

وقاتم الاعماق خاوی المخترقن ؛ مشتبه الاعلام لماع الخفقن ؛

بروایتی که نون ساکن در لفظ آورند بعد از قاف که روی است و ساکن است و باشد که تحریکش کنند اگرچه وزن بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون نے دو حرف قافیے کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دونون حرفون کے غالی اور متعدی کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ سراب قطع کیے ہین یعنے قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک چاہ اور کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس المخترق و الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہین اس بیت مین اسمین دو روایتین ہین ایک روایت ہی کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے اور دونون کو ساکن پڑھتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہی کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑھتے ہین نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہی کسواسطے کہ مصرع اول بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑھا وزن مختل ہوا مگر یہہ صورت استناد سے خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑھا جاتا ہے غرض اوسی سے ہے اور اوس نون کو حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی الف و یا ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخرمین مثل میم کے ہے اول بیت مین و در مثال متعدی این بیت آورند بیت لماراتہ الہر ماشطلو ؛ حرف صامت و ساکن می باید و چون بر عادت بعضی از عرب متحرک کنند و اوی تولد کند آنرا متعدی خوانند و هر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند کہ تعلق بقافیہ دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چہ آنجا حرف را
ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جہت آنکہ وزن مختل میشود ت اور تعدی کی مثال
مین یہہ بیت لاتے ہین جو بحر قوسہ تمن ہے یعنی اوسکے یہہ ہین کہ جسوقت دیکھا مینے کہ زمانے
نے کرم کیا فساد اپنا خطل بفتحتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گردن پیچیدن منحنب سے
پس حرف ہا صلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے کہ اوسکو متحرک
کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہین اور دونون کو
یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور یہہ تعلق قافیے سے رکھتا ہے
اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب ہوتا ہے کہ وہ
داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ وزن مختل ہوتا
ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور یہہ وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہے جب حرف سو صلہ
متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا ۔ حرکات قافیہ ۔ واما حرکات کہ تعلق بقافیہ
دارد ہم شش است ا رس وآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع وآن حرکت
دخیل بود ج حذو وآن حرکت ماقبل ردف بود د توجیہ وآن حرکت ماقبل ردف
بود د توجیہ وآن حرکت ماقبل روی بود ہ مجری وآن حرکت روی متحرک بود و نفاذ وآن
حرکت ہای وصل متحرک بود و حرکت او ہا این شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت سین
و قومی رس را اعتبار نکردہ اند و قومی اشباع را و در آنکہ فتحت ماقبل واو و یا را کہ نہ از حرف
مد باشند چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نہ خلاف است ت حرکتین قافیے کی
واما حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حامل اور جاہل مین اور رس بفتح
دال وتشدید سین یعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدا ہی قافیہ
مین آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل درجاہل
مین اور اشباع بالکسر یعنی سیر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
عیاشت سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

ستارہ دا اور نوروا ہین اور حذو بالفتح برابر کرنا دو چیزونکا آپس مین اور برابر کسی چیز کے ہونا
منتخب سے اور توجیہ حرکت قدم لقدم ردف کی ہے لہذا حذو نام رکھا چہارم توجیہ اور وہ
حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور توجیہ رو
گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا کذا فی الغیاث
پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حملی اور حملہ مین ح مانند
حرکت قاف در مخترقن وخفقن ہم کلامہ قامل اور مجری جای روان شدن اور راہ مجاری
جمع غیاث سے ح سبب جریان ہم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہاے وصل متحرک کی
ہے جیسے حرکت ہا کی حملہا اور جملہی یمن اور نفاذ بالفتح جاری شدن فرمان منتخب سے
اور بعضون نے اوسکو بدال مہملہ پڑھا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف اوایل ان چہ لقاب
کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا اور الف اشارہ اشباع
اور حا اشارہ حذو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا اور نون اشارہ نفاذ
کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور ایک
قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے ویسی اوسکی حرکت
بھی غیر معین ہے اور اسمات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو اور یا کا کہ حروف
مد سے ہون جب بمقام ردف کے واقع ہو اوسکو حذو کہین یا نہ کہین پس جو لوگ
اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو حذو کہتے ہین اور جو لوگ حرف
مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی حذو نہین کہتے م **فصل سوم** در احکام این
حروف و حرکات پنج شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی خالی
بود ور روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تاسیس
و ردف ہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا مؤسس یا مجرد **فصل تیسری** احکام مین ان حرفون
اور حرکتون کے کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حرف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہو تو قافیے کو مطلق کہتے ہیں بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنی
موصولہ نہو مقید کہتے ہیں کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا بہم ممکن
نہیں ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور روی
مین کوئی حرف فاصل نہیں ہوتا پس ماقبل روی کے یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن نہیں مگر
خالی ہونا دونوں سے یعنی تاسیس و ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیے کو جو تاسیس اور
ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہیں یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ نہین مثل
قمر کے را میم حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ مردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد هم و بیشتر
حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ در حاملہا
و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع و مجری
و نفاذ کہ در ہمین مثال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہیں پانچ
ہیں تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حاملہا مین اور اوسکی امثال مین
یعنی حاملوا و حاملی مین فراہم ہین پس حاملہا مین الف تاسیس کا اور میم دخیل کا
اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک قافیے مین فراہم
ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین یعنی حاملہا مین جمع
ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم دخیل ہے اور مجری
حرکت لام روی کے متحرک کی اور نفاذ حرکت ہا وصل متحرک ہے هم و کمتر حروف کہ در یک قافیہ افتد یک حرف
بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یک حرکت بود و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد شاہ چون
را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمر و افتد ت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے
ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین
ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن
یا مجرے جیسا کہ لفظ قمرو مین پس توجیہ حرکت ماقبل روی کے ساکن اور مجرے
حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے لفظ مجرے کے یہ لکھا ہے
ح حرکت ماقبل روی متحرک هم و اعتبار یکی از تاسیس و

دارداف و تجرید و اطلاق و تقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد و تاسیس
چنانکہ گفتیم جز الف نباشد و رس جز فتحت نتواند بود و دخیل ہر حرفی کہ بود غیر حروف مد شاید
و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف دخیل ناپسندیدہ نبود و اختلاف
اشباع ناپسندیدہ بود و ردف جز علت نبود و نزدیک بیشتر اہل صنایع جز حرف مد
نشاید و اختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف و آن اختلاف لواو و یا باشد
بشرط آنکہ از حروف مد باشند و در آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد بضمت
و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بود ت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور رداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدہ میں اور ہر شعر میں
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدہ میں قافیہ ایک طرح کا چاہیے اور
تاسیس جیسا کہ کہا ہم نے سوا الف کے نہیں ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہیں کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل
جو حرف ہو سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتیں ہوتی
ہیں اور اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہیں ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا بیچ حامل
اور جاہل اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت
ہا کا تجاہل و جاہل میں اور ردف نہیں سوا حرف علت کے نہیں ہوتا یعنی الف اور
واو اور یا اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے بیجا ہے یعنی حرف ساکن حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل با بفتح کو بھی ردف جانتے ہیں
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف لواو
و یا ہے بشرطیکہ حروف مد سے ہوں جیسے عمود اور عمیدہ کہ قافیہ انکا عربی میں درست ہے اور اس
صورت میں لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہ ضمہ اور ایک جگہ کسرہ
اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے م و ردف ہر حرف کہ باشد
شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید و آن چہار حرف مد است و ہا کہ حروف
وصل اند و تفصیل حالتہا این است ت اور ردف جو حرف ہو سزاوار ہے

مگر چار حرف گیارہ حالتون مین ردی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا کہ
چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے ہم اما الف در پنج حالت نشاید کہ
بود اول آنکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا در آخر الف اطلاق خوانند
با دوم آنکہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و جہلا ج الفی کہ بدل تنوین
بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدا ء الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد چنانکہ در اضربا
کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا یا باشدت اما الف پانچ حالتون مین نہ چاہیے
کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ لفظ الضربا مین
ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان حرکت کے آخر
کلمہ مین آئے جیسا کہ لفظ انا و جہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے و جہلا اسم فعل بمعنی بیا سوم
وہ الف کے بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیسا کہ رایت زیدا یعنی دیکھا
مین نے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے بمعنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا مین ہے ہم اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود اول آنکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحوملی و آن را یای
اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشدت لیکن یا دو حالتون مین نہ چاہیے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین فحوملی اور
اوسکو یای اطلاق کہتے ہین حومل بالفتح اول ہر چیز اور اہ سیاہ جو بہت برسے اور
سیل کہ پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے
کہ سگ مادہ کو دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اوسکی پاسبانی
کرتی تھی یہان تک کہ اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھا لیا
اور یہ بات مثل عرب کہتے ہین فلان اجوع من کلبۃ حوملی منتخب سے دوم یای تانیث جیسا
کہ قومی مین ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز ہم وا اما واو در دو حالت نشاید کہ
روی بود واو یکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحوملکو و آن را واو اطلاق
خوانند ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشدت وا اما واو دو حالتون مین نہ چاہیے کہ روی ہو وہ واو

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ میں کہ نحو ملو اور اوسکو واو اطلاق کہتے ہیں
جو ملو حالت رفع میں ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا میں ہے اور ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے سوم واو ہا اور دو حالت تشابہ ہا ہای سکتہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد چہارم ہای تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود بعضی
بکار داشتہ اند اما بنہایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ ردی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتے و خرجتے
قبحش کمتر بود ست وا ہا دو حالتون میں نچاہیے کہ ردی ہو اول ہای سکتہ اور ہای
سکتہ وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ میں بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت
کے آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ میں دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جس وقت کہ
ساکن ہو یعنی حالت سکون میں بالاتفاق ردی نہو جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ میں اور
حالت تحریک میں اختلاف ہے جیسا کہتے ہیں کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزی و ضاربی
میں بعضوں نے استعمال کیا ہے لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تاء تانیث امثال ضربت
اور خرجت میں روا رکھی ہے اور اوسکو ردی کریں لیکن یہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کریں
جیسا کہ ضربتی اور خرجتی میں قبح اوسکا کم ہو جاتا ہے ہم و آنکہ نون نیز در یک حالت تشابہ
کرد ردی باشد و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در
مقاطع سخنہا تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت میں
نچاہیے کہ ردی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہیں کیا ہے
اس سبب سے کہ مقاطع سخن میں تنوین مستعمل نہیں ہے بلکہ تنوین آخر شعر میں بمقام وقف
حرف علت سے کہ بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف یا کا یعنی اوس سے ہے ہم حروف
غیر ازین حرفہا کہ مذکور باشد روا بود کہ ردی باشد اما از انقاف باشد الفی کہ بدل حرف اصلی
بود چنانکہ در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ
در جبارمی باشد و از یا ہا یای اصلی چنانکہ در رمی و مندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بنی
و یای نسبت چنانکہ در مکی باشد و بعضی واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در ولہ

وعمہ باشد و ہای ضمیر چنانکہ دربتیہ و وبتیہا باشد و اگرچہ ساکن بود ہر چند بعضے ازین از قبح خالی نبود وتت اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیساکہ عصا اور رحی مین کہ الف بدل یے کے آیا ہی اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے غیاث سے اور الف تانیث کا جیساکہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہی غیاث اور کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہی آخر کلمہ سے جیساکہ قباری مین اور زائدہ ہوتا اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ نفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے حباری بضم اول فتح را مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہی برابر مرغابی کے اور رنگ اوسکا زرد اور سیاہ ہوتا ہی فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب یوسفی اور صحاح سے کذا فی الغیاث اور یاؤن سے یای اصلی جیساکہ یرمی اور ندی مین ہے یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن و مجلس ہی دونون لغت منتخب سی اور یای اضافت کی لفظ بنتی مین ہے بمعنی خانہ من اور یاء نسبت جیسے مکی مین ہی یعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیساکہ یغزو مین ہی بمعنی جہاد می کند اور ہاء اصلی بلہ اور عمہ مین مین بلہ اور عمہ مین بلہ بفتحتین نادان شدن منتخب سی اور عمہ بفتحتین بمعنی سرگشتگی اور حیرانی راہ مین اور نجا نما حجت اور دلیل کا اور دور ہونا منتخب سے اور ہاء ضمیر جیسے بتیہ اور بتیہا مین بتیہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بتیہا یعنی گھر اوس مرد کا اور بتیہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ یہہ ہاء ضمیر ساکن ہو بتیہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہی ہر چند بعضی حرف ان حرفون سے قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکے روی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یاء نسبت کی اور یاء اضافت ہے کہ یہہ مثل ضمائر اور مثل نون تثنیہ و جمع کے ہین روی کرنا انکا قباحت سے خالی نہین اور ہاء ضمیر جو بتیہ بتیہا مین ہی کہ اسکا بھی روی کرنا مثل ہاء تانیث کے بیجا ہے سکاکی نی اسکو تصریح لکھا ہی اور واو اصلی جیسے یغزو مین ہے صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی ہدات سے مثل سری یسری یسرو یسری کے اور ہاء اصلی مثل اشتباہ اور اعمہ کے مانند حروف اسماعیہ کے حرف وصل

ہوئے ہین نہ روی اسکی تحالیق قصاید مین البتہ ہے ✽ و ضابطہ آنست کہ ہر حرف کہ بیک معنی
در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع و غیر آن اگر روی کنند از قبحی خالی نبود
چہ بوجہے تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد قبیح تر باشد
و بہترین حرفے کہ روی کنند حرف اصلی باشد لہ از جنس حرف مد نبود و دست اور قاعدہ
یہ ہی کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمایر اور نون تثنیہ اور جمع
وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روی کرین قباحت سے خالی نہین کیونکہ
کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی تکرار مین مقید مطلق
سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا روی ساکن
کا ایطا روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطا روی غیر مجرد سے یعنی مردف اور
موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کیواسطے حرف اصلی کلمے کا ہے کہ جنس حرف مد سے
نہو کسواسطے کہ حروف مد اور رہی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا بیان ہو چکا ہے ✽
و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا نداشتہ اند
اما از قبحی خالی نبود و بعضے گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و خدو و غیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجری یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جائیگا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلا قافیہ حرم بضم را کا ساتھہ حرم بکسر را کرینگے اور قیاس اسکا
ہے اوپر ردف اور خدو کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولو اور
قیلو کا درست ہے اور قافیہ قولو اور قالو خواہ قیلو اور قالو کا درست نہین اسیطرح
اختلاف توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم فتح اور بکسر اور فتح درست نہین ✽
و حرف وصل خود یکے از چار حرف مذکور تواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول
و اختلاف حرف وصل و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار
حروف سے نہین ہو سکتا وہ تین حرف مد اسما عیلاور ایک ہا وقف کی خواہ ساکن کی خواہ ضمیر کی ہیگا

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور البوابہ جمع نہوگا اور اختلاف حروف وصل جیسے عالمو وظالمہ اور اختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل جیسے عالمہی اور ظالمہو روا نہین ہے م و حرف خروج خبر یکے از حروف مد تواند بود و اختلاف آن روا نبود و وصل و خروج نزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشد اور حرف خروج سوا حرف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل حملہا اور حملہو کے روا نہین ہے اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسواسطے کہ جب روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملیگی اور جب وصل سے نملیگی خروج سے بھی نہ ملیگی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے م و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ در ینصورت کہ صلوۃ و زکوۃ در حرف الف چہ بود جہے الف اولی آن باشد کہ روی کنند از ان جہت کہ ہای تانیث نشاید کہ روی باشد و بوجہے اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مقید نباید ست اور شبہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے مگر درمیان حروف روی اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی اور ردف کے جیسا کہ قوافی صلواۃ اور زکوۃ مین حرف الف ہے کسواسطے کہ اس الف کو ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہای تانیث نچاہیے کہ روی ہو نچاہ الیطا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے اس الف کو ردف کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے م و در ینصورت علاہ و جاہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ در ینصورت ہا ضمیر است و بنا بر روی بود اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی و بوجہے اولے آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد و اگر عقلہ و علمہ قافیہ کنند قبیح باشد ت اور اس صورت جیسے علاہ اور جاہ ہے اور دونون بیت ہا ضمیر ہے اور ہاے ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے بیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا

او[illegible]

پس اس جگہ موافق دونون مذہبون کے کہتے ہین کہ علما اور حکما مین ایکبار وجہ سے اولی
ہے کہ الف کو ردف کہین اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور رہا اور
ہے کہ روی ہو موافق مذہب اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اونکے
کہ ہا وصل ہو یہ سبب سکون رے کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا
کے اور ایک وجہ اولے یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف
اصلی ہے اور حرف اصلی کے ہے اور حرف اصلی کے ہوتے ہوے اور حرف کو روی
قرار دینا نہ چاہیے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق مذہب اون لوگون کے جو
ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق مذہب اون لوگون کے جو ہاے ضمیر کو حکم تکرار مین
جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی روی قرار نہ دینے حرف حرف ہا کے تا کہ قافیہ قبیح
سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی
ہوا اور ہا وصل بالاتفاق اس مین قباحت لازم نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہ حرف
اصلی روی اور ہاے ضمیر وصل ہوتی ہے اسمین بھی وہی صورت قرار دینا چاہیے اور
اگر شغالیہ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے ہای ضمیر کو تکرار مین نہین جانا ہے وہ
قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اوسکو ایطا
سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ یہ حاشیہ لکھا
ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل می نماید چہ قولہ و شاید کہ روی
بود و قولہ وجہ اولے آنکہ روی کنند مفید یک معنی واحد است پس عبارت مستحسن
بود کہ بوجہ الف را اولے آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت ہا ضمیر است یعنی
روی نبود چہ اولے آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم
تکرار و وصل باشد یا شاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون رے تم کلامہ قائل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ تکرار است و احتمال دیگر گنجایش ندارد ہمچنانکہ
ر علماء و حکماء مستحسن بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک
درست اور کسی کے نزدیک نا درست مطلق قائل علما یا لفتح باندہ [illegible]

اور ایک موضع ہے دہ تیے مین منتخب سے جی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے ہے و اما اشتباہ میان روی و وصل ہم درینصورت ہا در حرف اشتد
چہ بران تقدیر الف ردف کنند ہای روی باشد و بران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد نیست و اما شبہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حرف ہای علاہ اور جچاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہے اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہوم وگفتہ اند ہا
وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نبوانند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہای ضمیر نباشد
و این حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود والا اگر کسی قافیہ اسپابہ و البوابہ کند و بعد از ان
تا بہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند
کہ ہا روی است و با دخیل والا روا باید داشت کہ اعلامہ مثلاً درین قافیہ افتدت
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہای وصل سوا ہای ضمیر یا تانیث یا ہای وقف کی نہین ہوتی
اور وصل متحرک ان سب مین فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم الغلب ہے
والا اگر کوئی قافیہ اسپابہ اور البوابہ کا کرے اور بعد اوسکے تابہ لاوے کہ نباہت سے
ہے ہای اصلی بمقام وصل ہو اور نہ چاہیے کہ کہین کہ یہ روی ہے اور یہ دخیل کی
تابہ مین والا اگر ایسا ہو اعلامہ بھی اس قافیہ مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا جائز
ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ تابہ مین بیان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام او
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث ہم و بدانکہ ہر حرفی
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد
از باب لزوم ما لا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہا سخن باشد و نسبت آن با
نظم و نثر یکسان بودے اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو
سوا حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم ما لا
یلزم سے ہی اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اُ

نظم ونثر مین ایک سے قافیے سے تعلق نہین ہے لازم کرنا حرکت تحمیل کا
صورت روی متحرک کا ہی اور راحلی مین کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل
حرکت وتحمیل مین اختیار رہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم ہو

فصل چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی
دو نوع بود مطلق و باعتبار ماقبل روی سہ نوع موسس یا مردف یا مجرد
و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج
پس بحسب ترکیب ہجدہ شد کہ از ضرب دو در سہ در سہ حادث شود اما بعضے ازین ترکیبات
ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد وانچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد ت

فصل اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنے باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسس جس مین الف
تاسیس ہو یا مردف بسکون را وتخفیف دال جس مین حرف ردف ہو یعنی حرف
علت مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جس مین تاسیس ردف کچھ نہوا اور باعتبار مابعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج
دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا
ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین چھ قسمین ہوتی ہین یعنی
مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور مجرد مین ضرب دیجیے
چھ ہون اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا اور غیر موصول
اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھ ترک اٹھارہ ہون لیکن بعض ان
مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ ہین کہ
مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین نو قسمین ہین نقشہ

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

[illegible]

مطلق اسے متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج
مقید اسے ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج

[illegible] دخیل [illegible]

ھم ا مطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاحبہا وکاتبہات اول مطلق موسس موصول مخرج جیساکہ صاحبہا اورکاتبہا ہین الف تاسیس اور حا اور با دونون ہین دخیل اور ہا روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے ھم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج چنانکہ صاحبا وکاتبات دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیساکہ صاحبا اورکاتبا ہین الف تاسیس اور حا اور تا دونون ہین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے ھم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جبالہا وخیالہات سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا کہ جبالہا اور خیالہا ہین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی خروج ہے ھم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جبالا وخیالات چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جبالا اور خیالا ہین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے ھم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا وخطبہات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیساکہ ضربہا اور خطبہا ہین با روی مطلق مجرد اور ہا وصل اور الف خروج ہے ھم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا وخطبا ششم [illegible]

مطلقات ست ت ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیسا کہ سرپا اور خطبا مین با روی
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہہ قسمین روی مطلق کی ہین م ز مقید موسس چنانکہ
قاضی وحامی ت ہفتم مقید موسس جیسا کہ قاضی اور حامی کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یاء مثناہ تحتانی روی مقید ہے ھم ح مقید مردف
چنانکہ جمال وخیال ت ہشتم مقید مردف جیسا کہ جمال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے ھم ط مقید مجرد چنانکہ قمر وخطر واین سہ نوع مقیدات ست ت
نہم مقید مجرد جیسا کہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہہ تین قسمین روی مقید کی ہین
م وسہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود وآن موسس مردف ومجرد باشد ہر سہ غیر
موصول وغیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ت اور تین قسمین
روی متحرک کہ غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینون غیر
موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول غیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کس واسطے کہ آخر شعر ساکن
ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوتی ہے پس
وقوع اسکا غیر ممکن ہے م و شش نوع مقید واقع نبود وآن موسس ومردف
ومجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما بہ نزدیک کسانیکہ وصل وخروج
بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ست اور چہ قسمین روی ساکن
واقع نہین ہوتین اور موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک اون لوگون کے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کے جائز نہین
رکھتے واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل وخروج بعد روی ساکن کے م
واما نزدیک کسانیکہ جائز دارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع نبود وآن مقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن آخر روی یعنی ردف و روی و وصل ت
واما نزدیک اون لوگون کے کہ وقوع وصل وخروج کا بعد روی ساکن کے جائز ہے
ان چہ قسمون سے دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج ہے جیسا کہ ہوا

تین حرف ساکن ہے کے اوس میں اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل اسواسطے
کہ جب روی مقید ہوی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے اور
وصل کہ آخر شعر میں ہے لا محالا ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ہم مقید
مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف و روی بود کہ
بر وصل متحرک سابق باشند سوت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر میں اور وہ ردف ساکن
اور روی ساکن متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان میں
نہیں آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ہم و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
اول مقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا و لم تراقبہا و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم ما لا یلزم شمرند و ہا روی کنند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفے از حروف مد بود چنانکہ در قاصیہا و دانیہا مطلق مردف
مردفست اور چار قسمین باقی ممکن ہیں اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیسا کہ لم تخاطبہا اور لم تراقبہا مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت
بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان میں الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونوں دخیل
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے کرتے
ہیں اس میں یہ تاویل بیان کرتے ہیں کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج نہیں ہوتا
اس قافیے میں تکرار الف اور با کی لزوم ما لا یلزم سے ہے اور ہے روی ہی اور الف
وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہووے ساتھ ایک
حرف کے حروف مد سے جیسا کہ قاصیہا اور دانیہا میں ہے مطلق مردف جانتے
ہیں یعنی یا ردف ہے اور ہا روی ہے اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اعلی
اور دانی بمعنی ادنے ہے ہم سے مقید موسس موصول غیر مخرج و درینصورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی
مشتمل باشند ساکن اول از حروف علہ بود و دو حرف متوالی نتوانند بود پس لا محالہ روی

از حرف مد بود و وصل ہای ساکن چنانکہ در قافیہ و حاشیہ و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالا یلزم شمرند و یا ردف نہند و ہا روی و قافیہ مقید مردف گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل دونون
ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال کرتے
ہین پہلا ساکن حروف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہو سکتے پس
لامحالا روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قافیہ اور حاشیہ مین ہا بسکون
یا و ہا قافیہ یعنی محکم کنندۂ آن اور حاشیہ حمایت کنندۂ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونون مین دخیل اور یا تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف
قافیہ اور حاشیہ مین لزوم مالا یلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ انکے نزدیک
مقید مردف ہے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضا ے آن کند کہ تعریفے کہ خلیل قافیہ را
کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول نباشد
چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس دو نوع
کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید موسس موصول غیر مخرج جیسے
قافیہ اسبات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے کی ہے اور صدر کتاب
مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اوس تعریف مین شامل نہون
اسواسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول تک مع حرکت ماقبل قافیہ ہے
پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس ان دونون
صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہے مثلا لم تخاطبہا مین موافق ہے
تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہے اور طا دخیل
اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اوسکی کہ جسکو رس کہتے ہین خارج ہوتی ہے
اور اسیطرح قافیہ اسبات مین یا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل خارج مگر وہ تعریف خلیل کی اسواسطے
کہ قافیہ مقیدمین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تتخاطبہا مین لم تتخاطب تک قافیہ ہوئیں
یا اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور ب دخیل قافیہ ہو باقی ردیف ہوا ور قافیہ
مین قاضی تک قافیہ ہوئیں یا اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل قافیہ
باقی ردیف ہو اس صورت مین تاسیس و دخیل و روی داخل تعریف مذکور رہتی ہین دوم مقید
مجرد موصول مخرج چنانکہ لم یطلبہا و لم یجہا و متکران این نوع تکرار یا را از لزوم ما لا یلزم گفتہ اند
و ہا را روی دانند و قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل یا یکی از حرف مد بود چنانکہ در علاہا و
ندا ہا قافیہ مطلق مردف موصول شمرند سوم مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبہا و لم
یجہا لیس یا روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہی اور یعنی یہ کہ تحت آرا و حاجت نشید آمد
اور منکر اس نوع کی تکرار یا کو لزوم ما لا یلزم اور ہا کو روی مطلق اور الف کو وصل جانتے ہین
قافیہ کو مطلق اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل یا کے حرف مد ہو جیسا کہ
علاہا اور ندا ہا مین یعنی بالا آن برآمد و آواز دار اور قافیہ کو مطلق مردف موصول جانتے
ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور الف کو وصل کہتے ہین چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج و در یہ صورت ہم روی از حروف مد نبود و وصل ہا ساکن چنانکہ گفتہ آمد
مثالش صلواۃ و زکوۃ و منکران این قافیہ را مقید مردف شمرند این است انواع قوافی واللہ اعلم
چہارم مقید مجرد موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا
کہ قبل اس کہا گیا مثال اوسکی صلوۃ و زکوۃ ہی الف کو روی مقید اور ہا تانیث وصل ہے اور
منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہا تانیث کو روی مقید اور الف کو ردف کہتے ہین یہ
ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم فصل پنجم در عیوب قوافی نزدیک عرب
عیبہا کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع است باحوال حروف و حرکات قافیہ یا راجع است وضعف اول
منقسم است باقسام چند نخست آنکہ تعلق بتاسیس دارد یعنی بیتی تاسیس شعر نبود و آن جمع قافیہ
مؤسس و قافیہ غیر مؤسس باشد یعنی یک بیت مؤسس و بیت دیگر غیر مؤسس آنرا سناد خوانند و بعضی عیب ندانند و تاسیس
غیر این اختلاف دیگر یعنی تصرف نیست قصیدہ یا بحور ... قوافی ... چنانکہ ...

وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین طرف حرفون اور حرکتون کے با راجع بحروف
وحرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف وحرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین
ادن حرفون کی ہین اوتنی قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہی ایک سے
زیادہ نہین ہی اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور ناموسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضا وجود وعدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس کرتا ہے
اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہی اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا پس اگر الف اور حرف
سے بدل جاویگا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاویگی مثلا عالم مین رس ہی اور مسلم مین
رس نہین ہی اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے اور اختلاف لیال بین نہین آتا اما
انچہ تعلق بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود وآن سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم وکسر بود
یا بضم وفتح بود یا بکسر وفتح واما وجود وعدم دخیل بوجود عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و
ناموسس است واما جو عیب تعلق دخیل سے رکھتا ہی سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی
نہین ہی اور وہ تین طرح پر ہوتا ہی یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل
اور کامل ہین یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے بہادرا وبرد لادرین
یا اختلاف ساتھ کسرے اور فتحے کے جیسے تاجر اور باور ہین اما وجود وعدم
اشباع حرکت دخیل کا راجع ہی طرف جمع موسس اور ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس کے ہی جہان تاسیس ہوگا دخیل بھی ہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھہ حاصل کے کہ ایک
قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اوسمین دخیل بھی نہین
ہے اور یہ قافیہ عرب مین جایز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین - م و
انچہ تعلق بردف دارد وہ نوع تواند بود اجمع مردف ونامردف ب جمع
میان واو والف ہر دو مدہ ج جمع میان یا والف ہر دو مدہ د جمع میان واو کہ
ماقبلش مفتوح بود واو مدہ جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود والف و جمع
میان واو کہ ماقبلش مفتوح بود ویای ح جمع میان یا کہ قبلش مفتوح بود وواو یا ے
جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود والف ی جمع میان واو ویا ماقبل ہر دو

مفتوح ت وما جو عیب کہ تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح ہوتا ہے اول
جمع ہونا مردف اور نامردف کا جیسے قافیہ حال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو
اور الف کا دونون مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا تیسرا جمع ہوتا یا اور الف
کا دونون مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا چوتھا جمع ہونا واو ماقبل
مفتوح اور واو مدہ کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچوان جمع ہونا واو ماقبل
مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور
یای مدہ کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھوان جمع ہونا یاے ماقبل مفتوح کا اور
واو مدہ کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نوان جمع ہونا یاے ماقبل مفتوح کا اور
الف کا جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسوان جمع ہونا واو اور یا کا جن دونون کا
ماقبل مفتوح ہو جیسے قافیہ قول اور قیل کا ہم و اختلافے دیگر ممکن بود و آن جمع
باشد میان واو و یا ہر دو مدہ اما آنرا از عیوب نشمرند وکسانیکہ واو و یا راکہ ماقبل
ایشان مفتوح بود ردف نشمرند نزدیک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر
از اعتبار ساقط بود و شش نوع دیگر کہ بیش ازان باشد داخل بود در جمع
مردف و نامردف ت اور ایک اختلاف اور ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو
اور یا دونون مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید مین اور اوسکو عیب نہین گنے
ہین شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول + متیم اثرہا لم یفد مکبول
لکنہا خلت قد سیط من دمہا + فجع و ولع و اخلاف و تبدیل + یہ بھی بہتر نہین
ہے خصوصاً غزل مین اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو مدہ نہین جانتے
اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قیل جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار
سے ساقط ہوگی اور نو قسمین جو باقی رہین اون مین چھہ قسمین جو قبل اس نوع
آخر کی بیان کین داخل ہونگی جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہہ مدہ
اور ایک جگہہ غیر مدہ ہم در اصناف عیوب متعلق بردف سہ نوع اول سیوم
و آنچہ راجع بود باضد و ہمین اقسام باشد بعینہ چہ اختلاف این حروف اقتضای

اختلاف حذو کہ سناد توجیہ کا عکس ہے اور قسمیں عیوب متعلق بہ ردف کی تین
سے زیادہ نہیں ہیں کس واسطے کہ جو پہلے بیان کی گئیں یعنی دس ہیں ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چھ قسمیں داخل جمع مردف اور نا مردف ہیں
باقی رہیں تین قسمیں اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف
حرکت ماقبل ردف کے بھی اقسام ہیں تین کس لیے کہ اختلاف انکی ردفوں کا
مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور برعکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف
مذکورہ ہے ہم را یا انچہ راجع بود بارد ہے سہ صنف بود یکے انچہ ردی در و
مختلف باشد و آن دو نوع بود یکے آنکہ دو حرف باشد قریب المخرج و
دیگر آنکہ قریب المخرج نبود و معتبر نباشد و صنف دوم انچہ بسبب اختلاف
توجیہ بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف یا بضم و کسر بود یا بضم و فتح یا بفتح
و کسر و صنف سوم انچہ بسبب اختلاف مجرے بود و آن سہ گونہ بود چنانکہ
گذشت و یا اختلاف بود توجیہ و عیب یا بود مجری و عیب از اعتبار
خارج بود چہ اقتضائے ازالت تشابہ کند با اختلاف و اما عیب کہ
متعلق بہ روی ہے تو تین طرح پر ہے اول اختلاف روی کا اور اسکی دو
قسمیں ہیں قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہوں قریب المخرج جیسے میم اور نون
ایک جگہ میم روی ہو ایک جگہ نون اسکو اکفا کہتے ہیں قسم دوسری
وہ کہ قریب المخرج نہوں جیسے یا اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ
کہتے ہیں دوم عیب جو متعلق روی ہے بسبب اختلاف توجیہ کے یعنی
حرکت ماقبل روی کے تین طرح پر ہے اسواسطے کہ اختلاف بضم
و کسر ہوگا مثل در اور دُر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل دَر و دُر
یا اختلاف بفتح و کسر ہوگا مثل دِر و دَر سوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف مجرے کے یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے
چنانچہ گذشتہ یعنی اقسام گذشتہ جیسا تا لو اور تالیں یا بضم

اور فتح جیسا قالہٗ اور قالہٖ میں یا بالفتح و کسر جیسا قالہ اور قالہٖ میں و اما اختلاف ساقط
ہونے اور ہونے توجیہ کے جیسا قمرا اور امرین یا اختلاف ساقط ہونے اور نہ ہونے
مجرے کے جیسا علیہٖ اور علیہ میں اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل اعتنا نہیں
اسواسطے کہ اقتضائے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس طرح کا تشابہ
نہیں ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا ہم و اما آنچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد
و آن اختلاف بود بہ واو و یا یا بواو و الف یا بالف و یا و بحقیقت راجع باشد باختلاف
مجری و اما اختلاف وصل بجمع یکے از حروف مد یا ہا و اختلاف جمع ہای ساکن و متحرک
اختلاف بوجود و عدم ش الی اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشدت و اما
جو عیب راجع بوصل ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے
جیسا قالو اور قالی میں یا اختلاف بواو و الف ہے جیسا قالوا اور قالا میں یا اختلاف
بالف و یا ہے جیسے قالا اور قالی اور حقیقت میں یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف
مجرے یعنی حرکت روی متحرک کی و اما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف
کے ساتھ ہ ساکنہ کے جیسا قالو اور قالہ میں اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہا ساکن
و متحرک جیسا کہ حملہ و حملہا میں اور اختلاف وصل کا بوجود عدم جیسا کہ حمل اور حملہا
سے خارج ہے کس واسطے کہ اصل تشابہ ان میں زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ تشابہ
چاہئے یہاں اس طرح کا تشابہ بھی نہیں ہے پس ما تحت قافیہ سے خارج ہے ہم و اما اختلاف خروج
ہم سہ نوع بود چہ یا بجمع واو و یا بود یا بجمع واو و الف یا بجمع یا و الف و ہر سہ راجع بود با
اختلاف نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب با
متعلق بود بحروف و حرکات ت و اما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح ہے اسواسطے کہ
یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے فخطا ہو و یکتا ہی یا بجمع واو و الف جیسے ظلم لیطلبہو و لم لیطلبہا یا
بجمع یا و الف جیسے بقاہی و کتابہا اور یہ تینوں راجع ہیں باختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل
متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ سب عیب متعلق ہیں
بحروف و حرکات تم اما عیب ہا کہ بحروف و حرکات متعلق نبود یا باسباب اقا دقافیہ بود آن

چنان بود کہ کلمہ کہ بر قافیہ مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ اصل تحریف کنند تا مشابہ حاصل آید مثلاً ابراہیم با براہیم کنند چون قافیہ نعیم و کریم باشد یا لفظی را قافیہ کنند کہ معنی را بآن اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیہ سجود و شہود باشد ذکر باری تعالے در موضع قافیہ افتد از اسمای او تعالی ودود و ایراد کنند و ایراد این اسم را بجز رعایت قافیہ وجہی نبود و یا لفظی را قافیہ کنند کہ جزو معنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً در شعری کہ قافیہ کرم قافیہ کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیہ کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیارند و در بیت ارا دہ عیوب جو حرف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین یا وہ عیب سبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جاے جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جائین جیسے لسان ایک جگہ بمعنی زبان اور ایک جگہ بمعنی زبانۂ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب بہ سبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغہ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت ہو جاے یعنی غیبت دور ہو جاے فی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہم کو ساتھ ابراہیم کے قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ رحیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرتا ایک کلمے کا بہ تحریف کر جاے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسما باری تعالی سے بھی ہے پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالے موضع قافیہ مین پڑے اسمای باری تعالے سے ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حاصل یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے کہ معنی کو خصوصیت ہو جاے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی میں لائین ہم و عیوب قافیہ علی الاجمال سہ صنف باشد البتہ نشاید کہ ایراد کنند و اگر کسی ایراد کنند

آن شاذ قسم دیگر آنچہ ایراد آن قبیح بود اما استعمال آن شعرا از روی ضرورت اتفاق افتد سوم آنچہ استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضی را القاب مخصوص باشد و بعضی را نباشد شرح اور عیوب قافیہ کے مجملاً تین قسم ہیں اول وہ کہ اسکا نہایت ہے کہ ایراد کریں اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہیں دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال اوسکا شعر میں از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہیں ہے اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے کہ بے ضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ میں بعض کے القاب مخصوص ہیں اور بعض کے القاب نہیں ہیں هم و را ز القاب مشهور یکی اقواست و آن اختلاف مجری باشد البتہ روا نبود ست اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف مجری ہے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قالوا اور قالہ بضم و کسر اور قالہ اور قالہ بضم و فتح اور قالہ اور قالہ بفتح و کسر اور یہ مثالیں سابق بھی لکھی گئی ہیں پس یہ اختلاف البتہ روا نہیں ہے اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا اور [illegible] کا لانا ایسا ہی گویا زاد شاعر کا تمام ہوا غیاث سے اور منتخب میں بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور [illegible] مختلف گردانیدن قافیہ بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن اور لوٹ شدن و خالی شدن شکم از طعام و بے یار شدن و بے مال شدن لکھا ہے دوم

دوم اکفاست و آن اختلاف حروف روی باشد بے اعتبار قرب مخرج و هم البتہ روا نبود سوم اجازت ست و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند یا تا و طا یا سین و صاد این نوعی ست از کفائت اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس میں ضروری نہیں کہ قریب المخرج ہوں یا نہوں اور یہ البتہ روا نہیں ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا ظرف کا تا کچھ کہ اوس میں ہو گر جائے اور خم دینا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے کہ بعض ابیات میں حرف روی اور ہو اور بعض میں اور منتخب سے اور غیاث میں لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سیاہ
اور سپہر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج میں متقارب ہوں جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزای معجمہ روا رکھنا اور چھوڑنا
اور دستوری دینا اور ایک قافیے میں ایک جگہ طوی اور ایک جگہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خراد میں لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عربیہ میں پایا نہ گیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل میں نہاد
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہراً طوی خراط کی فارسیوں نے اپنے تصرف سے تاے قرشت
بدل کے بسبب قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح میں لکھا ہے کہ باصطلاح شعراے
عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہیں کہ ایک مصرع میں حرف روی طاء حطی کو لانا اور مصرع دیگر
میں دال لانا تم کلامہ قولہ این نوعی است از اکفا ظاہر این قول صحیح نیست
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکے از منہا بعض نسبت دیگرے صورت نہ بندد مگر آنکہ
گویند معنی قولے بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست باشد
یا نہ وہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل الاکفا اختلاف الروی
فان یکن بشبہ بمخرج او بخط فہو قد سہلا لیکن خاتمہ صاحب مفتاح و ترجمہ میگوید اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند پس معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابے دیدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نہ کرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح میں لکھا ہے کہ اجازہ اوسکو
کہتے ہیں کہ ایک قافیے کے روی طوی اور ایک قافیے کی روی دال ہو اور دال اور
طوی قریب المخرج ہیں چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری میں یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا و دال بی نقطہ و تاے قرشت از سر زبان ست فافہم تم چہارم سناد و آن

چند نوع بود ا جمع موسس و ناموسس ب جمع مردف و نامردف ج اختلاف ردف بواو
والف یا بیا والف در حرف مد د اختلاف ردف بیای غیر مد کہ ماقبلش مفتوح بود با مدہ
اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا نبود چہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار
استعمال کنند و قبحش از قبح چہارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیہ بضم و کسر روا دارند قیاس
بر اختلاف ردف بواو و یا و در ہمہ مواضع قبح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر شمرند
چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین بمعنی معاونت ہے اور اصطلاح
اہل عروض مین جو عیب کہ قبل روی کے ہوا اور وہ کئی طرح پر ہے اول جمع ہونا موسس
اور ناموسس کا یعنی ایک جگہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہ نہو جیسا سالم اور سلم مین دوم
جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہ حرف ردف ہو ایک جگہ نہو جیسا طور اور
طہر کہ عربی مین حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا بواو والف جیسے طول
اور قال یا بیا والف حرف مد جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا بیای غیر مدہ
کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھہ یا ے مدہ کے جیسے ذیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ
کا جیسے قل اور حل اور حل اور تین قسمین پہلی سناد کی روا نہین ہین مطلقاً اور چوتھی
قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بہ ندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچوین یعنی اختلاف
توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چہارم سے کمتر ہے اور بعضے اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی
اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قل اور حل ہے مثل اختلاف ردف بواو و یا ے
جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے اور سب مواضع مین قبح
اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح مخفی نماند کہ نوع ششم
از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل است چنانکہ
در عالم و عالم بکسر لام یکے و بفتح لام دیگر از کلام منہ ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین اوس
عیب کو جو ماقبل روی کے ہو اس صورت مین صورت قل اور حل اور عالم اور عالم
کی ایک سے ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہے صاحب حاشیہ

یہ بھی یاد نہیں کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
آن ست کہ توجیہ عبارت است از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل میم کامل و راحل یا نباشد چنانکہ میم قمر و در خور و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ مابعد
یا سین بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان این ہر دو
متحقق ست تم کلامہ ہم نجیم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیک دیگر
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین
اگر لفظ دراصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافے کہ اقتضائے
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکے نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضرب و لم تضر
یکے مخاطبہ مونث و دیگر مغایبہ او و غلام و غلامی یکے بیای اطلاق دیگر بیای اضافت
بالنفس خود و امثال این ایطا نبود و اما رجل و الرجل و لم تضرب و تضرب و امثال این
ایطا بود ✱ پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال
کنانیدن ہے منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً
ہے اور یعنی کہ تکرار قافیہ یکدگر سے نزدیکتر ہو قصیدے مین قبح اوسکا زیادہ ہوگا
لکھا ہے کہ اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا
اعادہ قصیدۂ ثانی مین ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا عمل مین لائے کچھہ باک نہین ہے کذا قال السکاکی
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی داخل ایطا
جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر او فعل بمعنی رفت یہ ایطا ہی
اوسکے نزدیک خارج ہے اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب تصریف
کے یعنی گردان یا بوجہ استعمال مختلف ہوئی اختلاف کہ مقتضی اختلاف لفظ ہو یعنی
دونون اختلاف لفظ ہو جاے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی دونون اختلاف معنی ہو جاے مثلاً
رجل اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی او

لم تضرب باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام باتباع
اور غلامی ایک بیا اطلاق اور ایک بیا اضافت طرف اپنی ذات کے یعنی غلام میرا اور
امثال اسکی ایطا نہین ہے کسواسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی ہوگیا اور لم تضربی
اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما رجل اور الرجل اور یضرب
اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قولہ یضرب و تضرب مخفی نماند کہ حکم
تخالف الرجل از رجل بہ سبب شدت اتصال افادہ آن می کند کہ در یضرب و تضرب نیز
ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل نمے نماید واللہ اعلم م
کلامہ قائل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور تا سے غرض نہین
جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور رجل مین صورت
معنی کی بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب کے کہ صورت معنی کی ایک
رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث تغایر معنی ہے م ششم
تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر گفتہ آمد و این تضمین غیر
آنست کہ در صنعت ہای شعر آمدہ و آن ایراد شاعر بود در اثنای شعر خود بیت مشہور کہ
ہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگرے بر سبیل استشہاد و یا تمثیل نسبت انچہ واجب نمود
ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق
آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیسا کہ پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ
آخر بیت اول مین قافیہ ہوا اور فعل شروع بیت ثانی آئی اور یہ تضمین سوا اوس
تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ شاعر اپنی شعر مین
شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل ضم کرے
یہ ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم

م **فصل ششم** در حروف و حرکات قوافی نزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف
حرف تاسیس را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند بملاحظہ شعر عرب کردہ اند
و حال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بہ اوزان خاص عرب شعر فارسی گفتہ اند و چون

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود تتمہ فصل
چھٹی حروف و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گو لوگون کے اور ذکر ردیف مین حرف تاسیس
کو شعر فارسی مین بسیط حکا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے بلا حظہ شعر
عرب کا کیا ہے یعنی یہ تقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم ما لا یلزم سے جانا ہے اور حال
اون لوگونکا وہی ہے جیسے اوقات عرب مین تقلید اشعر فارسی کہے ہین اور جب تاسیس
ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع دونون حرکتین ساقط
ہوئین کسواسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت دخیل کا نام ہے ہم ردف
در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ
یک حرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی حذو یک حرکت بعینہ بود مثال
ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و سور و یا در تیر و شیر و حرفی کہ
بواو ماند در گور و شور و حرفے کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای دیگر را در کرد
و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر ست اور ردف فارسی مین جو حرف
کہ اتفاق پڑے سزاوار ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے کہ تمام قصیدے
مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکے یعنی حذو ایک حرکت
بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار مین اور واو دور اور
سور مین یعنی سمور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مدہ سے مشابہ ہے جیسا
گور شور مین یہ حرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یاے مدہ سے مشابہ ہے جیسا
دیر و زیر مین یہ حرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اور بعضیون نے ردف فقط حرف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہ
قید کہا ہے اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین
و غین و فا و نون و ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و خورد و برد و بزم
و رزم و دست و مست و دشت و گشت و مغز و لغز و گفت و سفت و شند و چند و چہر و مہر اور حرف

یعنی ایک حرف ہونا تمام قصیدے میں اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت ہونا یعنیہ بس جو کچھ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً دور اور شور میں ان سب کا حال عیوب میں لکھا ہے اسکا بیان تصریح اوسکی ضرورت نہیں رکھتی هم و اما ردی باشد که یک حرف بود و باشد که دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را مضاعف ت ردّ اما رد کبھی ایک حرف ہوتا ہی اور کبھی دو حرف اول کو ردی مفرد کہتے ہیں اور دوم کو ردی مضاعف اور عروضیوں نے اس جگہہ ردف کو مکرر کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد م ورد ی مفرد باشد که حرف مد بود مانند الف در جدا و در واو یا ور ہی وصی دوا و در راسو پہلو و شبیہ بیاو رد عوی و معنی شبیہ بو او در نیکو و ہنیو و باشد که غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در گذر و سفر ت اور ردے مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور واو میں اور یا کبھی اور ہی میں اور راسوا ور پہلو میں اور راسو جمعنی نیولا کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور معنی میں اور شبیہ بوا و جیسا نیکو اور ہنیو میں اور کبھی ردِ مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے کرد و مرد میں اور مانند حرف را کے گذر اور سفر میں م و ردف مضاعف از حرفہای معدودہ بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود که قافیہ مردف بود و ردف یکے از حروف مد بود و آن دو حرف که روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا و واو ہر دو مجہول الحرکت باشند ت اور ردی مضاعف حروف سے معدود ہوتی ہی اور اوسمیں شرطیں ہیں اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے میں اصلی ہوں چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا اور واو کا دونو مجہول الحرکت ہوں جیسے بخیت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو اور یا انمیں حروف مد ہیں اور دونوں حرف ردِ کے یعنی خا اور تا کلمے میں حرف اصلی ہیں اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بخیت اور سوخت میں مجہول الحرکت ہیں صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے که اول یا ہر دو مجہول الحرکت باشد اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہی از دو حرف ردو اور اسمیں

یہہ حاشیہ لکھا ہی ح قولہ اول یا ہر دو مجہول الحرکت باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات ممثلہ یا بعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل رست و ساخت و یافت و داشت آری در بعضی از کلمات پارسی و کار و حرکت حرف اول مجہلست اما حرکت مجہولہ در کدامی ازین کلمات پیدا و ثانی حروف روی یافتہ نمیشود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ فتامل ایک مرد قابل نے کہ ناآشنا ہی علم طب سے تھے حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر ثبت کیے کہ نوبت چیزیست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہی اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہی جو لکھی گئی اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ حرف اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند پس محشی نے باکو جو بای موحدہ ہی یا بیای تحتانی پڑھکر مطلب کو خراب کیا ہی ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھہ دونون حروف روی کے مجہول الحرکتہ ہو مثلاً بخیت مین حرف یا کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکتہ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین ہم اما حرفہای کہ در ردی مضاعف افتند باستقرا معلوم شدہ ست کہ حرف اول یکے ازین ہفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا کہ درین لفظہا مجتمع اند سخنش زرف و حرف دوم یکے ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ درین لفظہا مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است راست نیست دوست بیست داشت گوشت یافت کوفت فریفت ساخت بخیت دوخت کاشت گوشت کارد مورد راند بانگ پارس جاماسپ کوفج نیزک غیژ وکرد زوت ولیکن جو حرف کہ روی مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول ان سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقوم متن ہین اور مجموعہ اونکا سخنش زرف ہے یعنی سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور دوسرا ان چہ حرفون سے ہوتا ہے جو مرقوم متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہے یعنی خاموش ہوا یکبار گی یا جد متقابل ہزل آتا

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو صرقومۂ متن ہین اور حروف ثانی مین جو کاف ہی
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیت بمعنی با
با ثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ماقبل مدہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بیخت صیغہ ماضی ہے بیختن سے بابای فارسی وزن
ریختن بمعنی پیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاش تھا یای
مخفی کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ہوا جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای
بلند اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی مین اوسکو سکین کہتے
ہین اور مورد بضم اول و سکون ثانی مجہول و ثالث و دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ
اوسکو آس کہتے ہین پتے اوسکے نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور مورد اون استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے تشبیہ دیتے ہین اور بمعنی مہر و نگین
آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ چار شہر ہین
شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوزا و نام پہلو
بن سام بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ بابای فارسی نام حکیم کا کہ وزیر
گشتاسپ شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور
کوفج کو برہان اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین
رہتے ہین اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین بافا موقوف
بمعنی جماعت مذکور اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا و سکون فا دونون
طرح آیا ہے اور تحمیل کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہوا و شرح نغز اول ثانی کشیدہ و سرای
فارسی زدہ گیاہی ست کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما با کاف دیدہ نشد
نہادہ مثل کاشک افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ تیز بدون کاف ہی اور یہان مع
الکاف اور دونون حرف رو کے اصلی درکار ہین ایسا قیاس مفید نہین [illegible]

دیا مجہول و رای فارسی زده امر غیژیدن است که بمعنی بزانو و چہار دست و پا نشسته رفتن است
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکه مصنف آورده دیده نشد شاید در بعضی لغات دال را
زائد کرده باشند مثل کاف در کاشک والله اعلم تم کلامه ظاہر ہے کہ غیژ امر اور غیژیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور بہار مین غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی کے
اصلی درکار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژد ماضی اوس سے ہوا ور گروژد ح گروژ بواو
مجہول بمعنی نشاط و اندوه از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را بر حال دال
غیژد قیاس باید فرمود تم کلامه یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور کشف
مین یہ لفظ بدون دال ہے اور بہار مع الدال اور دونون حرف روی کے اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین گروژ و بر وزن خروس لکھا ہے اور میان حرکت ماقبل ردف
مجہول چاہیے شاید کہ گروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم و این دو حرف چون در مقاطع
شعر افتد اتزاد در وزن یکجا یکی یک حرف شمرند چنانکه گفته ایم و روی مقید باشد بے توجیه
و این جنس در قافیه تازی واقع نباشد واما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو
حرف یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرف ساکن بود چنانکه در لفظ راستی
روی مطلق بود چه هر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی
متحرک بود چنانکه گوییم راست شو اگر یک حرف در دیده شود تا بر وزن فاعلن
شود روی را یک حرف بیش نباشد و اگر هر دو حرف مستوفی در نطق آرند
تا بر وزن مفتعلن شود هر دو حرف روی متحرک باشد و روی درینصورت بوصل
باشد بر جمله چون روی دو حرف متحرک باشد و متصل باشد بوصل
اسم مجری بآن حرکت لایق تر باشد که بوصل پیوسته بود و حرکت اول را آن اولی
که باسمی دیگر خوانند و همچنین چون هر دو حرف متحرک باشند یکی و بوصل متصل شده باسم مجری
بران حرکتها لایق نباشد و این حکمها که گفته آمد خاص ست باین لغات اور یہ دو
حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین
اونکو وزن مین یکجا یک حرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہے اول کتاب مین اور یہ دو

مقید ہوگی نے توجیہ کے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مد وہ بھی ساکن پس وقوع تین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیساکہ
لفظ راستی مین کہ یا بساکن سے اتصال ہوا اسصورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن
کہتے ہین اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیساکہ راست شو اگر اس مین ایک حرف زیادہ
کیجیے اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک زیادہ
ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر حرف مستولی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پر پڑین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورتمین بے وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب ردّ دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے پاینگے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو دیا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی
متحرک وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر ہے اور نام رکھین کسواسطے
کہ حرف ردّ دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسرے کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن
مفتعلن یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہوسکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق نہین ہے اسواسطے کہ

مجری نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا وصل سے ہے اور یہان وصل نہین اور روی
متحرک ہے پس یہ احکام کہ کیے گئے خاص ہین لغت فارسی مین تازی مین یہہ صورتین
قافیون کی نہین ہوتی ہم واما وصل حرفے زائد باشد کہ بعد از روی آید و از کلمہ منفصل
نبود و بعضے گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ
در سخنت و سخنم و سخنش و سخنی و گوید گفتہ مے آید ت دا اما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے
کلمے سے اور تکرار اوسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا
نہین ہوتا اور بعضون نے کہا ہے کہ وصل ان چہ حرفون سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال ہا جیسا
کہ سخنت اور سخنش اور سخنی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہے ہم واین حصر اجب نیست چہ یا کہ در
خطاب باشد مثلاً گوی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا در نسبت چنانکہ در
شہری دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوی سخنی از سخنہا یا در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر
گفتنی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی و این دو حرف باشد و یکے گرفتہ اند ت اور
یہ حصر چہ حرفون پر واجب نہین ہے اسواسطے کہ یای خطاب جیسا کہ کہے تو کہ تو درین سخنی
یعنی تو نے ہیچ اس بات کی ہے اور یا کلمہ کے توصیف جیسا لفظ خوش سخنی مین یعنی سخن خوش
اور یا کے نسبت جیسا کہ شہرے مین یعنی شہر کا رہنے والا پس یہ یا اور ہے یعنی یاے
معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین آتی ہے مثلاً کہے تو سخنی از
سخنہا یعنی کوئی سخن سخنون سے یا تقدیر فعل مین ہوتی ہے یعنی جسمین وقوع فعل ثابت
نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمے یعنی اگر کہتا مین و کاشکے گفتمے یعنی کاشکے کہتا مین و بخواب
دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مینے کہتا تھا اور ہے اور یہہ دو حرف ہین یعنی ایک
یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور عروضیون نے ایک ہی لیے
یای ہی چہ حرفون مین ہیچ یعنی شبیہ بیا کہ عبارت ست از یاے مجہول تحقیقت حرف
مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ہم و نیز الف ندا چنانکہ
گوی پسرا ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکورت اور الف ندا جیسا
کہے تو پسرا یعنی اے پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

م وہمچنین کاف تصغیر چنانکہ کوئی پسرک ودر بعضے لغات بدل کاف تصغیر واو بود ت اور
اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی
واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر ہر بن نظرے نمی کنی ای پسرو چشم خوش تو کہ
آفرین باو برو ۔ م ونون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن وکردن ہم ازین قبیل است وخارج است
از حروف ششگانہ ت اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے
ہے اور خارج ہے حروف ششگانہ سے م وبرجملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
وصل ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حرفون کا
ہو کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے م وبدانکہ قدما
الف اطلاق برسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شودا وگویدا واز قبیل وصل شمردہ و
استعمال آن الف خطاست چہ عرب را الف واو ویا از اشباع حرکات او آخر کلمات
حادث شود وعجم را او آخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتے در افزودن وآن را
اشباع کردن تا حرفے حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدما نے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شودا اور گویدا اور ہین
قبیل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقاً خطا ہے کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات او آخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین او آخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع
کرنا یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج
ہے م واما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست
وبدین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض وقوافی پارسی مانند خلیل است در بیان
در اثنائے حروف قوافی پارسی خروج نیاوردہ است ت واما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے اور جب
وصل متحرک ہوگا بکسر حرف مابعد سے ردیف ہو جائیگی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

کہ مہتمد قواعد عروض و قوافی پارسی ہین مانند خلیل کے ہے تازی مین حروف قوافی فارسی مین خروج نہین لایا ہے ھم و بعضے گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و با ساکنی دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی زدمش و بستدمش دال روی است و میم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا نام نفاذ ہے جیسا کہ کہے تو زدمش و بستدمش یعنی مارا مینے اوسکو اور بستد کیا مینے اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج م و باشد کہ خروج بے حرکت وصل باو پیوندد چنانکہ گوئی پسریش و خبریش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے جیسا کہ کہے تو پسریش اور خبریش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی ھم و بعضے حرفی دیگر را بخروج پیوندد و ہمبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند چنانکہ درین قافیہ کہ زدہ امت و بستدہ امت دال روی است و ہائی کہ در حال حرکات ہمزہ در تلفظ بدل اوست وصل و میم خروج و تا زائد ت اور بعضے جب ایک حرف اور خروج سے ملتا ہے اوسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے اوسکا نام مزید رکھا ہے جیسا کہ اس قافیہ مین زدہ امت و بستدہ امت یعنی مارا ہے مینے تجھکو اور لیا ہے مینے تجھکو اسمین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید ھم فاز ینجا لازم آمد کہ چون گوئید اگر زدہ امیت و بستدہ امیت یا حرفے دیگر کہ بیا مانند زیادت شود یہ لقبے دیگر احتیاج افتد یا زائد زیادت از یک حرف روا باید داشت و شاید کہ ازین ہم زائد شود ت اور اس جگہ سے لازم آیا کہ جب کہین اگر زدہ امیت و بستدہ امیت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور وہ لقب نایرہ ہے معنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے پس زدہ امیت اور بستدہ امیت مین دال روی اور ہا کہ بدل ویسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایرہ ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

دل کہ بدست تو سپردشمش
یا زدہ اکنون کہ نبردشمش

دال ردی اور سین وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہی یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے ردار کہتی یعنی نایرہ نہ کہتی زائد تئی کہتی اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہہ ہے بیت

آن دل کہ بدست تو سپردستمش
اے جان بدہ اکنون نبردستمش

دال روی ہوا اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ ہم دا او انکہ ہرچہ بعد از روی وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و ہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب ردیف شمرند اور بہتر یہ ہی کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے جانین ح و بنا برین قول لازم می آید کہ درین بیت

آنکہ در ہر دو یک دیدہ وطن ساختمش
قدر نشناخت چہ از نظر انداختمش

میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این قول بر خلاف جمہور شعرا التزام کنند ہم کلامہ خلاف جمہور شعرا التزام کنند ہم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی مذہب ہم و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعراے عرب از پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میدارند و این حروفے باشد یا کلماتے کہ بعد از روی موصول یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار در و تکرار الفاظ است و معنی اعتبار نیست اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضے را معنی باشد و بعضے را نباشد بسبب آنکہ بعضے با لفظ لفظی باشد و بعضی حرفی باشد از لفظی ردا بود مثلاً اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد در ردیف شاہ و وقتے بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاد و شطرنج و در بیاید یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بانفراد ہیچ معنی ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بے تفاوتے ست اور ردیف اصل مین خاص بزبان فارسی ہی اور متاخران عرب نے فارسی گویون سے اخذ کی ہی اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ یا کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف مین تکرار الفاظ ہے معنی معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون اور بعض کے معنی نہون بہ سبب اسکے کہ بعض جداگانہ ایک لفظ ہو اور بعض
جزو لفظ ہو روا ہی مثلاً اگر قافیہ یاد اور باد اور شاد ہوا ور ردیف شاہ کبھی بمعنی مالک اور کبھی بمعنی
شاہ شطرنج اور درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا
کچھ معنی نہین رکھتا ہی وقوع ان سب کا موضع ردیف مین یکسان ہی بے تفاوت پس اگر کہے تو
کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہی اور با معنی ہی کہینگے ہم کہ شاہ بانفراد با معنی ہی نہ جزو بادشاہ ہم و در
ردیف مقدار را اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود و چنانکہ
در کثرت اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم
شد کہ آنچہ بعد از روی و وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر زیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ت اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہی اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو روا ہے مثال ہے
بیت زر مہر بتان نثار کردم ۔ ہر مہر بتان نثار کردم ۔ اور جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے
اور جب معنی ردیف کے ظاہر ہوے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف
ہو جیسے لفظ گردش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر گویند بہ ہمین
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و او را ہم از حساب ردیف شمرند گوئیم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ سبب حرف
وصل استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ وصل متصل بود صورت می بندد و در ردیف
خلاف آنست چہ کالشی المباین است و وصل را بہ قافیہ تعلق بزیادت
لازم است بخلاف ردیف و بآن سبب او را حکم مفرد نہادن واجب پس
میان او در ردیف فرقے ظاہر باشد اما در خروج بخلاف آنست چہ وقوع خروج
بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او در ردیف فاصل گردد کالمباین
نشود پس حکمش حکم ردیف نشود ت اگر کہین کہ اس بیان سے لازم آتا ہے کہ وصل کو
بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گننا چاہیے کہینگے ہم
کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن اس
سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اسکے قافیے کا

جہاں کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہیں ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہے یعنی تمامی قافیہ بیر ردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل تتمے غیر کے ہے اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہیں ہے لہذا وصل کیواسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے یعنی وصل کیواسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہیں ہے پس درمیان وصل کے اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بہ سبب عدم مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بہ سبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے ہم در لغت تازی چون ردیف معتبر نبودہ است باعتبار خروج در حال تحرک وصل احتیاج افتادہ اما در لغت پارسی بہ سبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی بحالت تحرک وصل احتیاج ہوتی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نہ تھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے ہم دہا سخن نشویم وگوییم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است اردف ب روی مفرد ج حرف اول از روی مضاعف ء حرف دوم از روی مضاعف ہ وصل و حرکات ہم پنج است اخذ و ب توجیہ ج مجری د حرکت مجہول کہ حرف اول روی مضاعف را بودہ حسب کہ حرف دوم روی مضاعف را بود یا روی مفرد را بود در حال اتصال بمتحرکے کہ بعد از روی آمدہ است اور اصل مطلب پر آتین ہم اور کہین ہم کہ اس بحث سے ظاہر ہوا کہ حروف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول روی مضاعف سے چہارم حرف دوم روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہیں اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن سوم مجریٰ یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بخت اور رای ریخت پنجم وہ حرکت جو حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال یہ متحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تا کے راست شوین جو بروزن مفتعلن ہے کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجرے کہنا نہ چاہیے کہ مجرے کہنا اوسکو مناسب ہے جو روی کے حرف ساکن سے ملکر متحرک ہو اور اسیطرح روی کے مفرد جیسے درد جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے دردِ دل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے ہم سمجھانا کہ ہرچہ زیادت از وصل بعد از روی مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہرچہ زیادت از ردف باشد پیش از روی مکرر شود و انرا ردیف خوانند ہرچہ زیادت از ردف باشد پیش از روی مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آنرا بقافیہ تعلق نباشد ست اور جسطرح جو کچھ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہیں ہوسکتے اور مکرر آتا ہے اوسکو ردیف کہتے ہیں اوسیطرح جو کچھ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہیں ہوسکتے اور مکرر آتا ہے وہ من قبیل صنایع ہی اور اوسکو قافیہ سے کچھ تعلق نہیں ہی ھم و اگر آن مکرر لفظی باشد چنانکہ گوئیم کردیاد و گردشاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آنرا حاجب خوانند الا آنکہ تکرار حاجب واجب نیست بل از باب لزوم ما لا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند او نوعی از صنعت باشد و اگر نکنند حرجی نباشد ست اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سی ہوتا ہے ایک لفظ ہو جیسا کہ کہے تو کردیاد اور گردشاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو حاجب کہتے ہیں مگر تکرار حاجب کی واجب نہیں ہے بلکہ لزوم ما لا یلزم سے ہے اگر رعایت اوسکی کریں ایک صنعت ہے اور اگر نہ کریں کچھ حرج نہیں ہے معلوم ہو کہ کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کردیاد و گردشاد ہیں اور کبھی زیادہ جیسے اس بیت میں

ہر شب کہ رسد مہر لبش از یار سے		باید شود رنجہ دل از یار روے

کہ اسمین از ادر یا ردو لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب بیمیان دو قافیون کے ہوتا ہی جیسے اس رباعی مین رباعی

اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت	سست ست عدو تا تو کمان اری سخت
حملہ سبک آری و گران داری بخت	پیری تو بتدبیر و جوان داری بخت

اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت مین بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے م تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعیا یا آنجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آنست کہ کمال اصفہانی درین رو درگار و قصیدہ کہ بعضے را از ردیف می آمد کردہ ست و بعضے را می آید آوردہ ست و مطلع قصیدہ اینست بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آمد نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد در موضع تغیر باین نوع گفتہ است بیت

ز بہر فال زماضی شدم بمستقبل	کہ این ایام چنین خوشگوار می آید
ز بسے رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو	ہمہ نہان سپہر آشکار مے آید

و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بہ تصرف طبع ہا منوط باشد ت اور تکرار ردیف کی واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو ایک نوع کی صنعت سے ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا مے آید ہے بیتین مرقومہ متن ہین اون مین لفظ فال بمعنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنے موسم بہار کا تا امید بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آش ہے جیساکہ رشیدی مین لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بہ کسر ہے اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبایع سے متعلق ہین م فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی یا مجرد یا مردف بود و مردف را روی یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکے از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکی یا موصول بود یا غیر موصول ت فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین
پس قافیہ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی ردف سے ہو جیسے جدا اور
روا اور صبی اور بھی اور پہلو اور راسو اور غیر مد جیسے خیر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف ردف
ہو اوس مین مفرد مدہ جیسے کار و بار اور جو بار اور نور اور خیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور
مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جسمین دو حرف ردفی ہوں جیسے ساخت
باخت سوخت دوخت بخت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا
یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے
یا غیر موصول تفصیل واسطے فہم تمہیدی کے مرقوم ذیل ہے -

نقشہ اقسام

- مجرد
  - مطلق یعنی متحرک: موصول، غیر موصول
  - مقید یعنی ساکن: موصول، غیر موصول
- مردف مفرد
  - مطلق یعنی متحرک: موصول، غیر موصول
  - مقید یعنی ساکن: موصول، غیر موصول

م پس انواع مجرد و مردف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید ت یعنی قسمین سب دو کی
یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور
حرف روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل اقسام ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ۴				مقیدات مجرد و مردف مفرد ۴			
مطلق مجرد موصول جیسے تیر و جہری یا دل	مطلق مجرد غیر موصول جیسے پسر و خیر من من روایت	مطلق مردف مفرد موصول مردی و دردی یا وصل	مطلق مردف مفرد غیر موصول مردمن دردمن من من [illegible]	مقید مجرد موصول دعات و نبات تا وصل ہو ردیف	مقید مجرد غیر موصول خبر و گذر ہر نوع مین لایق ردیف جیسے خبر و گذر مرا اور پس مین خبر مین مطلق جیسا کہ کہا گیا مطلق مین	مقید مردف مفرد موصول مجرد و [illegible] مقید [illegible] ساکن ردف رو وصل	مقید مردف مفرد غیر موصول مرد و درد [illegible] ساکن [illegible] درمیان بیت نہین آکر مرد را پر وزن فاعلات ہوگا روی مقید نہ رہے گی ،،

م مثال مطلقات اور مطلق مجرد موصول چنانکہ گوی لیسری و جبری ت مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد موصول جیسا کہ کہتے تو بیسری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے م ب غیر موصول
چنانکہ گوئی بیسر من و خبر من ست دوم مطلق مجرد غیر موصول جیسا کہ کہیے تو بیسر من اور خبر
من را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا نہیں کہ روی متحرک ہے بدون
وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین م و اما ج مطلق مردف مفرد موصول
چنانکہ گوئی مردی و دردی ست سوم مطلق مردف مفرد موصول جیسا کہ کہیے تو مردی
اور دردی اس مین را ردف اور دال روی مطلق اور یا وصل ہے م د غیر موصول چنانکہ
مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع جز با ردیف نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک
نشاید اما موصول از ہر دو نوع با ردیف تواند بود ست چہارم مطلق مردف مفرد غیر
موصول جیسا کہ مردمن اور دردمن اس مین ردف اور دال روی مطلق اور من
ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنی مجرد او مردف مین جیسے بیسر من
اور مردمن بجز ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین
واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک نہین ہے پس
جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آسکے اما قافیہ موصول
دونون نوعون مین جیسے بیسری اور مردی ساتھ ردیف کے ہو سکتا ہے یعنی حشو
بیت مین آسکتا ہے مثلاً بیسرے را بر وزن فعلاتن اور مردی را بر وزن فعولن ہو
روی موصول مطلق رہیگی م مثال مقیدات اما ہ مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
و ثنات وین با ردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ست مثال مقیدات
کی اما پنجم مقید مجرد موصول جیسا کہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری
اسمین الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نہیں ہے یعنی حشو
بیت مین وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین
ہوتا اور یہان الف روی اور تا وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن ہوتا
پس دعات را اگر با ردیف کہین بر وزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین او آخر
شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین م و غیر موصول چنانکہ گوئی

ہر دو نوع شاید ت ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ کہتے تو خیر اور گذر یہ قافیہ دونوں
طرح ہو سکتا ہے با ردیف اور بے ردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو
بیت میں ہوگا تب بھی روی مقید رہیگی مثلاً خیر مرا بر وزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے
زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ فتامل م ز مقید
مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم با ردیف نشاید ت ہفتم مقید مردف
مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد اس میں را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہیں اور
دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمیں نہیں آسکتی ہے یعنی حشو میں یہ
قافیہ نہیں آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونوں ساکن ہیں اور اجتماع ساکنین درمیان
بیت کے نہیں ہوتا مثلاً مرد اجب ہوگا بر وزن فاعلن ہوگا روی مقید رہے گی
اور آخر بیت میں اجتماع ساکنین ہوسکتا ہے کہ مرد بر وزن فاع ہوگا م اما ح موصول
متعذر بود از جہت آنکہ اگر با ردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
و اگر بے ردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود چہ اعتبار
دو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد برینگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش ت
اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ ردیف کے
ہو یعنی حشو بیت میں ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑیں ردف روی وصل اور
یہ محال ہے اور اگر بے ردیف ہو یعنی آخر میں ہو تین ساکن متوالی آخر بیت میں پڑیں
ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت میں دو ساکن سے
زیادہ معتبر نہیں ہیں اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش
پس تقطیع میں ایک ساکن تین ساکنوں سے گر جاوے گا اور دو ساکن آخر بیت
میں معتبر ہونگے تینوں ساکن معتبر نہیں ہونگے م و اما مردف مضاعف یا ہر دو ردف
ملفوظ بہ باشد ولا محالہ ہر دو مطلق باشند والا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و
از دو ساکن در آخر لازم آید و با یک ملفوظ باشد در لفظ دیگر یا مطلق بود یا مقید این
نوع باشد ہر یکے یا موصول پس جملہ شش نوع باشد ت و اما مردف مضاعف یا دونوں

حرف روی اوس مین ملفوظ ہو ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ نہ ہون وقوع ایک ساکن سے
زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع دو ساکن سے زیادہ
کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہرچند گنجایش ایک ساکن کی حشو مین اور دو
ساکن آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید
ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف روی مطلق دوم ایک پیچیدہ
لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا مقید اور ہر ایک ان تینون
مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی خانون مین یہ ہے

مردف مضاعف ۳ نوع

ہر دو روے مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول
			نامستعمل	نامستعمل	قابل ردیف نیست

ہم اما مردف مضاعف ہر دو روے مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی
ت لیکن مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول
جیساکہ کہے تو راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روے
مضاعف مطلق اور یا وصل ہم و غیر موصول چنانکہ گوے راست ست و خواست است
بود بروزن مفتعلان و این نہایت گران باشد در لفظ و این نوع جز با ردیف نخواہد
بود ت اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول
جیساکہ کہے تو راست است اور خواست است یا راست بود بروزن مفتعلان اور
یہ نہایت گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین یہ نوع بغیر ردیف نہین ہوسکتی پس
مثالون مین لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے ہم اما مردف مضاعف یک روے
مطوی و دیگر مطلق موصول در لفظ قبیح بود و نامستعمل ت اما مردف مضاعف
جسمین ایک حرف روے پیچیدہ اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک

اور موصول ہی لفظ مین نہایت قبیح ہی اور نامستعمل ہے مثلا راستی بروزن فعلن کہ تلفظ
مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا م وغیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال
کنند و بے ردیف نتوانند بود مثالش چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلا
ت اور مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی کے پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول کہ
لفظ مین گرانی اور ثقالت سے خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور
بے ردیف نہین ہو سکتا مثال اوسکی جیسا کہ کہے تو راست بود و خواست تو بروزن فاعلات
پس الف ردف ہے اور سین حرف اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی
روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہے م اما مردف مضاعف یکروی مطلق
مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر لفظ چہ ساکنہای متوالی با آنکہ از
اعتبار ساقط است بالحی بعضی و اظہار بعضی دشوار در لفظ آید ت اور مردف مضاعف
ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسرے مقید موصول نامستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا
متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی دو حرف روی کے ساکن سوم وصل ساکن
باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھ حذف بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا
دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے مگر ساتھ حرف دوم مقید کے
یہ بھی حکم ساکن مین ہے م وغیر موصول بدینگونہ بود کہ راست وخواست دبار ردیف آید
ت اور مردف مضاعف ایک روی کے مطلق مطوی دوسرے مقید یعنی ساکن اسطرح سے کہ راست
اور خواست اور یہ ساتھ ردیف کے نہین آسکتی یعنی اگر ردیف آئے گی روی
حشو مین متحرک ہو جائیگی مقید نرہے گی م پس ازین بحث معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است
ت پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع چودہ ہین یعنی آٹھ قسمین روی کے
مفرد اور چھ قسمین روی کے مضاعف کی م سہ نامستعمل و یازدہ مستعمل ت تین نامستعمل
ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد مقید موصول اور دو روی
مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسرے مطلق موصول دوسرے
مردف مضاعف ایک روی کے مطلق مطوی دوسری مقید موصول اور باقی

اور باقی گیارہ مستعمل ہین ہم وازین یازدہ ہفت مفرد وچہار مضاعف ست اور ان گیارہ سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چھ سے دونون مین نکل گئین چار رہین ہم واز ہفت مفرد چہار مطلق وسہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو ردے مطلق ویکی ہر دو ردے در حکم یک ردی مطلق ویکے ہر دو ردے در حکم یک ردے مطلق ویکے ہر دو ردے در حکم یک ردے مقید ست اور ساتون مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل بھی نکل گئی آٹھ مین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنمین دونون حرف ردی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف ردے حکم یک ردے مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف ردی حکم یک ردی مقید مین ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی ہم واز جملہ این یازدہ نوع سہ نوع با ردیف نتواند بود وچہار نوع بیردیف نتواند بود وچہار نوع شاید کہ با ردیف بود وشاید کہ بے ردیف بود ست اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھ ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسرے مقید مردف مفرد موصول تیسری مردف مضاعف ایک ردی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسرے مطلق مردف مضاعف مفرد غیر موصول تیسری مردف مضاعف ہر دو ردے مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک ردے مطوی دوسرے غیر موصول اور چار نوعین با ردیف بھی ہوتی ہین اور بے ردیف بھی ایک مطلق مجرد موصول دوسرے مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ہر دو ردے مطلق م

فصل ہشتم در قافیہ اصلی ومعمول وذکر شایگان

لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول واصلی چنان بود کہ بہمان صفت کہ در اصل وضع داشتہ باشد استعمال کنند ومعمول چنان بود کہ آنرا بہ ترکیبی یا تصریفی شایستہ استعمال گردانند مثلاً راست وپیداست اول اصلی ودوم معمول بہ ترکیب لفظ است با لفظ

فصل آٹھوین قافیہ اصلی اور معمول کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو مثلا راست اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو پیدا سے ملا کر پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است ت شعر وار بمقابلہ قافیہ اول کیا ہی یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ لفظ کے ہے مثال ثانی بیت سے

ز الطاف خفی شاہ عادل　　　　مہر دم میرود از دست ما دل

اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ حرف کے یہ ہے بیت با فسون عشوہ ناز آن بت طناز من ؛ دل ز دست عاشے بر دست نے تنہا ز من ؛ اور ایک قسم اسکی تصرف تحلیلی ہی کہ ایک لفظ کو دو ٹکرے کرکے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین جیسے یہ بیتین مواجہ لفظ کی شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را ؛ شنیدم نالۂ جانسوز نے را عفاک اللہ من شر النوائب ؛ جزاک اللہ فی الدارین خیرا لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہی م وہمچنین یاردم افشاردم اول اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست ت اور اسیطرح یاردم بمعنی دیجی اسپ اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قایل لفظ افشاردن سے حکایت نفس صیغۂ ماضی مین لایا ہے اور شایستہ استعمال اس قافیے مین ہوا ہی ح قولہ یاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد بہ قرینۂ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری یاردم بضم دال بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسب اندازند در برہان موجود غالب آنست کہ ذ بمعنی مرکب از یار کہ بمعنی چرم و باعث دادہ ست و دم باشد تم کلام غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی استعمال شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین چہرہ اسکا فقط با یا ء فارسی لکھا ہے دال سے کچھ تعرض نہین کیا اور در صورتے کہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

عیب بھی برطرف ہوجائیگا ہم وور تازی درنابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نابہ کہ نابے
باشد یا ہای ضمیر یکے اصلے باشد و دیگری معمول ست اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت
بمعنی تیرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پشین ساتھہ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے دوسرا
معمول ہم و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار بیک معنی آید آن قافیہ
را شایگان خوانند چہ مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان گنجی را گویند کہ درو
مال بسیار و بعید باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ در اسپان و مردان
باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و ہا و الف جمع کہ در سرہا و
دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید و
کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جایز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ
استعمال یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران جہان باشد روا بود
کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران
چہ الف و نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح
شایگان تکرار قافیہ است بیک معنی ست اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جز و مکرر واقع
ہوتا ہے اور سب جگہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین یعنی
ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان اوس
گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بعید ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کی
بہ کثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین
ہی یا بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا
سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال
جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور
تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین
کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لاوین اسواسطے کہ ایک جگہ سے
فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے اور نہ جایز ہے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیے مین بھی

لائین مثلاً کہین خران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون ہے اسپان اور خران مین بیک
معنی ہے لیس قافیہ مکرر ہوا اور بسبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے کہ معنی ہیں اور غیاث
مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ ولائق وسزاوار دینے اور ہر
چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو
ہمزہ یا سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور بمعنی بیکار یعنی
کار بیہودہ اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہی اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور ایک نوع
ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ زبان اور
فغان کے قافیہ کرین یا اون لفظون کو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے سیمین اور آہنین
ساتھ جبین اور نگین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے جنمین یا اور
نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ زبان اور مکان
کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو فقط ایک
جگہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا اما
شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدے کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر مردف بود وجہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در
شعر مردف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ ست اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہے یہان تک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لاتے
ہین بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر وہان کہین کہ شعر مردف یعنی باردیف ہو وہان
شایگان کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہہ سے نہین لاتے ہین البتہ ہم در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار کردندی
چنانکہ در مومنات ومسلمات ونصرت وضربت و در ضمائر وامثال آن الا آنکہ قدما ازان
غافل بودند ومحدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند ست اور لغت عربی مین
بھی قافیہ ہامی لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات
اور مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جما اور حسابہ کے اور جو مثل اسکے

مگر قدما اس سے آگاہ نہ تھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہیں اعتبار کرتے ہیں اور اپنے
کلام میں ایطا سمجھکر نہیں لاتے ہیں م فصل سیم در بعضی احکام قوافی بر مذہب پارسی گویان
گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ و دو قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است چہ شاعر
را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیدہ در موقع قافیہ آزار
و بازار ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مردف باشد در وے حرف را لبود
و مقید بود و بے ردیف باشد ترجمہ فصل تیسری بعضی احکام قوافی میں موافق مذہب فارسی
گویوں کے کبھی ایک قافیے اور دو قافیے کے ایراد سے شعر میں معلوم نہیں ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے میں قافیہ آزار اور بازار کا ایراد
کرے سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف
ردف ہو اور را روی مقید اور بیردلیف ہو م و شاید کہ بعد ازان راز و ساز آرد گویا
قافیہ از و باز و راز و ساز بودہ باشد و آرد در آخر ہمہ ردیف باشد و نشاید کہ قافیہ بود و الا
شایگان بودہ باشد و این قافیہ ہم مردف بود و در وے حرف زا بود و مطلق بود با ردیف باشد ترجمہ
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے راز اور ساز لاوے یعنی راز اور ساز کو لاوے تا قافیہ
آزاد اور باز اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آر سب جگہ ردیف اور نہیں چاہیے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ اول
کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز میں ردف ہے اور حرف زا روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہ ردیف ہے
م و بار دیگر بعد ازان ہم شاید کہ چرا زار و گیا زار آورد تا قافیہ او باز و راز و ساز و چرا و گیا بودہ
باشد و زار در آخر ہمہ ردیف بود و نشاید کہ قافیہ بود و الا در یعنی شایگان افتد و این
قافیہ مجرد بود و در وے کہ حرف الف ست مقید بود و با ردیف برین قیاس باید کرد در
دیگر مواضع ترجمہ اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ ازار اور گیازار قافیہ لاوے
چرا زار یعنی جائے چریدن اور گیا زار مخفف گیاہ زار یعنی جائے روئیدن گیا ٥

تہا قافیہ آا اور را او سا اور چرا اور گیا ہو اور زار سب جگہ ردیف ٹھہرے اور نچاہئے کہ یہی زار قافیہ قافیہ ہو ورنہ بعض جا شائگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار ان میں بیک معنی پڑے گا اور ساز ار وچرا زار میں نہ پڑے گا کہ ساز ار مین از نکلتا ہے اور چرا زار مین زار اور یہ قافیہ آ اور را اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بیردف وتاسیس اور ردی کہ حرف الف سے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین ھم وبدانکہ ہر چند از سخنہای گذشتہ معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ از جہت وجود معانی وعدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف کہ بسبب وجود معنی وعدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بانفراد دال ست بر مرغی وچون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دل نبودست اور معلوم ہو کہ ہر چند سخنہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لایق ہے کہ وہ اختلاف جہت وجود عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ بامعنی ہو اور ایک جگہہ بے معنی ہو اور جیسے بامعنی ہوئے مین بھی یہ سبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ بامعنی کے ہمدگر تعلق مین اختلاف رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم معنی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ لفظ مین ایک بار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایک بار تنہا دلالت نہ کرے معنی پہ

خود بے معنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر مانند لفظ باز کے کہ یہ باز تنہا
دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی سوق تنہا دال نہوگا
معنی پر پس اس صورت میں باز ایک جگہہ با معنی ہے اور ایک جگہہ بے معنی م و اما اختلاف کہ بہ سبب
تعدد معانی بود چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد ت و اما اختلاف کہ بہ سبب
تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز با نفراد دال ہے معانی متعددہ
پر ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ کہتے ہیں کہ باز
چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہاں باز دونوں جگہہ با معنی ہے بالفراد م و اما اختلاف
کہ بہ سبب تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد چنین بود کہ باز ربا شتراک
مثلاً بر سوق افتد و بمعنی دیگر لفظ باز در ہر دو حالت یک حکم نتواند بود ت و اما اختلاف
کہ بہ سبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم دلالت میں بالفراد ہوتا ہے
اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار میں ملا ہوا بمعنی سوق پر ہے اور اسیطرح
بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہیں اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم میں لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود در معاملہ اور رونق اور تازگی
کے بھی آگیا ہے پس دونوں حالتوں میں ایک حکم نہیں ہو سکتا یعنی ایک بازار میں
بمعنی سوق ہے اور ایک بازار میں بمعنی رونق ہے اگرچہ دونوں باز بانفراد معنی نہیں
رکھتی مگر بجہت تعلق بمعانی کے اختلاف انمین حاصل ہے ح زیر عبارت بمعنی دیگر
لفظ بازار یہ ہے کہ اے باز بیار قاحل پس صورتین تین ٹھہری ایک اختلاف بوجود
معنی دوسری اختلاف بعدم معنی بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و
عدم معنی بانفراد م و مثال جامع این ہر سہ اختلاف اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند
و قافیہ کرباشد دو دون ردیف و گر در دو موضع بانفراد دال بود یکے بمعنی حرف شرط
دیگی بمعنی جرب در موضع بانفراد دال نبود بل جزو باشد از مجموع کلمہ و مجموع یک بار دال
بر عجلہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات مذکور حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ متقفی تکرار نبود و اللہ
اعلم ت اور مثال جامع ان تینوں اختلافونکی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کرین اور

قافیہ گرد ہوا اور دون ردیف اور گرد دو جگہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہ بمعنی حرف شرط کہ
مخفف اگر ہے اور ایک جگہ بمعنی جرب یعنی خارش اور دو جگہ تنہا دال ہو معنی پر یک جگہ
ایک خیر دہ ہو مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال بمعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور
حاصل ہوں یعنی یہ تینوں اختلاف حاصل ہوں ایک یہ کہ بمعنی قحط اور اگر بمعنی خارش یہ
اختلاف باوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون میں ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردون میں ہے
بمعنی فلک یہ اختلاف بہم معنی ہوا کہ گر ان میں بانفراد معنی نہیں رکھتا مگر تعلق ہے اسکو الفاظ
معنی دار سے سوم اختلاف باوجود عدم معنی کہ ان دونوں کے انضمام سے حاصل
ہوتا ہے اور وارد کرنا چاروں کا قافیے میں مقتضی تکرار نہیں ہے واللہ اعلم ٭ بتحقیق
دیا ہو معہ و مرض خارش کشف اور منتخب اور بحر الجواہر اور صراح سے کذا فی الغیاث
گردون فلک و ارابہ یعنی گاڑی گویند غیاث سے بحلہ بتحقیق آئے کہ آنرا گاہ میکشد
منتخب سے فصل دہم درعیوب قوافی فارسی ازانچہ درباب عیوب قوافی
شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد و بر قیاس گذشتہ اینجا
عیوب چہار قسم باشد ٭ فصل دسوین عیوب قوافی فارسی میں جو کچھ کہ مقدمہ عیوب
قوافی شعر تازی میں کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اوسی سے معلوم کیا چاہیے یعنی
اپنی وہی عیوب یہاں بھی ہیں اور موافق گذشتہ کے یہاں عیوب کی چار قسمیں ہیں
قسم اول آنچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف حذو مثلاً
مرد و درد و بود و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دستہ و رستہ و بستہ عیب پوشیدہ تر باشد
ت قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور دو طرح پر ہے اول اختلاف حذو کا
یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف کا اور ردف میں قید بھی شامل ہے جیسے کہ مرد اور
درد اور بود اور [illegible] یعنی [illegible] اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ اور رستہ
اور بستہ ان میں عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمٰعیل کہتا ہے ؎

گر سوزد لم یک نفس آہستہ شود ٭ از دیدہ دلم راہ نفس بستہ شود
در دیدہ از ان آب ہمی گردد اکم ٭ تا ہر چہ نقش نیست آن شستہ شود

قسم دوم اختلاف حرف ردف و اختلاف بحروف متباعد المخرج ظاهر قبیح تر و بسبب آن استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکه دُر و دور و شور و شیر که بکار دارند هم قبیح باشد مگر در لغت کسیکه
هر دو کلمه بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بتحقیقت راجح همین قسم باشد
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس میں اختلاف بحروف متباعد المخرج عیب
ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب استعمال اوسکا کمتر اتفاق کرتا ہے لیکن اختلاف
بحروف متقارب جیسے کہ دُر اور دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن میں ہے استعمال
کرتے ہیں مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور میں واو معروف اور شور میں واو مجہول اور شیر بمعنی
اسد میں یای مجہول اور شیر بمعنی اسد میں یاے مجہول اور شیر بمعنی لبن میں یاے معروف حقیقت
میں دو حرف ہیں اور قریب المخرج ہیں مگر جن لوگونکی زبان میں دونوں کلمے یک حرف ہیں
یعنی واو اور یاے معروف اور مجہول کو ایک حرف جانتے ہیں اونکے نزدیک کچھ عیب نہیں اور
جمع مردف اور غیر مردف کا بہ تحقیقت راجح یہی قسم ہے یعنی اختلاف ردف کے
اور عیب ظاہر ہے قسم دوم آنچه تعلق بحرکت روی داشته باشد و آن چهار نوع
است قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہی جو تعلق حرف روی سے رکھتی
ہے اور اسکی چار نوعیں ہیں هم اختلاف توجیه چنانکه در اختر و عنصر و شاعر و اگر را متحرک نشود
این عیب مرتفع گردد چه آنجا حرکت ماقبل را توجیه نبود بلکه از حساب قافیه نبود بدانکه در
در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و بافتح و کسر و میان اختلاف بضم و کسر آن مناسبت
نباشد که در تازی اعتبار می کنند و همه را یک حکم باشد نوع اول اختلاف توجیه
ہے جیسا کہ اختر اور عنصر اور شاعر میں کہ اختر میں حرکت ماقبل روی کے ساکن فتحہ اور عنصر میں
ضمہ اور شاعر میں کسرہ ہے اور اگر حرف را ان تینوں میں متحرک ہو یہ عیب دور ہو جاوے
اسواسطے کہ حرکت ماقبل حروف را توجیہ نرہے گی بلکہ حساب قافیہ سے ہوگی اس
صورت میں قافیہ فقط راسے متحرک بکسرہ ہے حرکت ماقبل اوسکی داخل قافیہ نہوگی
اور معلوم کرو کہ فارسی میں درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح و کسر کی اور
درمیان اختلاف بضم و کسرہ کے کچھ فرق نہیں ہے جیسا کہ تازی میں اعتبار

کرتے ہین اور عمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی مین سب کا ایک حکم ہے حم
ب اختلاف حرف روی وہمچنانکہ در ردف گفتیم بحروف متباعد ظاہر تر وشنیع تر
باشد وبحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ ستود چہار سود مری وعلی وگرگ وترک
ت نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان ردف مین
کہا ہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بہی وہی صورت ہے جیسا ستو بواو مجہولہ اور چہار
سو بواو معروفہ اور مری بیاء مجہولہ اور علی بیاء معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی ہین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے بہت کمتر ہے اختلاف
متباعد المخرج سے ستو بکسر اول وثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ تین
تار رکہتا ہو اور زر قلب ودغلش کو بہی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا بہ یہان سے اور مری بکسر اول ویاء تحتانی مجہول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور بکدل
ہونے بدکرداری بہی ہے یہ سب برہان سے ح چہ در ستو وچہار سو حرف روی مختلف
کہ اول با وثانی سین است ودر مری را ودر علی لام ودر گرگ کاف فارسی ودر ترک کاف
تازی تم کلامہ فتامل ھ ح اختلاف مجری وقبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بہ وحرف متقارب چنانکہ بسیری در خطاب وخیری در نکرہ پس کثرت را مختلف است
وشاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ت نوع تیسری اختلاف مجرے
یعنے حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو ساتہ
ساتہ وحرف متقارب المخرج کے جیسا کہ بسیری حالت خطاب مین یعنی بسیر ہے تو
اور خیری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یاء معروف اور یاء مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت ردیف
بہی ساتھ ان قافیون کے ہو ھ اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ لوئی

گوئی یادشاہ و پادشاہ چہ در اول بکسر است و در دوم مجہولہ است و ہمچنین چراست کژ و راست
و کژ چہ اول مجہول است و دوم بضم وا اما در حرف اول از روے مضاعف اختلاف فی تصور
نیفتد چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ ت نوع چوتھی اختلاف حرکت روے مفرد کا یا روے
مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روے مفرد کی یہ ہے جیسا کہ کہی گو یادشاہ اور پادشاہ اسواسطے کہ
اول یعنی یادشاہ مین دال یاد کی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ مین دال پاد کی بحرکت مجہولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روے مضاعف کی یہ ہے چراست کژ اور راست و کژ
کسواسطے کہ اول مین یعنی تاء راست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسرے مین یعنی تاء راست
ثانی پر ضمہ وا اما حرف اول از روے مضاعف مین جیسے حرکت حرف پای پخت اور رای رخت
اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت ہمیشہ مجہولہ ہوتی ہے م قسم سوم
اختلاف وصل و حالش ہم برین قیاس ست گفتہ آمدت قسم تیسری عیوب قوافی فارسی کے
اختلاف وصل کا ہے حال اوسکا بھی اسیطرح جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا نہ تعین
بیان کیا کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشابہ سے نچاہیے م قسم چہارم اختلاف
ردیف و آن در حرکات و حروف تواند بود کہ پوشیدہ ماند و الا بس قبیح باشد مثالش بستہ
چون در حالت خطاب گویند و بستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بیا مختلف باشند و
حرکات ماقبل ہمچنین و باقی عیوب ہمبرین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدت
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہوسکتا ہے کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستہ حالت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور شبیہ بیا
مختلف ہین ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہے
اور باقی عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے م و بدانکہ در
قوافی سجعہا و مثنویہا و خانہای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی
عیوب روا دارند و در قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود اما در مصراع دوم نشاید
ت اور معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہائے مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام درگرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قافیہ مصرع اول کا چاہئے کہ اور ابیات مین مکرر لائین کہ اوسکو رد مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نہ چاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام درکردن و نہایت چیزے رسیدن منتخب سے ہم وقدما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا و غزلہا بعد از ہفت بیت در قصائد بعد از چہار دہ بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفتہ اند کہ اختلاف تعریف بہ نفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تعریف کا بہ نفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے ہم این است آنچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر سبیل ایجاز و باللہ التوفیق یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و اللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمۃ

موجود بحق وجود اول باشد	باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت	نقش دومین چشم احول باشد

تمت

تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای رشک اہل جہان شمار بی نظیر جناب حشمت الدولہ
بہار الملک سید محمد غضنفر علی خان صاحب بہادر صولت جنگ متخلص بہ حکیم جناب تدبیر الدولہ
مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر دلاور جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہی کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا اور رنگینی سخن اوس جہان پناہ کی آرایش ثنا سے ہی کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا مثنوی طغرا

فضائی لامکانی بارگاہش	ہجوم بے نیازہا سپاہش
زدہ بر بام وحدت کوس شاہی	مطیع اوست از مہ تا بماہی
بہارستان لطفش بی خزان است	خس آن سبزی نہ آسمان است

اور درود نا محدود خاتم انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جتنک مقربان درگاہ صمدیت ذی اولی ادنی ترین رسیان در کی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ تقدس مین جانیکی جرأت نپائی مخمس کہ حضرت اسیر ایک شعر اوستاد پر مصرعون سے زینت دی ہی نہایت طبع آزمائی کی ہی مخمس حق ہی یہ حق معرفت نور حق مین بات افضل ہی ہر نبی سے تو ہی فخر کائنات ؛ آتش حیات شمع ہی پروانے کو ممات + موسی زہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات مینگری در تبسمی و رصفات اور پنجم لمعات اوس سنبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنی گوش حق نیوش سے کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان غیارسی سنا اور بزم عام مین فقرہ سلونی قبل ان تفقدونی خود اپنی معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی مبدا نیست مستقبت لصفات خدا رباعی طہورہ

سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست	قانون بقا طفیل اولعمہ درست
در چار حد اشیعگی او زدہ دم	ہر کس زدوازدہ بتماشش خبرست

اما بعد از باب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستہ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ وسال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ بڑھایا ہے شام کو ساتھ آفتاب کے برائے مطالعہ شمسیہ اگر بیٹھے ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہین مژدہ ہو کہ کتاب معیار الاشعار فن اوزان و قوافی مین مستند

تقریظ روزگار تصنیف جناب اقدس ما عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین حاوی العلوم العقلیۃ والنقلیۃ ہادی السبل
الشرعیۃ اسوۃ فضلاء فخام قدوۃ علماء اعلام صاحب القوۃ القدسیۃ مالک الملکات الملکیۃ مستند الحکماء
والمتکلمین سلطان العلماء والمحدثین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع من الاصول
مقتدی الفقہا من الآفاق المتمکن علی وسادۃ الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد اماثل
ماہ فلک علوم کالشمس بین النجوم علامہ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی طاب
ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا دُر معانی در
کنار ہے سی ہر سطور سنگینی نزاکت سر بزمین نہادہ ہیں اور گلہای سیراب معانی شاخسار
لطافت پیرامن الوان بو قلمون کشادہ ہیں ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کا کلید ہے اور ہر حرف
اوسکا نادیدہ ہے نہ شنیدہ ہے عجب دریا ہے کہ ہزاروں انہار سطور اوس میں رواں ہیں
اور صدہا صدف لفظ درۃ الباج معانی در کنار اوس میں نہاں ہیں عجب ہے کہ بانی علم نے اس
علم کو ایجاد کیا ہے ایسا رسالہ کوئی لکھے گا نہ کسی نے لکھا ہی سبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان
ہے شاید کہ آب بقا او میں شرکت آب حیوان کی اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم میں ہزار جد وجہد
آجائے رشتہ علوم میں کوئی عقدہ لاحل ایسا کہ جسکا انکشاف محال ہو پھر نہ پائی میزان عقل میں اتنی
تاب و توان نہیں کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان ناطقہ مردم میں اتنی قدرت نہیں کہ ذرا بھی دم ثنا بھر سکے
الشرح صاحب شایان تحقیق ہیں اگرچہ گل صحت مضامین بطور خود ہاتھہ میں لئے ہیں نگاہ طبع نو بنو دکھائی ہیں
مگر اصل میں جو دیکھو تو پایہ تحقیق سے گرے ہوئے ہیں رخ راہ راست سے پھرے ہوئے ہیں بسیط عایق جان
تحقیق ہے اور حل محلل روح بدقیق ہی کھولنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا اور چھپانا ہی کسی نے اعتراض بیجا کئے ہیں اور
کسی نے جواب ناشایستہ دی ہیں اور کیونکر ہو سبب یہ یا ہی نسخہ خدا جانے کیا کا کیا پڑھا گیا اور باعث خرابی ہوئی جو
جو کہ اوس نے بھی کم پایہ تھا اوسکو غنیمت جانکر پڑھانے لگے شاگرد و نیز اوستادی جتانے لگے کج طبع مان گئے [illegible]
طبع کج اونکی بیجان کسی گئی مگر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھہ آتا تھا غواص فکر ہر مرتبہ صدف کی جگہ خذف پاتا تھا
طبع کو اسکا یہاں عیان کرتا ہوں مشکل ہر دارت جو مجھ سے تھے بیان کرتا ہوں
نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تھا کثرت اغلاط سے زیب بدن
جامہ سیاہ تھا جو شخص کثرت سے لکھا ہوا تھا اسنے نون میں آپ کو ڈبایا ہوا تھا

الف نیزۂ آہ کیصورت بلند تہا حسرت سے دیکہ شکل پر کہڑا رہتا پیشہ تہا سر پر کلاہ مدہ نعلین نقطہ
زیر پا بہی کیا بیان ہو کہ حالت کیا تہی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹہایا تہا پشت پا بیطاقت
تہی قوت نابید معدوم تختہ لحد کیصورت تہی صورت راستی کب نظر آتی تہی جتنا نقطہ سنبہالتا تہا وہ
اور جہکی جاتی تہی پیٹ بہم کا لقمۂ غم نقطہ سے بہرا تہا اشتیاق عالم ہی مانند دل تڑپ رہا تہا پشت دل
بہی بار غم سے خم ہو کر بیتاب و توان تہی بے سے وو حصہ ہو کر جہکنا توانی مین مشہور جہان تہی رکے
ری سر رشتہ تہی نشتر فروش سینہ خویش تہی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوتی تہی سر زار پر گولی
نقطے کی لگی تہی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین مبتلا تہا کہ سینے دامن اپنا دانتون سے پکڑ لیا تہا
اور نشتر غم اسقدر تیز ہوا تہا کہ دامن شین کے اوس پار ہو گیا تہا اللہ اکبر کیا گرم شیون تہا کہ
آب چشم کے صاد تر دامن تہا چونکہ جیب نکا تند باد غم کا چلا تہا الف کی آنکہ کا چشم ظاہر مین پہر گیا
تہا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت تہی جو کو لفظ غم کو اولٹ کر لکہتا تہا عین پر عین عنایت
تہی حرف نہم سر غم تہا مثل الف افسر اہل غم و الم تہا کاف و غار ملک قشکل کرت ہوئی تہی کرت
کت و سائل اہل بصرت ہو کر کوچہ ہا اوراق کتاب مین پہر رہی تہی چونکہ وہ مشہور جہان ہو کہ
ہر جا کے قدر و منزلت ظاہری لپندا ہل زبان سے حرف قاف چاہتے تہے کہ اگر قدرت پائین اور کہان
مین نکلکر چلے جائین حرف لام و میم الم مین آگہی تہی نیزہ غم سینے پر کہا گئی تہی کہ لہو کو یا شبہ
حیوان کسون یا ماہی دریا خون کسون وال ودر ہا جہان ملجا تہی صورت وہ کہ کلمہ تاسف و
تحسر ہے دکہلاتی تہی حین کسینے آنکہ لڑائی تہی چشم ہاء دیدہ نقطہ سے خالی پاتی تہی
یا مجری خبر ستی و مایوسی دیتی تہی بیرا براگندائیان لیتی تہی سب حرف صرف الم تہے
بہ سبب عالی فہم نہ ملتا تہا مبتلای غم و الم تہی الغرض دوستان باصفا اور آشنایان
صادق الوداد مدت یا برکت جناب وستاد الکل صاحب را صائب تنگ الوری وصائب گوش
ہر دم جیب کے خالق ہوتی ہین لیے اشعار اوصافہا مین آبدار سخن سنج ہین زبان سے جو دوئین لیونکہ
واسطے انکے کلمات کو الا یا ہیگر گویا صحت انکا بادہ وفا تہی ... کب کو تبایا انسنبہ جسکو سمجہا
بلین المظفر ملیان یا ابیات عجب قیمتا ہی اور سیاہی شب جو دیان ... دو دو سیاہی سطور یہ
اور کلام حقتا کو اپان یا آیتہ نامہ ... اور دو ادیبکی روشنی ... سطر سے کثرت فروغ نقطہ سے

ملت تسلی ہم بربان قاطع ہی شور بہار بیا انکار اگر کی خشک بیہ پر لکھا جاے برنگ سبزہ گیاہ اشجار فصل بہار بلکہ کچھ سبزی آتی دو بہر باطل ہی مگر انکی غزل مین او مسلسل سے لاطائل ہی مگر انکے قصیدہ یا مسلسل ہین زود گوئی اسقدر ہے کہ جیسے سنگ چقماق سے شرر نکلکر جیسے ایک قطرہ ہوجاے اور دم اندر جاکر جب تک باہر آتے ایک کتاب تیار ہو۔ وجود تصنیف یا اجمال ونکا اگر چاہی سو سمندر ونکو ایک قطرہ مین لاے اور تفصیل اونکی اگر اجازت پائی ایک ذرہ سے آفتاب عالمتاب چمکائی زبان شیرین ہی اگر چاہتی فرہاد شیرین بین تلخی و بیان ہین وہ آتی رنگینی اشعار سے شفق آسمان ہوتی ہی اور روشنی فکر جنک کر صیقل سنجل ماہ تابان ہوتی ہی زمین شعر آسمان ہے یہ تعلی اور زمین آسمان کہانسے اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنائین ذی شک ہو کر پائین فقط جنبش لب سے سامعین سمجھ جائین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہی ہر علم ایک نئی صورت کی تالیف ہی تعداد کتب مصنفہ مولف تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سے عیان ہے کیا حاجت بیان ہی صدہا امیر غریب فیضیاب کلام ہین شاگردی سے نیکنام شعرا

یہی ہین یہ آسمان سخن
انھین سے ہے روشن جہان سخن

سخن اسقدر ہے سلاست کیساتھ
سہل ہو گئی ہے طلاقت کے ساتھ

بلند اسقدر ہے گمان ہو گئی
زمین شعر کی آسمان ہو گئی

دکھاتی ہے روشن بیانی اثر
کہین شام ہو منہ سے تو نکلے سحر

سنائین اگر کند عقلونکو آج
بجز تیز فہمی نہو کچھ علاج

یہ کہتی ہین سب اس ثنا کے سخن
خداے سخن ہین خدای سخن

مقابل ہو انکا نہ کیونکر دلیل
کہ ہی یہ کتاب اوسپہ قاطع دلیل

اوستاد والشان ظہوری وظہیر جناب ملک الشعرا تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر جنگ المتخلص اسیر مدظلہ القدیر مین آئی اور حرف التجا زبان پر لائے سید موصوف نے راہی بیجا اونکی منظور کی کتاب شرح معیار یعنی زر کامل عیار تصنیف فرما کر پیشکش نذر دیکھ ڈورکی اکثر عروضیونکا امتحان تمام کیا ہر سخن کو خام کیا کیا عقل کرائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تھین اونھائی ہین سبحان اللہ ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہی قدرت خدا جلوہ نما ہی بہت سے شخص پڑھکر فیضیاب ہوے زمرہ اہل علم عروض مین انتخاب ہوے شہر اس شرح کا شمل تن جا بجا ہوا جسکو ذرا بھی وقوف تھا دل وجان سے مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والاکرم منشی الاشان مشہور جہان منبع جود وسخا وت مرجع نشین چاپلوسی ہمت و مروت جناب منشی نولکشور صاحب لازالت سجادہ دولت

ظہور علی مرالازمنۃ والدہور ظلہ ظلیل وعدوہ ذلیل کہ یگانہ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین بکرد
جناب منشی صاحب کے دو نسخے نے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر آئے اہل مطبع
کو چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خطوط کا تعدد و قلم و سیاہی بیرون از
طاقت بشری ہی صحت اسکی اگر پوچھیے کتاب پیش نظر ہے رباعی ظہوری — خطش نگذاشت دل چینیای
چینی + ہر نقطہ آن نافہ مشک آگینی + بسکہ ز نقش زمانہ رو پود اگر ست + می گشت دگر نہ خط پرستی دینی
امید علماء اعلام اور فضلاء کرام سبہران عجائب جہان سامعان کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو
بنظر انصاف دیکھکر فیضیاب ہون اور دعا خیر مصنف مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب تیز نظر
نہان و سہل اعتراض و دشمن کا گذر نہین اسیر لبس فی ہو شعر پہنچا ہی زمین سے آسمان + بس کلک حکیم اب کہان تک

تمت

قطعات تاریخ طبع سابق

از نتیجہ افکار جناب شاعر عدیم النظیر مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علی خان صاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلاے است بے شبہ کامل عیار — کہ شد بعد میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواہی حکیم — بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجہ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علیخان صاحب بہادر شوکت جنگ متخلص افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہے معیار کی صحیح صحیح — ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپے
خروفی طبع کی تاریخ یون کہی افضل — مطالب زر کامل عیار خوب چھپے

۱۲۸۹ھ

تاریخ طبع دو بحرین از مورخ کامل منشی بھگواندیال صاحب عاقل اسسٹنٹ مطبع ہذا

چون زرکامل دوم شائع شدن	سکۂ شہرت زدہ در ہر دیار
خامۂ عاقل پے سالش نگاشت	اصلی و بہتر زرکامل عیار
	۲۳ ۱۲۰ عہ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ معیار الاشعار مسمّی بہ زرکامل عیار جو اس سے پہلے مطبع نامی منشی نولکشور صاحب میں باہتمام لکھنؤ طبع ہوا تھا اور اب مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بسرپرستی امیر والاہمم رئیس ستودہ شیم فرخندہ خو ملک التجار شہیرۂ امصار و دیار بعلی القاب عالی جناب منشی پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بصد حسن خوبی بہ ہزاران خوش اسلوبی ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء بار اول طبع ہو کر شائع ہوا فقط